سرِ عشق جرم ٹھہرا

از قلم فروا خالد

امریکہ کی ریاست لاس ویگاس کی رنگین چمک سے ذرا دور، ایک پرانا گودام جنگ کے میدان کا منظر پیش کر رہا تھا۔

فضا میں بارود اور پٹرول کی بو گھل گئی تھی۔ باہر کھڑی گاڑیوں کی ہیڈ لائٹس اندھیرے کو چیرتی ہوئی گودام کے ٹوٹے پھوٹے دروازوں پر پڑ رہی تھیں۔ اندر دو خطرناک ترین مافیہ گینگز آمنے سامنے تھے۔ ہاتھوں میں بھاری ہتھیار، آنکھوں میں وحشت اور قدموں تلے نفرت کی دھڑکن۔۔۔

"تم نے ہماری زمین پر قدم رکھا ہے، اب زندہ واپس نہیں جاؤ گے۔۔"

ایک کونے سے چیختی ہوئی آواز بلند ہوئی۔۔۔ جس کے جواب میں اندر داخل ہوتے شخص نے قہقہہ لگایا، سرد اور زہریلا۔۔۔

"زمین؟ یہ شہر خون والوں کا ہے۔۔۔ اور آج دیکھتے ہیں کس کا خون زیادہ بہتا ہے۔۔"

ابھی ان لفظوں کی گونج ختم نہیں ہوئی تھی کہ اچانک گولیوں کی بارش شروع ہو گئی۔ لمحوں میں گودام جہنم کا نقشہ بن گیا۔

دیواروں پر گولیوں کے نشان، زمین پر خون کے دھبے اور ٹوٹی بوتلوں کی کرچیاں۔۔۔ دھماکوں کی آواز کے ساتھ چیخیں مل کر

ایسا شور پیدا کر رہی تھیں جیسے موت خود مسکرا کر کھیل دیکھ رہی ہو۔۔۔ دھند اور بارود کے دھوئیں کے بیچ ایک سیاہ رنگ کا مضبوط سیاہ بناڈرے آگے بڑھا تھا۔۔ اسے چھپ کر وار کرنے کی عادت نہیں تھی۔۔۔

وہ بے خوفی سے دشمنوں کے بیچ جا گھسا۔ گولیوں کی آوازوں میں اس کی تیز سانسیں سنائی دے رہی تھیں۔ وہ آگے کھڑا اکیلا لڑ رہا تھا جب اس کے برابر میں ایک اور سایہ آن رکا تھا۔۔۔

جسے دیکھ اس نے فوراً اسے واپس جانے کو کہا تھا۔۔۔

وہ دشمنوں کا پہلا ٹارگٹ تھا۔۔۔

مگر اس سے پہلے کہ وہ اسے وہاں سے ہٹا پاتا۔۔۔ ایک گولی سیدھی اس کے سینے کو چیرتی ہوئی گزری تھی۔۔۔

فضا میں ایک دل دہلا دینے والی چیخ بلند ہوئی۔ وہ وجود لڑکھڑایا۔۔۔

قدم پیچھے کو لڑکھائے اور پھر زمین پر گر گیا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔"

اس کے قریب موجود آدمی کی آواز گونجی، غصے اور کرب سے

بھری ہوئی۔۔۔

لیکن گودام کے شور نے اس آواز کو نگل لیا۔

بارود کے دھوئیں اور بجلی کے ٹمٹماتے بلب کے نیچے صرف اتنا

نظر آیا کہ خون زمین کو بھگو رہا ہے۔

چہرہ دھند میں چھپا رہا۔

بس اتنی جھلک ملی جیسے کوئی بہت قیمتی وجود ہمیشہ کے لیے بجھ گیا

ہو۔۔۔۔

سامنے کھڑے افراد یہ منظر دیکھ رہے تھے۔۔۔

شاہ میر خان نے چمکتی آنکھوں سے برابر کھڑے شخص کو دیکھا تھا۔۔۔وہ کامیاب رہے تھے۔۔۔

کرمانی برادرز کا تاج ٹوٹ گیا تھا۔۔۔وہ خون جو خود کو بہت اعلیٰ سمجھتا تھا وہ اس وقت اس کے وجود سے نکلتا دھول مٹی میں مل گیا تھا۔۔۔

زمین پر گرتے ہی گودام کا شور لمحہ بھر کو جیسے ساکت ہو گیا۔۔۔

بارود کے دھوئیں اور جلتی گاڑیوں کی روشنی میں چند آدمی بھاگتے ہوئے اس زخمی کے پاس پہنچے۔۔۔

"سانس چل رہی ہے۔۔۔ابھی زندہ ہے۔۔"

سرد برفیلا لہجہ اس وقت ہر احساس سے عاری ہو چکا تھا۔۔

پتھرائی آنکھوں سے اس مضبوط کسرتی سینے سے نکلتے خون پر تھیں۔۔۔

"گاڑی نکالو، فوراً اسپتال لے چلو۔۔۔ جلدی کرو۔۔۔"

خان بھاگ کر گاڑی کی طرف گیا تھا۔۔۔

دشمن گینگ کے قہقہے اب بھی گونج رہے تھے، لیکن اس لمحے

دوست اور دشمن کے شور کے بیچ ایک ہی چیز نمایاں تھی: زمین پر

پڑے اس شخص کے سینے سے بہتا خون۔

دو آدمیوں نے اسے سہارا دیا، تیسرا اس کا سر اپنی باہوں میں

تھامے گاڑی کی طرف بھاگا۔

ان کے قدموں کے نیچے خون کی لکیر کھنچتی گئی۔

ان کی سانسیں اٹک رہی تھیں۔۔

خان نے پلٹ کر دشمنوں کے ان قہقہوں کو سنا تھا۔۔

اس کی آنکھوں کے کنارے سرخ ہوئے تھے۔۔

ہاسپٹل میں پہلے سے ہی الرٹ جاری کر دیا گیا تھا۔۔

اس قیمتی جان کے لیے وہ ایک سیکنڈ کا بھی وقت ضائع نہیں کر سکتے تھے۔۔

ایمرجنسی وارڈ کے دروازے تیزی سے کھلے۔

سٹریچر پر زخمی وجود لایا گیا۔ڈاکٹرز اور نرسز بھاگتے ہوئے قریب آئے۔۔۔۔

"گولی کہاں لگی ہے؟"

نسوانی کانپتی ہوئی آواز تھی۔۔۔

"سینے میں۔۔۔اور خون بہت بہہ چکا ہے۔۔۔"

مشینوں کی بیپ بیپ، نرسوں کی ہڑبونگ اور ڈاکٹروں کی تیز آوازیں ماحول میں گھل گئیں۔

آکسیجن ماسک لگایا گیا تھا۔۔۔

ڈرپ لگائی گئی تھی۔۔ لیکن خون کا بہاؤ رکنے کا نام نہ نہیں لے رہا تھا۔

ڈاکٹر نے ایک لمحے کے لیے زخم کا جائزہ لیا جس کے ساتھ ہی چہرے کی سنجیدگی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

"یہ عام گولی نہیں ہے۔۔۔ اس میں زہر ملا ہوا ہے۔۔"

کمرے میں موجود سب لوگ سکتے میں آ گئے۔

"کیا۔۔۔؟"

بے یقینی سے پوچھا گیا تھا۔۔۔

"یہ زہریلی گولیاں ہیں۔۔۔ جسم میں پھیلتے ہی دل کو بند کر دیتی ہیں۔۔۔ ہم زیادہ دیر کچھ نہیں کر سکتے۔"

ڈاکٹر مایوسی سے بولا تھا۔۔۔

مشین کی آواز آہستہ آہستہ سست پڑنے لگی۔

ڈاکٹروں کی کوششیں تیز ہوئیں، نرسیں دوڑتی رہیں، لیکن چند لمحوں بعد مانیٹر پر سیدھی لکیر کھنچ گئی۔۔۔

"ہمیں۔۔۔۔ معاف کیجیے۔۔۔ ہم انہیں نہیں بچا پائے۔۔۔"

ایک ٹھنڈی خاموشی کمرے پر چھا گئی۔۔۔۔

خان نے سرخ رنگ آنکھوں سے آہستہ سے اس مردہ پڑے وجود کا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ دیا۔

وہ مضبوط کڑیل بے خوف نوجوان ان کی آنکھوں کے سامنے بے جان ہو چکا تھا۔۔۔

باہر کھڑے ساتھیوں کے کانوں میں صرف ایک جملہ گونج رہا تھا۔۔۔

"وہ اب ان کے بیچ نہیں رہا تھا۔۔۔"

کرمانی خاندان کا ایک روشن چراغ آج اپنے ہی بھائیوں کے ہاتھوں میں بجھ گیا تھا۔ اسے بچانے کا موقع ہی نہیں مل پایا تھا انہیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کیا چل رہا ہے تمہارا زرقان کرمانی کے ساتھ۔۔"

رائنہ کی بات پر محمل نے حیرت بھرے انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"وہ باس ہیں میرے میم۔۔۔"

محمل تپ کر بولی تھی۔۔۔ شور کی وجہ سے رائنہ اس کے بہت قریب ہو کر بات کر رہی تھی۔۔

اس کے منہ سے آتی شراب کی بو پر محمل اپنا چہرا دوسری جانب موڑ گئی تھی۔۔

"جانتی ہوں باس ہے۔۔پر وہ ایسے لڑکیوں کے قریب نہیں جاتا۔۔۔ تمہارے قریب کیوں ہو رہا ہے۔۔ کہیں کوئی ڈیل تو نہیں کرلی تم نے اپنی۔۔۔ حسن تو کافی چھپا رکھا ہے تم نے۔۔"

رائنہ کے انداز میں اس کی جلن واضح تھی۔۔

جبکہ اس کے الفاظ پر محمل کا دل چاہا تھا منہ توڑ دے اس کا۔۔۔

"آپ تو چھوڑ چکی ہیں نازر قان کرمانی کو۔۔۔ پھر وہ جس کے ساتھ بھی رہیں۔۔۔"

محمل کو یہاں ہر انسان سے نفرت ہو رہی تھی۔۔۔ ہر کوئی دھوکے باز اور منافق تھا۔۔

"تو میرا شک ٹھیک نکلا۔۔۔ تمہاری بھی نظر ہے زرقان کرمانی پر۔۔۔ اسی خاطر تم نے اسے جوئے میں ہر وایا۔۔۔"

رائنہ کی بات پر محمل کے چہرے پر گھبراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔ کیونکہ زرقان وہیں آرہا تھا۔۔

"آپ کیا بات کر رہی ہیں۔۔۔میں سمجھی نہیں۔۔۔"

اس کے ساتھ کھڑے ہو کر رائنہ دو گلاس شراب کے پی چکی تھی۔۔۔اور اس وقت وہ نشے میں اس کے سامنے یہ ساری باتیں کر رہی تھی جو اس کے دل میں چل رہی تھیں۔۔

محمل کو یہ لڑکی سب سے بڑی ولن لگی تھی۔۔۔جو اپنی وجہ سے دو مردوں کو لڑوا رہی تھی۔۔

"زرقان۔۔۔۔"

رائنہ نے زرقان کو قریب آتے دیکھ اس کی جانب قدم بڑھائے تھے اور اس کے سینے پر سر رکھ دیا تھا۔۔

محمل نے حیرت زدہ سا ہو کر یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔اس نے نگاہیں موڑ کر شاہ میر کو ڈھونڈں ا چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ وہاں اسے کہیں نظر نہیں آیا تھا۔۔

"اپنی حد میں رہو۔۔۔"

زرقان کرمانی نے اسے بازو سے پکڑ کر خود سے دور دھکیل دیا تھا۔۔۔رائنہ پیچھے پڑے صوفے پر جا گری تھی۔۔۔ محمل کو لگا

تھا شاید وہ اسے اپنے قریب کرے گا۔۔۔ مگر ایسا کچھ بھی نہیں

ہوا تھا۔۔

اس شخص کے چہرے پر اس وقت قہر آلود تاثرات تھے۔۔

وہاں سب لوگ ڈرنک کر کے کھڑے تھے۔۔ سوائے اس شخص

کے۔۔۔

محمل کو تھوڑا حوصلہ ملا تھا۔۔۔

"چلو میرے ساتھ۔۔"

اس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتا وہ سے کھینچتا ہوا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"کک کہاں ؟؟ کہاں لے کر جا رہے ہیں آپ مجھے۔۔۔؟"

محمل کی جان حلق میں آن ٹھہری تھی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اب اس نے کیا کر دیا تھا۔۔

باہر آتے زرقان نے اسے گاڑی کی جانب پھینکا تھا۔۔۔ محمل کا سر بہت زور سے لگا تھا۔۔

"آہ۔۔"

مارے درد کے وہ کراہ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"کون ہو تم۔۔۔؟؟ کس کے لیے کام کر رہی ہو؟؟؟"

اس کی گردن سے دبوچ کر اسے گاڑی سے لگاتا وہ اپنا چہرا اس کے قریب کرتا دھاڑا تھا۔۔

اس کی گرم سانسیں محمل کا چہرا اجھلسا گئی تھیں۔۔۔اس لمحے جب محمل کو اس سے خوف محسوس ہونا چاہا تھا۔۔وہ اس کی بھوری آنکھوں میں دیکھتے ہولے سے مسکرائی تھی۔۔

"تمہاری بربادی۔۔۔"

یہ الفاظ دل میں بولے گئے تھے۔۔۔

"آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں سر؟؟"

اس کے لبوں سے یہ الفاظ نکلے تھے۔۔۔ آنکھوں میں نمی اور

چہرے پر خوف تھا۔۔۔

مگر زرقان کرمانی سے وہ مسکراہٹ چھپی نہیں رہ سکی تھی۔۔

"تم ہی تھی نا اس دن۔۔۔"

اس کی گردن پر دباؤ بڑھا تھا۔۔۔

محمل کی سانسیں رکنے لگی تھیں۔۔۔گھٹن کے احساس سے وہ کھانسنے لگی تھی۔۔۔

"جواب دو مجھے۔۔۔"

زرقان کی آنکھوں میں اس وقت کوئی رحم نہیں تھا۔۔۔

"پپ پلیز۔۔۔۔"

اس کو سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔۔جواب دینا تو بہت دور کی بات تھی۔۔

اپنے ناخن اس کے ہاتھ پر گاڑھتے مخمل نے اسے ہٹانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"زرقان۔۔۔"

راحم کی آواز پر مخمل نے مدد طلب نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس کی سانسیں اب رکنے لگی تھیں۔۔۔ اس کا ہاتھ بے جان سا پہلو میں ڈھے گیا تھا۔۔

آنکھوں کے آگے اندھیرے چھانے لگے تھے۔۔۔

"زرقان وہ مر جائے گی۔۔۔"

شہیر نے بھی آگے آتے کہا تھا۔۔۔۔

خان وہیں پیچھے ہاتھ باندھے کھڑا اس کے حکم کا منتظر تھا۔۔۔۔۔

زوحایہ منظر دیکھتی خوفزدہ سی راحم کا بازو پکڑ گئی تھی۔۔۔اسے

زرقان کرمانی سے بہت زیادہ ڈر لگتا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں بند ہوئی تھیں۔۔۔جو دیکھ زرقان کی گرفت اس

کی گردن پر ڈھیلی پڑی تھی۔۔۔اس نے یکدم ہاتھ ہٹا دیا تھا۔۔۔

محمل کا بے جان وجود وہیں روڈ پر گر گیا تھا۔۔۔

"اوہ۔۔۔ لگتا ہے یہ مر گئی ہے۔۔۔"

شہیر کے ساتھ کھڑی میرا کے لبوں سے افسوس بھرے انداز میں نکلا تھا۔۔۔

گرنے کے باعث اس کی چند زلفیں اس کے دودھیا چہرے پر آن ٹھہری تھیں۔۔

"خان۔۔۔"

زرقان کرمانی نے بہت سکون سے سیگریٹ سلگھایا تھا۔۔خان نے اس کا اشارہ سمجھتے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔۔

جس میں بیٹھتا اگلے ہی پل بنا محمل پر نظر ڈالے وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

"اس کی مدھم سانسیں چل رہی ہیں۔۔۔اگر اسے فوری طور پر ہاسپٹل لے جایا گیا تو اس کی جان بچ سکتی ہے۔۔۔"

زوحا نے اس کی نبض چیک کرتے شہیر اور راحم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو دونوں اس وقت بالکل خاموش کھڑے تھے۔۔

"جس کو زرقان کرمانی نے اس حال میں پہنچایا ہو۔۔۔ ہم اس کے لیے کچھ نہیں کر سکتے۔۔ اس لڑکی نے خود اس آگ میں ہاتھ ڈالا ہے۔۔۔۔"

راحم نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔ کچھ دیر بعد وہ سب گاڑیوں میں بیٹھتے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔

وہ بے سدھ ساکت سی وہاں پر پڑی تھی۔۔۔وہ جگہ سائیڈ پر تھی۔۔کسی کو دھیان نہیں تھا اس جانب۔۔۔

وہاں آئے لوگ آہستہ آہستہ رخصت ہو رہے تھے۔۔۔ تیس منٹ گزر جانے کے بعد دو بھاری قدموں کی چاپ اس کے قریب سنائی دی تھی۔۔وہ کالا سایہ کسی کی نظروں میں نہیں آ سکا تھا۔۔

جب کر اس وجود کو اپنی بانہوں میں اٹھائے وہ اندھیرے میں گم ہو گیا تھا۔۔

وہ جو دشمن ہے مرا، دل میں بسا بیٹھا ہے

زہر دیتا ہے مگر زہر کو دوا کہتا ہے

اس کی باتوں میں جلن بھی ہے، محبت بھی ہے

یہ عداوت ہے کہ چاہت کا بھرم کہتا ہے

ہم نے مانا کہ وہ دشمن ہے مگر دل یہ کہے

وہ نگاہوں سے تو کچھ اور اشارہ دیتا ہے

دشمنی چھوڑ کے آجائے اگر ہجر کے بعد

یہ بھی ممکن ہے وہی زخم کو سہارا دیتا ہے

چاند سا چہرہ، مگر شب کی سیاہی جیسی بات

وہ جو مسکرائے تو دل زہر بھی گوارا دیتا ہے

ہم نے اس دشمنِ جاں کو ہی خدا مان لیا

جو عداوت میں بھی ہر روز دعا دیتا ہے

وقت کے ہاتھ میں تلوار ہے، انصاف کرے

دیکھنا دوست ہے یا دشمن صدا دیتا ہے

یوں بھی ہوتا ہے کہ دشمن کی نظر میں چھپ کر

عشق کی آگ دلِ مضطر کو ہوا دیتا ہے

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

دبئ کی رات اپنے جوبن پر تھی۔ برج خلیفہ کے سائے تلے ایک پرائیویٹ مرینا پر سیاہ رنگ کی لمبی کشتی آہستہ آہستہ لنگر انداز ہو رہی تھی۔

ہوا میں سمندر کی نمکین خوشبو اور خطرے کی ہلکی سی مہک ملی ہوئی تھی۔

کشتی سے اترنے والا شخص مکمل سیاہ سوٹ میں ملبوس تھا۔ سنہری کف لنکس چمک رہے تھے، اور چہرے پر ہلکی سی بیئرڈ کے ساتھ گہری بھوری آنکھیں۔۔۔

آنکھیں جو جیسے سیدھا روح میں جھانک لیں۔

اردگرد کھڑے باڈی گارڈز کے ہونٹوں سے ایک ہی سرگوشی نکلی۔۔

"The Falcon آگیا۔۔۔"

وہ پاکستان میں پیدا ہوا، یورپ کی گلیوں میں پلا، اور مشرقِ وسطیٰ کے مافیا نیٹ ورک کا بے تاج بادشاہ بن گیا تھا۔ لیکن دنیا اسے اصل نام سے نہیں جانتی تھی۔

دنیا اسے صرف ایک نام سے پہچانتی تھی۔۔

The Falcon.....

وہ باز کی طرح اپنے شکار کو دور سے دیکھتا، صبر سے وقت کا انتظار کرتا اور پھر ایک ہی وار میں سب کچھ ختم کر دیتا تھا۔۔

کہتے ہیں، جس دن اس کی نظر کسی پر جم جائے، اس دن وہ شخص یا

تو اس کا اتحادی بن جاتا تھا یا زمین کے نیچے دفن۔۔۔

اس رات وہ کسی میٹنگ کے لیے نہیں آیا تھا۔

اس رات The Falcon خود شکار پر نکلا تھا۔

اس کے چہرے پر ماسک لگا ہوا تھا۔۔

اس کی شناخت آج تک اس کے اپنے لوگ بھی نہیں کر پاتے

تھے۔۔ بہت کم لوگوں نے اس کا چہرا دیکھ رکھا تھا۔۔

وہ اتنی جلدی کسی پر اعتبار نہیں کرتا تھا۔۔۔ یہ اس کے کام کا پہلا اور آخری اصول تھا۔۔

لوگ اس کے نام سے کانپتے تھے۔۔

اس سے دشمنی کا آغاز کرنے والے کئی مافیہ گینگز اپنی تباہی کو پہنچ چکے تھے۔۔

مگر ایک گینگ تھا جو ابھی بھی ویسے ہی اس کے آگے ڈٹا کھڑا تھا۔۔ جس کے پیچھے کی وجہ کوئی نہیں جانتا تھا۔۔

شاہ میر خان کے گینگ نے اسے پھر سے للکارا تھا۔۔۔

وہ اسے بار میں بلا کر جوئے کا کھیل کھیلنے کی آفر کر رہا تھا۔۔

جوسن کرفا للکن کے اعنابی لبوں پر پر اسرار مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

"تم جانتے ہو جوئے میں جیت کے بعد میں کیا مانگ سکتا ہوں تم سے۔۔ تم پھر بھی میرے ساتھ یہ کھیل کھیلنا چاہتے ہو۔۔"

فون کان سے لگائے۔۔ سگار سلگھاتے وہ مقابل سے پوچھ رہا تھا۔۔ جس کے ماتھے پر شکنوں کا جال بچھ گیا تھا۔۔

مٹھیاں بھینچتے وہ بہت مشکل سے خود پر ضبط رکھے ہوئے تھا۔۔

"جانتا ہوں۔۔ پھر بھی تیار ہوں میں۔۔۔"

شاہ میر خان مضبوط لہجے میں بولا تھا۔۔

"تو اس کا مطلب تم اپنی بیوی کو میرے حوالے کرنے کو تیار ہو۔۔۔"

فالکن کے لبوں سے قہقہ گونجا تھا۔۔ چہرے پر ایک عجیب سی فاتحانہ مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔

آج تک کبھی کوئی اسے ہرا نہیں پایا تھا۔۔ وہ ہمیشہ جیتا تھا۔۔ شاہ میر خان کو بھی وہ اب تک بہت بار ہرا چکا تھا۔۔

مگر پچھلے دو سالوں سے شاہ میر خان جوئے کے میز پر اس کے روبرو نہیں آرہا تھا۔۔اس خوف سے کہ فالکن اب کی بار اس کی جو شے جیتنا چاہتا تھا وہ کوئی معمولی بے جان شے نہیں تھی۔۔

ایک جیتی جاگتی انسان تھی۔۔۔

فالکن کے تصور سے ہی اس کی جان نکل جاتی تھی۔۔اس کی پناہوں میں اس کی غلام بن کر جانا تو پھر جیسے مرنے کے مترادف تھا۔۔

"کھیل سے پہلے جیت کا تعین کر لینا بے وقوفی ہے فالکن۔۔ جس کی توقع مجھے تم سے ہر گز نہیں تھی۔۔ ابھی کھیل شروع بھی نہیں ہوا۔"

شاہ میر خان کا بس چلتا تو فون سے نکل کر اس شخص کا منہ نوچ لیتا۔۔

مگر وہ ایسا صرف سوچ سکتا تھا۔۔

شاہ میر کے خوف پر دوسری جانب سے قہقہ گونجا تھا۔۔ فالکن کو دوسروں کی بے بسی سے لطف اٹھانے میں بہت مزا آتا تھا۔۔

"اسے ساتھ لے کر آنا۔۔ جیتنے کے فوراً بعد وہ میری ملکیت میں آجائے گی۔۔"

فالکن نے دل جلاتے انداز میں کہتے کال کاٹ دی تھی۔۔ جبکہ دوسری جانب شاہ میر جل کر راکھ ہوا تھا۔۔

اس کی بیوی اس کی غیرت تھی۔۔ مگر وہ جس کام میں پھنس چکا تھا۔۔ وہاں اس کے عزت غیرت سب کچھ داؤ پر لگ چکے تھے۔۔

شاہ میر کال بند کرتے جیسے ہی پلٹا۔۔اپنے پیچھے موجود سائے کو دیکھ اس کے لبوں سے بوجھل سانس خارج ہوا تھا۔۔۔

"رائنہ میں۔۔۔"

وہ ابھی اپنی صفائی میں کچھ بولنے ہی لگا تھا۔۔۔جب آنکھوں میں نمی بھرے وہ افسوس بھرے انداز میں نفی میں سر ہلاتے وہاں سے پلٹ گئی تھی۔۔

اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ شاہ میر کا دل رک سا گیا تھا۔۔

"ایک بار تم میرے ہاتھ لگ جاؤ فا لکن۔۔۔ تم سے اس ایک ایک اذیت کا بدلہ نہ لے لیا تو میرا نام بھی شامیر خان نہیں۔۔ کاش تم بھی کسی سے ٹوٹ کر محبت کرو اور وہ تم سے ایسے ہی چھین لیا جائے۔۔۔

تمہارا وہ پتھر دل بھی ایسے ہی زخموں سے چور ہو۔۔ پھر میں تم سے پوچھوں کا درد کسے کہتے ہیں۔۔"

شاہ میر خان زیرِ لب بڑبڑاتا وہیں بیٹھ گیا تھا۔۔ اس کی آنکھوں میں نمی ٹھہرنے لگی تھی۔۔

دو دن بعد آنے والی رات کا سوچ کر اس کا دل بند ہونے لگا تھا۔۔۔ اس نے اتنا بڑا رسک تو لے لیا تھا۔۔۔ مگر وہ یہ بات بھی جانتا تھا کہ فالکن کو تاش کے پتوں میں ہرانے والا آج تک کوئی پیدا ہی نہیں ہو پایا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

امریکہ کے ایک مشہور شہر لاس ویگاس کی رات ہمیشہ کی طرح روشنیوں میں نہائی ہوئی تھی۔ شہر کی سڑکوں پر نیون لائٹس جھلملاتی تھیں، اور قمار خانوں کے باہر لوگوں کی بھیڑ ہلچل میں تھی۔

اسی شہر کے درمیان میں ایک شاندار اور پر تعیش بار واقع تھا۔۔۔

جو "کنگز ڈین" کے نام سے مشہور تھا۔۔۔

یہ بار صرف امیروں، سیاست دانوں اور مافیا کے سرغنوں کے لیے کھلا تھا۔ یہاں ہر چہرہ بظاہر مسکراتا تھا مگر پس پردہ آنکھوں میں سازش چھپی ہوتی۔

یہاں صرف شہر کے امراء اور رئیس ہی آتے تھے۔۔۔ کیونکہ وہی اتنی طاقت رکھتے تھے کہ وہاں اپنی چال چل کر مقابل کو دھول چٹا سکیں۔۔۔

اس بار میں اکثر دشمنوں کا آمنا سامنا ہوتا رہتا تھا۔۔

ایک کی جیت ہوتی تھی اور ایک کو رسوا ہو کر واپس لوٹنا پڑتا تھا۔۔

یہ بہت ہی لگژریس بار تھا۔۔ جہاں ہر طرح کی آسائش کا خیال کا

خیال رکھا جاتا تھا۔۔

وہاں آئے روئسا کو ان کی پسند کی ہر شے دی جاتی تھی۔۔ وہاں

ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت اور حسین لڑکی موجود تھی۔۔

جنہیں وہ بھاری داموں خرید کر اپنے بستر کی زینت بناتے تھے۔۔

بار کے کونے میں ایک الگ تھلگ، سرخ مخملی پردوں سے ڈھکا وی آئی پی سیکشن تھا۔ جہاں خاص لوگوں کی بیچ خاص کھیل کھیلا جاتا تھا۔۔

"مس میری آپ نے سب کچھ دیکھ لیا ہے نا۔۔؟؟ آپ جانتی ہیں آج یہاں کون لوگ آرہے ہیں۔۔۔ زرا سی کوتاہی یا غلطی کی گنجائش نہیں ہے۔۔"

ہائی ہیل پر نزاکت سے چلتی میری اندرونے حصے کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔ جب مینیجر نے اسے روک کر پوچھا تھا۔۔

"یس سر سب کچھ پرفیکٹ ہے۔۔"

سانولے چہرے پر پروفیشنل مسکراہٹ سجائے منیجر ولیم کو جواب دیتی وہ اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

ولیم اپنے سیکریٹری کی جانب سے پیغام ملنے پر تیزی سے بیک سائیڈ کی انٹرنس کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

جہاں ایک پارٹی کے آنے کی اطلاع ملی تھی۔۔۔

آج یورپ کے دو بہت بڑے مافیا گینگ کے باس کے درمیان جوئے کا یہ بہت ہی بڑا کھیل کھیلا جانا تھا۔

بار کے پورے سٹاف کے ہاتھ پیر پھولے ہوئے تھے۔۔ زرا سی غلطی پر نہ صرف بار بند کروا سکتے تھے یہ لوگ۔۔

بلکہ ان کے زندہ رہنے کی بھی کوئی گارنٹی نہیں تھی۔۔۔

شاہ میر خان اپنی سیکیورٹی کے ساتھ ماسکریڈ ہال میں داخل ہوا تھا۔۔

جہاں خصوصی مہمانوں سے لے کر تمام ویٹرس نے فیس لیس ماسکریڈ آئی ماسک لگا رکھے تھے۔۔

جن سے ان کی آنکھیں ڈھکی ہوئی تھیں۔۔۔جو چہروں کو مزید پراسرار بناتا تھا۔۔

چہروں کی شناخت آسانی سے ہو پانا مشکل تھی۔۔

شاہ میر خان اس وقت سفید رنگ کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا۔۔۔

اس کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلتی اس کی بیوی رائنہ شاہ میر خان نے اس کے بازو میں اپنا بازو حمائل کر رکھا تھا۔۔

اس کی گرفت شاہ میر کے بازو پر بہت مضبوط تھی۔خوف کے مارے قدموں میں لڑکھڑاہٹ تھی۔۔ آنے والے وقت کا سوچتے اس کی روح کانپ جاتی تھی۔۔

مگر اس کی نسبت شاہ میر ریلیکس تھا۔۔جو بات رائنہ کو الجھا رہی تھی۔۔

فالکن آج تک کبھی کسی سے نہیں ہارا تھا۔۔

اسے صرف جیتنا آتا تھا اور دوسرے کو شکست سے دوچار کرنا۔۔۔

انہیں بہت اچھے سے وہاں ویلکم کیا گیا تھا۔۔

یہ بار فالکن کی ملکیت میں آتا تھا۔۔ جس کی وجہ سے یہاں آتے ہوئی رائنہ زیادہ ڈر رہی تھی۔۔

وہ اپنے ساتھ بہت بڑی تعداد میں سیکیورٹی گارڈز لائے تھے۔۔ مگر اس کے باوجود رائنہ کا خوف کم نہیں ہو پا رہا تھا۔۔

"سر ہیو آ ڈرنک پلیز۔۔۔"

ویٹرس نے ان کے قریب آتے پوچھا تھا۔۔ مگر شاہ میر نے ہاتھ اٹھا کر انکار کر دیا تھا۔۔

اس کی متلاشی نگاہیں وہاں کسی کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔۔ مگر اتنی دیر گزر جانے کے باوجود اسے اپنا مطلوبہ انسان وہاں نظر نہیں آیا تھا۔۔

اس کی بے چینی اب بڑھنے لگی تھی۔۔۔ اس نے نجانے کتنی بار اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کیا تھا۔۔

"مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے شاہ میر۔۔۔"

رائنہ نے سوکھتے لبوں پر زبان پھیرتے بہت کمزور سی آواز میں اسے مخاطب کیا تھا۔۔

"کچھ نہیں ہو گا رائنہ۔۔۔ مجھ پر یقین رکھو۔۔۔"

شاہ میر نے اسے تسلی دی تھی۔۔۔ جبکہ اس کا اپنا دل ڈوب رہا تھا۔۔۔

"دی فالکن آچکا ہے سر۔۔۔ آپ کو اوپر آنا ہو گا۔۔۔"

مینیجر کی آواز پر شاہ میر نے نظریں اٹھا کر اوپری حصے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ خاص وی آئی پی سیکشن تھا۔۔۔

جہاں وہ زندگی اور موت کا کھیل کھیلا جانا تھا۔۔

"تم یہی بیٹھو۔۔ میں اوپر جارہا ہوں۔ میرے گارڈز یہیں رہیں گے تمہارے پاس۔۔۔"

شاہ میر نے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے نرمی سے کہا تھا۔۔

جب اسی لمحے رائنہ کی نظریں اوپر کی جانب اٹھی تھیں۔۔ اس کا دل وہیں ساکت ہوا تھا۔۔

وہ ستمگر وجاہت و دلکشی کا شاہکار ریلنگ کے پاس کھڑا ان دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔

وہ اتنے دور سے بھی اس کی آنکھوں سے خون نکلتا دیکھ سکتی تھی۔۔اس نے بھی ماسکریڈ ماسک لگا رکھا تھا۔۔

سیاہ تھری پیس سوٹ میں ملبوس آنکھوں پر سیاہ ماسک لگائے اس کی شخصیت کی پراسراریت اور سردپن مزید بڑھ چکا تھا۔۔ماسک کے باوجود رائنہ نے سے پہچان لیا تھا۔۔۔وہ وہی تھا۔۔

ایسے وہی دیکھتا تھا اسے۔۔۔

وہ اپنے پرائیویٹ جیٹ پر آیا تھا وہاں۔۔یقیناً اس کے جیٹ کی لینڈنگ اس بلڈنگ کے روف ٹاپ پر ہوئی تھی۔۔

اس کی گہری نگاہیں اپنے وجود پر محسوس کرتے رائنہ کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔ اس کی ہتھیلیاں پسینے سے نم ہوئی تھیں۔۔

"مم میں تمہارے ساتھ چلوں گی۔۔"

شاہ میر سے بات کرتے اس کی زبان لڑکھڑا گئی تھی۔۔ فالکن کی خون آشام نگاہیں اسے اب بھی اپنے اوپر محسوس ہو رہی تھیں۔۔ وہ یہاں اکیلا نہیں رہنا چاہتی تھی۔۔ وہ یہاں آنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔

"اوکے ریلیکس۔۔۔میں تمہارے ساتھ ہوں رائنہ۔۔۔تمہیں ڈرنے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے اپنے گرفت میں لیتے شاہ میر نے اسے تھام کر اپنے قریب کیا تھا۔۔۔شاہ میر کی نظریں بھی اوپر کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔جہاں کھڑے اس شخص کو دیکھ شاہ میر رائنہ کے خوف کی وجہ سمجھ گیا تھا۔۔۔

"کچھ نہیں ہو گا تمہیں۔۔۔"

اسے تسلی دیتے شاہ میر نے نفرت بھری نگاہوں سے اس شخص کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جواب وہاں سے ہٹ چکا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بڑے سنہری جھاڑ فانوس کی روشنی میں ایک گول ٹیبل کے اوپر الیکٹرانک کارڈز مشین نسب کی گئی تھی۔۔

جس پر بیٹھ کر آج وہ کھیل کھیلا جانا تھا۔۔ جس کے بارے میں بہت سارے لوگ متجسس تھے۔۔

ایک جانب مافیا گینگ دی فالکن نے بیٹھنا تھا تو دوسری جانب اس کے حریف گینگ لیڈر شاہ میر خان نے بیٹھنا تھا۔

شاہ میر کے پیچھے رائنہ آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔وہ اس کھیل میں شاہ میر کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتی تھی۔۔۔

اس لیے فاصلے پر بیٹھنے کے بجائے وہ وہیں اس کے پیچھے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

وہ ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔۔۔یہ اس کی زندگی اور موت کا فیصلہ تھا۔۔

وہاں دونوں گینگز کے اور لوگ بھی موجود تھے۔۔۔ سب کے

چہروں پر ماسک سجے ہوئے تھے۔۔۔

جب اسی لمحے دروازہ کھلنے پر فالکن اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ وہ اپنا

کوٹ اتار چکا تھا۔۔

جس کے بعد وائٹ شرٹ سے اس کا کسرتی وجود نمایاں ہو رہا

تھا۔۔۔

لمبا، چوڑا جسم، مہنگا تھری پیس سوٹ، کلائی پر ڈائمنڈ والا رولیکس، اور آنکھوں میں وہ خطرناک سکون جو صرف اُن میں ہوتا تھا جنہوں نے سب کچھ خریدنے کا ہنر سیکھ رکھا ہو۔۔۔

بھاری قدموں کی چاپ میز کی دوسری سمت آن رکی تھی۔۔ اس کے پیچھے کھڑے سیکرٹری نے اس کے لیے چیئر ٹھیک کی تھی۔۔۔

شاہ میر کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

جس نے ایک کے بعد دوسری نظر نہیں ڈالی تھی رائنہ پر۔۔ مگر رائنہ اسے ہی تکے جارہی تھی۔۔۔

وہ پہلے سے بھی کہیں زیادہ ہینڈسم ہو چکا تھا۔۔۔اس کا کسرتی وجود وہاں موجود تمام افراد میں سب سے زیادہ مضبوط اور وجاہت کا شاہکار لگ رہا تھا۔۔۔

"کھیل شروع کیا جائے۔۔۔"

فالکن نے شاہ میر کو پہلی چال چلنے کی دعوت دی تھی۔شاہ میر کو لگا تھا شاید وہ اس پر برتری رکھے۔۔مگر اس شخص نے پہلا چانس اسے دیا تھا۔۔

جس پر شاہ میر کی تھوڑی حوصلہ افزائی ہوئی تھی۔۔اس نے پہلا داؤ ہی بہت کمال کا چلا تھا۔۔۔

مگر فالکن کے چال چلنے پر جیسے سب کی سانسیں رک جاتی تھیں۔۔وہ اپنے ہر کام میں بہت ماہر تھا۔۔

رائنہ نے مضبوطی سے شاہ میر کی کرسی کی پشت کو تھام رکھا تھا۔۔۔فالکن جیسے کھیل رہا تھا۔۔۔اس سے تو یہی لگ رہا تھا کہ وہ ابھی جیت کر کھیل ختم کر دے گا۔۔۔

ان دونوں کے سامنے بلیک جیک کی میز تھی اور کھیل آرزو پر تھا۔ میز پر لاکھوں ڈالر کے چپس لگے تھے۔

اس وقت فالکن مسلسل جیت رہا تھا۔ ہر راؤنڈ میں اس کے سامنے چپس کا ڈھیر بڑھتا جا رہا تھا۔۔ جبکہ شاہ میر کی پیشانی پر پسینے کے قطرے نمودار ہو چکے تھے۔ کمرے کی فضا کشیدہ تھی مگر فالکن کے ہونٹوں پر ہلکی سی فاتحانہ مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔

رائنہ کی دھڑکنیں ہر گزرتے لمحے کے ساتھ مدھم پڑ رہی تھیں۔۔ اسے لگ رہا تھا کہ وہ کسی بھی وقت غش کھا کر گر پڑے گی۔۔۔

اسی لمحے، پردے کے دوسری طرف سے ایک لڑکی داخل ہوئی۔ ویٹریس کے بہت ہی خوبصورت لباس میں ملبوس، سفید ایپرن، اور ایک ہاتھ میں ٹرے۔۔۔ سنہری حسین بال ایک جُوڑے میں بندھے تھے مگر کان کے قریب چند لٹیں دانستہ کھلی چھوڑ دی گئی تھیں۔

اس نے بھی آنکھوں پر ماسک پہن رکھا تھا۔۔اس کی ہیلز کی آواز کمرے کی خاموشی میں گونج رہی تھی۔۔۔

شاہ میر نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔جس کے ساتھ ہی ایک سکون بھری مسکراہٹ اس کے لبوں پر آن ٹھہری تھی۔۔۔

اسے لگا تھا وہ نہیں آئے گی۔۔۔مگر وہ آچکی تھی۔۔۔شاہ میر کی جان میں جان آئی تھی۔۔۔

وہ سیدھی میز کے قریب آئی۔۔۔

اس نے ٹرے ٹیبل پر رکھی تھی۔۔۔اس لڑکی کی خوشبو بہت دلفریب تھی۔۔۔اس کے قریب جھکنے پر فالکن بھی پل بھر کے لیے اس مسحور کن مہک کا شکار ہوا تھا۔۔

اب تک وہ دنیا بھر کے سب سے مہنگے ترین پرفیومز استعمال کر چکا تھا۔۔۔

مگر ایسی مہک۔۔۔۔اس نے نگاہیں اٹھا کر اس دوشیزہ کو دیکھا تھا۔۔۔جو آتے ساتھ ہی اعصاب پر بھاری پڑی تھی۔۔۔

فالکن کے اپنی جانب دیکھنے پر وہ ہولے سے مسکرائی تھی۔۔اس کے لبوں کا کٹاؤ اور اس پر سجی مسکراہٹ جان لیوا تھی۔۔۔

فالکن کے سامنے اچھے اچھوں کے ہوش اڑ جاتے تھے۔۔۔مگر اس لڑکی کا اعتماد قابلِ تعریف تھا۔۔۔اس کی مسکراہٹ بہت قاتلانہ تھی۔۔۔ہونٹوں سے نیچے ٹھوڑی پر چمکتا سیاہ تل اور زرا سا مسکرانے پر لبوں کا گہرا ہوتا کٹاؤ۔۔۔

عجیب ساحرانہ انداز تھا اس لڑکی کا۔۔۔

اسی دوران اس نے دونوں کے سامنے مشروب رکھتے۔۔۔ بہت ہی مہارت کے ساتھ بنا کسی کی نظر میں آئے۔۔۔ لمحے کے ہزارویں حصے میں ٹیبل کے نیچے ہاتھ لے جاتے اپنی انگلی میں لگی چپ کی مدد سے کارڈز کی جگہ ایسے بدلی تھی۔۔ کہ اس تبدیلی کو آسانی سے پکڑ پانا مشکل تھا۔۔

وہ ویٹرس نہیں تھی پر بن کر آئی تھی۔۔۔ فالکن کو اس رات کا سب سے بڑا کھیل ہروانے کے مقصد سے۔۔۔

میز کے نیچے، اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا ڈیوائس تھا جو بلیک جیک کی الیکٹرانک کارڈ شفلنگ مشین میں سگنل بھیج رہا تھا۔ اگلے

ہی سیکنڈ میں کارڈز کا پیٹرن بدل گی ایک ایسا پیٹرن جو فالکن کو جیت سے سیدھا شکست کی کھائی میں دھکیل دے گا۔

اس نے بنا کسی ہڑبڑاہٹ کے ٹرے اٹھائی اور جاتے ہوئے بس ایک لمحے کے لیے فالکن کی آنکھوں میں دیکھا۔ اس نظر میں معصومیت بھری تھی۔۔۔

گھائل کر دینے والی جان لیوا معصومیت۔۔۔۔

فالکن کی نظریں بھی اس پر ساکت ہوئی تھیں۔۔۔ مگر تب تک وہ وہاں سے نکل چکی تھی۔۔۔

اگلے راؤنڈ میں فالکن کو یقین تھا کہ وہ پھر جیتے گا۔۔ مگر جیسے ہی کارڈ کھلے، اس کی نظریں لمحہ بھر کو جم گئیں۔ سامنے شاہ میر خان کی مسکراہٹ اور اس ویٹریس کی دور سے مڑ کر دیکھتی آنکھیں، دونوں ایک ساتھ فالکن کو پیغام دے چکی تھیں۔۔۔

"یہ رات تمہاری نہیں۔۔ تمہارے سامنے والی کی ہے۔۔۔"

رائنہ بھی حیرت بھری نگاہوں سے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔

ابھی تک سارے داؤ فالکن ہی جیت رہا تھا۔۔ ابھی اچانک سے آخری بازی شاہ میر کیسے مار گیا تھا۔۔۔

چپس کا پورا ڈھیر شاہ میر کے سامنے سرکا دیا گیا۔۔۔اور کمرے میں دبے دبے قہقہے گونج اٹھے۔فالکن نے گہری سانس لی،اپنے پچھلے جیتے ہوئے لاکھوں چھوڑ کر،ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بس ایک جملہ بولا تھا۔۔۔

"انٹرسٹنگ۔۔۔ویری انٹرسٹنگ۔۔۔تو اس بار مجھے ہرانے کے لیے یہ طریقہ اپنایا ہے تم نے۔۔۔"

فالکن نے سگار سلگھایا تھا۔۔۔

سامنے پڑے وہ ڈھیروں ڈالرز واپس شاہ میر کے حصے میں جا چکے تھے۔۔۔ مگر ان دونوں کی ڈیل ان کارڈز پر نہیں ہوئی تھی۔۔

شاہ میر کو ہارنے پر اپنی بیوی اس کے حوالے کرنی تھی اور اسے ہارنے پر اپنی ایک بہت اہم پراپرٹی شاہ میر کو دینی تھی۔۔

اسی پراپرٹی کو حاصل کرنے کی خاطر ہی تو شاہ میر نے اتنا بڑا رسک لیا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ کوئی عام پراپرٹی نہیں تھی۔۔۔ بہت کچھ جڑا تھا اس جگہ سے۔۔۔

جو فالکن سے لینا ناممکن تھی۔۔۔

"تم ہار گئے ہو فالکن۔۔۔اپنی ہار تسلیم کرو۔۔۔"

شاہ میر نے رائنہ کا بازو تھام کر اسے اپنے قریب کرسی کے ہینڈ پر بیٹھایا تھا۔۔۔رائنہ اس کے بے پناہ قریب تھی۔۔۔

آدھے سے زیادہ اس پر جھکی ہوئی تھی۔۔۔

شاہ میر خان یہ سب کر کے مقابل کی ہار کو اس کی سزا میں بدلنا چاہتا تھا۔۔۔

رائنہ کی کمر میں بازو حمائل کرتا وہ اسے اپنے اوپر جھکاتا اس پر اپنا استحقاق استعمال کر گیا تھا۔۔۔

فالکن کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھا یہ منظر اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہاں یہ سب کچھ عام تھا۔۔۔

کوئی بڑی بات نہیں تھی۔۔۔ مگر یہ حرکت صرف اور صرف فالکن کو نیچا دکھانے کے لیے کی گئی تھی۔۔۔ جس میں رائنہ نے بھی شاہ میر کا پورا پورا ساتھ دیا تھا۔۔۔

فالکن کے چہرے کی رنگت ناقابل یقین حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

وہ چاہے جتنا بھی برا سہی مگر اس کا تعلق ایک مسلمان گھرانے سے تھا۔۔۔ اسے شاہ میر کا اپنی ہی بیوی کو اتنے سارے مردوں کے سامنے ایسے چھونا گھٹیا پن کی انتہا لگی تھی۔۔۔

"تمہیں برا کیوں لگ رہا ہے فالکن۔۔۔ بیوی ہے میری۔۔۔"

اس کے تاثرات دیکھ شاہ میر پرسکون ہنسی ہنستے بولا تھا۔۔۔

رائنہ نے بھی اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ رائنہ کی رنگت سرخ ہو رہی تھی۔۔۔ اسے مقابل کا غصہ صاف دکھائی دیا تھا۔۔۔

"کون تھی یہ لڑکی۔۔۔؟؟اسی کے سہارے تم اس میز پر آنے کو تیار ہوئے ہو۔۔۔"

فالکن کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس سے دشمنی میں پہل کرنے کے تصور سے بھی لوگوں کی جان جاتی تھی۔۔

یہ کونسی ایسی لڑکی تھی جس نے اس کے دشمن کا ساتھ دے کر اور اسے جیتا ہوا کھیل ہروا کر اس سے دشمنی میں پہل کر دی تھی۔۔۔

"تم خود کو دنیا کا سب سے زیادہ ذہین انسان سمجھتے ہونا۔ مگر وہ لڑکی تم سے کہیں زیادہ آگے ہے۔۔۔ جو اپنا کام بہت مہارت سے کرتی ہے۔۔۔ مگر کبھی کسی کے ہاتھ نہیں آئی۔۔۔ تم جو سوچ رہے ہو ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔ وہ نہ تمہاری پکڑ میں آئے گی۔۔۔ اور نہ تم اسے پکڑ سکتے ہو۔۔۔"

شاہ میر نے اس کی ماسک سے ڈھکی آنکھوں کو گھورتے اسے ایک اور چیلنج دیا تھا۔۔۔

"ایک لڑکی کے بل بوتے پر فراڈ سے یہ کھیل جیت کر تم خود کو کیا سمجھ رہے ہو شاہ میر خان۔۔۔ اور یہ جو تمہاری بیوی ہے۔۔۔ یہ میری چھوڑی ہوئی ہے۔۔

اگر میں چاہوں نا تو ابھی اسی وقت یہ تمہیں چھوڑ کر میری بانہوں میں ہو گی۔۔۔ تم بھی یہ بات اچھے سے جانتے ہو۔۔۔ اس لیے خود کو کسی بھی طرح کے فریب میں مبتلا مت کرو۔۔۔ ان چیزوں پر نہیں اترانا چاہیے جو آپ کی ہوں ہی نہیں۔۔۔"

وہ آج تک کبھی ہارا نہیں تھا۔۔۔ آج کی یہ ہار بھی ایک دھوکے کے تحت دی گئی تھی اسے۔۔

اب وہ لڑکی تو کسی قیمت پر اس کے ہاتھوں سے بچنے والی نہیں تھی۔۔

اسکے الفاظ پر شاہ میر نے غصے سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"تم نے نہیں رائنہ نے تم جیسے سفاک انسان کو چھوڑا ہے۔۔۔اور میں یہ بھی اچھے سے جانتا ہوں کہ تم اب بھی مر رہے ہو رائنہ کو واپس پانے کے لیے۔۔۔

اسی خاطر تو میرے ایک بارے کہنے پر یہاں پہنچ گئے۔۔اس سوچ کے ساتھ کہ رائنہ کو واپس سے حاصل کر لو گے۔۔۔تو

بھول ہے تمہاری۔۔۔رائنہ اب مجھ سے محبت کرتی ہے اور ہمیشہ میرے ساتھ ہی رہے گی۔۔۔"

شاہ میر کو مقابل کی بات تیر کی طرح چبھی تھی۔۔ جس کا جواب بھی اسی کے انداز میں دیا تھا۔۔

اس کی گرفت رائنہ کے ہاتھ پر بہت مضبوط تھی۔۔۔ جیسے اگر وہ چھوڑے گا تو شاید وہ سچ میں بھاگ جائے گی۔۔۔

"تم نے مجھے کھلونا سمجھ رکھا تھا۔ تمہارے نزدیک میری کوئی اہمیت نہیں تھی۔۔۔ تم ایک بے وفا اور بدکردار انسان تھے۔۔ اسی وجہ سے میں نے تمہیں چھوڑا ہے۔۔

مر جاؤں گی مگر تمہارے پاس واپس لوٹ کر کبھی نہیں جاؤں گی۔۔۔ آج بھی اپنے پرس میں زہر کی بوتل ساتھ لائی تھی۔۔ کہ اگر تم نے مجھے جوئے میں جیت لیا تو مجھے زندہ نہیں مردہ لے کر جاؤ گے اپنے ساتھ۔۔

اتنی نفرت ہے مجھے تم سے۔۔۔ شاہ میر کا مجھے سب کے سامنے اپنے قریب کرنا پسند نہیں آیا۔۔ وہ تو شوہر ہے میرا۔۔۔ مگر تم۔۔۔ تم تو آج مجھے جوئے میں استعمال کر رہے تھے۔۔۔"

رائنہ جو پہلے اس شخص کے خوف سے خاموش تھی۔۔۔ اب جب بولنے پر آئی تھی تو شاہ میر خان کے دل تک سکون بکھیر گئی تھی۔۔

اس مغرور اور متکبر شخص کو اس کی اوقات دکھانا ضروری تھا۔۔۔

رائنہ اس کے بالکل قریب آن کھڑی ہوئی بول رہی تھی۔۔۔

فالکن نے اس کی جانب دیکھا تھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس کے

چہرے سے ماسک ہٹا دیا تھا۔۔۔

اس کی اس حرکت کے لیے رائنہ بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔وہ

گھبرا کر لڑکھڑا سی گئی تھی۔۔۔

کیونکہ فالکن کی گرم سانسیں اسے اپنے چہرے پر محسوس ہوئی

تھیں۔۔۔اس کا چہرا کیسے جل اٹھا تھا۔۔

"میں نے شرط رکھی تھی۔۔۔اس شرط کو ماننے والا تمہارا اپنا

شوہر تھا۔۔۔اگر اس کے لیے تم اتنی اہم تھی تو اس نے انکار

کیوں نہیں کیا۔۔۔یہ تو تمہیں میرے آگے ہارنے کے لیے بہت آسانی سے مان گیا۔۔۔

صرف اس ایک لڑکی کے رسک پر۔۔۔اگر وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو پاتی تو سوچو کیا ہوتا۔۔۔اس وقت تم میری پناہوں میں ہوتی۔۔۔"

اس کے بالوں کی لٹ کو ہلکے سے کھینچتا وہ چنگاری لگاتا شاہ میر پر ایک دل جلاتی مسکراہٹ اچھال کر

اس نے پیچھے کھڑے خان کے ہاتھ سے فائل لے کر ٹیبل پر شاہ میر کے سامنے پٹخی تھی اور پھر لمبے لمبے ڈنگ بھرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

رائنہ کتنے ہی پل اس کی چوڑی پشت کو تکے گئی تھی۔۔ یہاں آنے سے پہلے اس کا دل خوفزدہ تھا۔۔۔ وہ بہت ڈری ہوئی تھی۔۔۔ فالکن کی آنکھوں میں اسے اپنے لیے جو قہر نظر آتا تھا۔۔ وہ اس کے اعصاب سن کر دیتا تھا۔۔۔

مگر اب جب وہ واپس لوٹ رہی تھی۔۔ اسے خوش ہونا چاہیے

تھا۔۔۔ وہ خوش نہیں تھی۔۔۔ اسکے دل میں خوف کی جگہ اب

اداسی نے لے لی تھی۔۔

فالکن کی آنکھوں میں دیکھ کر اسے لگا تھا جیسے وہ شخص اب بھی

اس کی چاہ رکھتا تھا۔۔۔

"رائنہ۔۔۔"

شاہ میر نے اسے محبت سے پکارا تھا۔۔۔ اور پیچھے سے اپنے حصار

میں لیا تھا۔۔۔۔

"وہ ہم دونوں کو ایک دوسرے سے متنفر کرنا چاہتا ہے۔۔ تم جانتی ہو کتنا شاطر ہے۔۔۔اس کی کسی بھی بات کو دل پر لینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔وہ صرف ہمارا دشمن ہے۔۔۔"

شاہ میر کے محبت سے پر انداز پر وہ ہولے سے مسکرا دی تھی۔۔۔ مگر دل و دماغ پر اس وقت کسی اور کا سحر چھایا ہوا تھا۔۔۔۔ جس سے اب نجانے کب تک نکل پاتی وہ۔۔۔

"سر وہ ویٹرس۔۔۔۔"

خان کے چہرے پر سجا غصہ بتا رہا تھا کہ اسے اپنے باس کا ہارنا کس قدر اذیت سے دوچار کر گیا تھا۔۔۔

"فالکن سے دشمنی کی شروعات کی گئی ہے۔۔۔ اسے میں اپنے انداز میں جواب دوں گا۔۔۔"

لفٹ میں داخل ہوتے اس نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔۔ وہ اتنا تو سمجھ چکا تھا کہ یہ حرکت کرنے والی اور اس سے دشمنی کا آغاز کرنے والی کوئی عام لڑکی نہیں ہو سکتی تھی۔

اپنے پرائیویٹ جیٹ پر بیٹھتے ہوئے بھی اس کے دماغ میں دھوئیں سے اٹھ رہے تھے۔۔۔اس کے سامنے کھلے لیپ ٹاپ پر اس بار کی ساری فوٹیج چل رہی تھی۔۔۔

مگر کہیں بھی کسی بھی کیمرے میں اس لڑکی کی فوٹیج نہیں تھی۔۔ جس جس جگہ سے وہ گزری تھی۔۔۔ان تمام کیمروں سے اتنے ٹائم کے سارے ویڈیو پارٹس کاٹ دیئے گئے تھے۔۔۔

"یہ کوئی بہت ماہر ہیکر ہے۔۔۔۔ جس نے چند سیکنڈز میں کارڈز کے پیٹرنز تک بدل دیئے۔۔"

خان نے اس کے خطرناک تاثرات دیکھتے اپنی تشویش کا اظہار کیا

تھا۔۔

جس کے جواب میں وہ کچھ نہیں بولا تھا۔۔ جیٹ شیشے کے بنے

اس بیس منزلہ ٹاور نما بلڈنگ کے اوپر آن رکا تھا۔۔۔ ہلکی ہلکی

بوندا باندی ایک دم سے تیز بارش کا روپ دھار گئی تھی۔۔۔

برستی بارش میں "زرقان اسٹیٹ ٹاور"

نامی وہ شاندار بلڈنگ اپنی چمک دھمک اور مضبوطی کے ساتھ

کھڑی وہاں کئی لوگوں کا خواب بن چکی تھی۔۔

اس کے گارڈز اس کے لیے چھتری لیے پہلے سے تیار کھڑے تھے۔۔۔وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر داخل ہوا تھا۔۔اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

لفٹ میں اس کے ساتھ صرف خان تھا۔۔۔وہ انتہائی خراب موڈ کے ساتھ بیسویں بلڈنگ کے ہال میں داخل ہوا تھا۔۔۔ جہاں دو افراد شدت سے اس کے منتظر تھے۔۔۔

"یہ سب کیا تھا۔۔۔؟؟؟"

فالکن نے کوٹ اتار کر صوفے پر پھینکا تھا۔۔۔جب راحم نے اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے اچھنبے سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اب سیگریٹ سلگھا رہا تھا۔۔۔کھڑی کے پاس کھڑے برستی بارش کو پتھریلی نگاہوں سے دیکھا وہ اس وقت بہت زیادہ غصے میں تھا۔۔۔

"تمہاری آنکھوں کے سامنے ایک لڑکی تمہارا سارا کھیل پلٹ گئی اور تمہیں خبر بھی نہیں ہوئی۔۔۔دی گریٹ فالکن ایک لڑکی کے آگے ہار گیا۔۔۔واؤ امیزنگ۔۔۔۔"

شہیر نے بھی اپنی جگہ سے اٹھتے اس پر چوٹ کی تھی۔۔ ان دونوں کو سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ کیسے چوک گیا تھا۔۔۔اس کی تو ہر شے پر نظر رہتی تھی۔۔ پھر وہ کیسے اس لڑکی کی اس حرکت پر نظر نہیں رکھ پایا تھا۔۔

"تم دونوں اپنی بکواس بند کرو گے۔۔۔؟؟'

اس کی سرد آواز پر وہ دنوں اس کی چوڑی پشت کو گھور کر رہ گئے تھے۔۔۔جو بارش میں بھیگ چکا تھا۔۔۔ مگر اس کے باوجود ابھی تک چینج نہیں کیا تھا۔۔اس کے گیلے بال اس کی کشادہ پیشانی پر بکھر آئے تھے۔۔۔

جو اس مغرور چہرے کو مزید دلکش بنا رہے تھے۔۔۔

ٹھنڈ کی شدت رات ڈھلنے کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہی جا رہی تھی۔۔

"ہمیں ہمارے سوال کا جواب چاہیے۔۔۔ کیا تم جان بوجھ کر ہارے ہو۔۔۔؟؟"

راحم نے اس کے ساتھ جا کر کھڑے ہوتے سوال کیا تھا۔۔

"نہیں۔۔۔"

اس نے سیگریٹ نکالتے جل کر جواب دیا تھا۔۔۔ شہیر بھی وہی آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔ اس کے ہاتھ میں لیپ ٹاپ تھا۔۔۔۔

"بہت ماہر ہیکر ہے۔۔۔ مگر اپنا نشان ضرور چھوڑتی ہے ہر جگہ۔۔۔ اے ذیڈ کا بنا یہ نشان پہچان ہے اس کی۔۔۔ میں نے بہت کوشش کی ہے۔۔ مگر اس کی لوکیشن ٹریس نہیں ہو پا رہی۔۔۔"

شہیر نے اس کے سامنے لیپ ٹاپ کی سکرین کی تھی۔۔۔ جس پر اے ذیڈ کا ایک لفظی لوگو ایک منہ کھوٹے کے ساتھ جگمگا رہا تھا۔۔۔

"مجھے مل چکی ہے اس کی لوکیشن ۔۔۔"

سیگریٹ کا دھواں شیشے کو دھندلا کر رہا تھا۔۔ان دونوں نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تم مار دو گے اسے۔۔۔؟؟"

شہیر جانتا تھا وہ بلاوجہ خود سے الجھنے والوں کو قبر تک پہنچا کر آتا تھا۔۔۔

"ہم استعمال کر سکتے ہیں اس کا۔۔۔"

راحم نے مشورہ دیا تھا۔۔۔۔

جب اسی لمحے دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔۔۔خان ہاتھ میں ٹیب اٹھائے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔جس پر ایک چھوٹا سا گھر دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

"سر اسی گھر میں اس لڑکی کو جاتے دیکھا گیا ہے۔۔۔"

خان کی بات پر راحم اور شہیر اسے گھور کر رہ گئے تھے۔۔۔جو مشین کی طرح کام کرتا تھا۔۔۔ان دونوں نے اس لڑکی کی لوکیشن مل جانے کے باوجود فالکن کو نہیں بتائی تھی۔۔۔مگر خان کو بندہ کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔۔۔

وہ بس فالکن کے حکم کو غلام تھا۔۔۔ اگر اسے اپنے باس کی جانب سے حکم ملتا کے وہ خود کو گولی مار دے تو ایسا کرنے میں بھی وہ ایک سیکنڈ نہ لگاتا۔۔۔

"فائر۔۔۔۔"

فالکن کی آنکھوں کے اشارے پر خان نے دوسری جانب حکم دیا تھا۔۔۔

جس کے ساتھ ہی اس چھوٹے سے گھر کو چاروں جانب سے گھیرے کھڑے آدمیوں نے گولیوں سے بھون دیا تھا۔۔۔

کھڑکیاں دروازے ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگے تھے۔۔۔ اندر سے آتی چیخوں کی آوازیں صاف سنائی دی جاسکتی تھیں۔۔۔ وہ سب خاموش کھڑے سن رہے تھے۔۔۔ کسی کے بھی چہرے پر کوئی ملال نہیں تھا۔۔۔

بلاوجہ دشمنی میں پڑنے والوں کا وہ یہی حال کرتا تھا۔۔۔ اگر عورت اپنی نسوانیت کا خیال کیے بغیر اس کے دوبدو آتی تھی تو وہ بھی پھر برابری کی سطح پر کھیلتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بارش تیز ہو چکی تھی۔۔۔ ٹیکسی سے اترتے وہ تیز تیز قدموں سے سیڑھیاں پھلانگتی گھر کے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔اسے پورا وقت یہی لگا تھا کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے۔۔ مگر شکر تھا کہ یہ اس کا وہم ہی تھا۔۔۔

کسی نے اسے کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔وہ باحفاظت گھر پہنچ چکی تھی۔۔۔گھر کے اندر داخل ہو کر دروازہ اندر سے اچھے طرح لاک کرتے اس نے دروازے کے ساتھ اپنی پشت ٹکادی تھی۔۔۔

گہرے گہرے سانس لیتے وہ اپنی سانسوں کو نارمل کرنے کی کوشش کررہی تھی۔۔ آج وہ بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے کر آئی تھی۔۔۔اس کی سانسیں ہی جگہ پر نہیں آپارہی تھیں۔۔۔

وہ آنکھیں موندے کھڑی تھی جب اسے اپنے قریب آہٹ محسوس ہوئی تھی۔۔۔اس نے ایک دم سے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔جب عین سامنے موجود ہستیوں کو دیکھ وہ گڑبڑا گئی تھی۔۔۔وہ دونوں کمر پر ہاتھ باندھے اسے گھور رہی تھیں۔۔۔

"اب کہاں سے بھاگ کر آرہی ہیں آپ محترمہ۔۔۔؟؟"

ان دونوں نے ہی اسے کڑے تیوروں سے گھورا تھا۔۔۔جو اس وقت سر سے پیر تک بھیگی کھڑی تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔یہ کپکپاہٹ ٹھنڈ سے زیادہ کسی خوف کی وجہ سے تھی۔۔۔

"شکر کرو واپس آگئی ہوں۔۔۔مجھے تو لگا تھا دوبارہ تم لوگوں کی صورت نہیں دیکھ پاؤں گی۔۔۔"

اس نے گہرا سانس خارج کرتے کہا تھا۔۔۔

"موت کو چھو کر واپس آئی ہو تم۔۔۔نئی زندگی مبارک ہو۔۔۔"

اجالا نے اس کے کپکپاتے وجود کی گرد شال لپیٹی تھی۔۔۔ جبکہ آرزو اس کے لیے کھانا گرم کر کے لے آئی تھی۔۔۔

کمرے میں ہیٹر آن ہونے کی وجہ سے اسے تھوڑی سی راحت ملی تھی۔۔۔ وہ گیلے کپڑے بدل چکی تھی۔۔۔۔ سنہری بال کمر پر کھلے چھوڑ رکھے تھے۔۔۔ مگر وجود کی کپکپاہٹ ابھی تک ختم نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ میں پکڑا اسپون بھی کانپ رہا تھا۔۔۔ جو دیکھ اجالا اسے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلانے لگی تھی۔۔

"شاہ میر سر نے پیسے تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دیئے تھے۔۔۔انہوں نے میسج بھیجا ہے کہ اگر ان کی طرف سے کسی بھی طرح کی مدد چاہیے ہو تو رابطہ کر سکتے ہیں ان سے۔۔۔"

آرزو کے بتانے پر اس نے گہرا سانس خارج کرتے اوپر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ بہت بڑا رسک لے کر آئی تھی آج۔۔۔صرف اور صرف پیسوں کی خاطر۔۔۔اسے اس وقت پیسوں کی اشد ضرورت تھی۔۔۔

اس کی دونوں چچازاد بہنیں اس پورے وقت میں اس کے سلامتی سے لوٹ آنے کے لیے دعا گو رہی تھیں۔۔ان کی جان بھی سولی پر اٹکی رہی تھی۔۔۔

محمل مصطفیٰ نے آج اپنی جان پر کھیل کر یہ بہت بڑا کارنامہ سر انجام دیا تھا۔۔اس کی سانسیں ابھی تک جگہ پر نہیں آپا رہی تھیں۔۔۔

اس نے صبح سے ٹینشن کے مارے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔اور اب اس کی بھوک سے جان نکل رہی تھی۔۔۔

ابھی تھوڑا سا کھانا ہی اس کی حلق سے اترتا تھا۔۔۔جب اچانک ایک ساتھ فائرنگ کی آوازوں نے ان کے گھر کو چاروں جانب سے گھیر لیا تھا۔۔۔کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹنے لگے تھے۔۔

"یا اللہ مدد فرما ہماری۔۔۔۔"

محمل کے لبوں سے بے ساختہ چیخ نکلی تھی۔۔۔اس نے اپنی بہنوں کو اپنے حصار میں لیا تھا۔۔۔وہ تینوں چچازاد بہنیں تھیں۔۔۔آرزو اور اجالا سگی بہنیں تھیں۔۔۔جبکہ محمل ان کے تایا کی بیٹی تھی۔۔۔لیکن ان تینوں کی محبت مثالی تھی۔۔۔

وہ تینوں تقریباً ہم عمر ہی تھیں۔۔۔

وہ لوگ اس کی بات مانتی بھی تھیں۔۔ کیونکہ وہ ان تینوں میں سب سے زیادہ سمجھدار تھی۔۔۔ پچھلے پانچ سال سے وہ وہاں ایک ساتھ رہ رہی تھیں۔۔۔ جس کے بعد سے ان کی محبت مزید بڑھ چکی تھی۔۔

محمل ان دونوں کو نیچے ہو کر تہہ خانے میں بنے خفیہ کمرے میں جانے کو کہا تھا۔۔

"محمل تم بھی چلو۔۔۔"

اجالا اسے چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔ جبکہ محمل کی نظریں کچھ فاصلے پر ٹیبل پر پڑے اپنے لیپ ٹاپ پر تھیں۔۔۔ وہ اسے چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔

"تم لوگ چلو میں آ رہی ہوں۔۔۔"

محمل کے چیخنے پر انہیں مجبوراً جانا پڑا تھا۔۔۔ محمل نے جیسے ہی لیپ ٹاپ اٹھایا تھا۔۔۔ اسی لمحے آخری کھڑکی کا شیشہ بھی ٹوٹ گیا تھا۔۔۔ اور سیدھا اس کے بازو پر جا لگا تھا۔۔۔

"آہ۔۔۔۔"

مارے اذیت کے محمل کے لبوں سے کراہ بر آمد ہوئی تھی۔۔۔

"محمل۔۔۔۔"

وہ دونوں پریشانی سے چیخ پڑی تھیں۔۔۔تکلیف برداشت کرتی وہ بہت مشکل سے تہہ خانے تک پہنچی تھی۔۔۔

"تمہارے بازو پر بہت بڑا کٹ آیا ہے محمل۔۔۔"

اس کے بازو سے نکلتے خون کو دیکھتے اجالا رو دی تھی۔۔

"یہ اسی نے حملہ کروایا ہے نا؟؟؟"

آرزو نے ابھی بھی باہر سے آتی خوفناک آوازوں پر محمل سے پوچھا تھا۔۔۔ جس پر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

"وہ مار دے گا ہمیں۔۔۔ ہمیں بس کسی بھی طرح اس سے اپنی شناخت چھپا کر رکھنی ہو گی۔۔۔"

محمل بھی خوفزدہ تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں نمی ٹھہری ہوئی تھی۔۔ عجیب سا خوف پورے رگ و پے میں سرایت کر گیا تھا۔۔۔

"ہمیں شاہ میر سر سے مدد لینی ہو گی۔۔۔۔"

اجالا کو یہی بیسٹ لگا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ ہمیں کسی پر بھی اعتبار نہیں کرنا۔۔۔ یہ مافیہ کے لوگ بہت خطرناک ہوتے ہیں۔۔۔ کب گلا کاٹ دیتے ہیں پتا بھی نہیں چلتا۔۔۔ شاہ میر سر اپنی بیوی کے ساتھ مخلص نہیں ہیں۔۔۔ ہمیں کیا پناہ دیں گے۔۔۔ مجھ پر بھروسہ کر کے وہ اپنی بیوی پر جوا لگا بیٹھے۔۔۔"

محمل کو نفرت تھی ان تمام مردوں سے۔۔۔

وہ آج فالکن کی آنکھوں میں دیکھ کر آئی تھی۔۔تب سے وہ عجیب سی بے چینی کا شکار تھی۔۔۔وہ شخص اسی وقت جان گیا تھا۔۔۔جو بات محمل کی جان نکال گئی تھی۔۔۔

محمل کو لگا تھا کہ وہ اسے پکڑ لے گا اور ابھی سچ اگلوا دے گا۔۔۔ مگر اس نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔ دھوکے سے ہارنے کے باوجود اس نے اپنی ہار تسلیم کر لی تھی۔۔۔جس کا یہی مطلب تھا کہ وہ یہ کھیل جیتنے کی نیت سے نہیں آیا تھا۔۔

اس کا کوئی اور مقصد تھا۔۔۔ محمل کو شاہ میر کی بیوی بہت مشکوک لگی تھی۔۔۔ اسے ایسے لگا تھا جیسے وہ لڑکی اپنا ہی کوئی کھیل کھیل رہی تھی۔۔

"ہم کہاں جائیں گی پھر۔۔۔ اب یہاں تو رہ پانا ممکن نہیں ہے۔۔۔"

آرزو نے پریشانی کے عالم میں پوچھا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"وہ لڑکی ابھی بھی زندہ ہے۔۔۔اس گھر سے خون کے ذروں کے سوا کچھ نہیں ملا۔۔۔اس کی زندگی تھی کہ وہ بروقت فرار ہو گئیں۔۔۔"

وہ جرم کر رہا تھا۔۔۔جب راحم نے اسے ساری تفصیل بتائی تھی۔۔۔مقابل کے چہرے کے تاثرات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔۔۔جیسے وہ یہ بات جانتا ہو۔۔۔راحم کچھ پل اس کی جانب دیکھتا رہا تھا۔۔۔

"تو اس کا مطلب تم اسے مارنا ہی نہیں چاہتے تھے۔۔۔ صرف ڈرانا چاہتے تھے۔۔۔"

راحم کو اس شخص کی دماغ کی سمجھ بالکل بھی نہیں آتی تھی۔۔

"جو شے ہمارے کام آسکتی ہے۔۔ اسے استعمال کیے بغیر ضائع کرنا بے وقوفی ہے۔۔۔ وہ ہمارے بہت کام آسکتی ہے۔۔۔"

فالکن کی بات پر راحم کو اس کا فیصلہ بہترین لگا تھا۔۔

"زرقان انٹرپرائز میں آج ایک پوسٹ کے انٹرویوز کا اناؤنس کرو۔۔۔ سائبر سکیورٹی اینالسٹ کے نام سے۔۔۔"

بھاری ڈمبلز اٹھانے پر اس کے کسرتی بازوؤں کے مسلز مزید نمایاں ہوتے تھے۔۔۔اس کا چہرا پسینے سے شرابور تھا۔۔وہ پچھلے دو گھنٹوں سے مسلسل ایکسرسائز کر رہا تھا۔۔

کل کی ہار ابھی تک برداشت نہیں ہو پارہی تھی اس سے۔۔

"تم اپنی ہی دشمن کو اپنی کمپنی میں جاب دینے والے ہو۔۔۔ امیزنگ۔۔۔لگتا ہے فالکن کچھ زیادہ ہی متاثر ہو گیا ہے اس لڑکی سے۔۔۔ویسے اگر تم چاہو تو اسے اٹھوا کر زبردستی اس سے اپنا کام لے سکتے ہو۔۔۔"

راحم کی بات کے جواب میں اس نے زبان سے کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔اس کی سرخ آنکھوں کی وارننگ ہی کافی تھی۔۔۔

"اپنی زبان سے قبول کرے گی اپنا جرم وہ۔۔۔"

اس کے لہجے میں نفرت نمایاں تھی۔۔ہر دشمن کو سزا دینے اور ٹارچر کرنے کا اس کا الگ ہی انداز تھا۔۔۔

"پھر اس کے بعد۔۔۔۔رائنہ کو واپس حاصل کر لو گے تم۔۔۔

نجانے کب وہ لڑکی تمہارے دل و دماغ سے نکلے گی۔۔۔ نجانے

کیا نظر آتا ہے تمہیں اس دھوکے باز لڑکی میں۔۔۔میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ تم کسی لڑکی کے پیچھے ایسے پاگل ہو گے۔۔۔"

راحم خفگی سے کہتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔جبکہ یہ بات تو وہ بھی جانتا تھا کہ فالکن کے دل میں اگر اس لڑکی کی چاہت ہوتی تو وہ اب تک اس کی بانہوں میں ہوتی۔۔۔اس کے دشمن شاہ میر کی نہیں۔۔

انہیں کبھی کبھی فالکن کو رویہ بالکل بھی سمجھ نہیں آتا تھا۔۔۔کہ وہ کیا چاہتا ہے۔۔۔

آنکھیں موندے وہ سر کے نیچے بازو رکھے اضطراری کیفیت میں پیر ہلا رہا تھا۔۔۔اسے بار بار وہ منظر یاد آرہا تھا جب شاہ میر نے اسے نیچا دکھانے کی خاطر رائنہ کو سب کے سامنے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔وہ اتنا بے غیرت بن جائے گا فالکن نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

زرقان انٹرپرائز نے اس کی فیلڈ کے حوالے سے جو جاب اناؤنس کی تھی۔۔وہ سننے کے بعد محمل کا دل چاہ رہا تھا وہ اس پوسٹ کے لیے اپلائے کرے۔۔۔

مگر پھر ایک خوف بھی تھا۔۔۔اگر اس شخص نے اسے پہچان لیا۔۔۔تو اسی جگہ پر کھڑے کھڑے اسے گولی مار دی جائے گی۔۔۔

وہ کب سے اپنے کمرے میں بے چینی سے ٹہل رہی تھی۔۔۔

وہ اس ایک کمرے کی چھوٹے سے فلیٹ میں آگئی تھیں۔۔۔جہاں شروع میں وہ رہتی تھیں۔۔۔مگر پھر جب ان تینوں نے جاب کرنا شروع کی تھی اور حالات کچھ بہتر ہوئے تھے تو انہوں نے وہ فلیٹ کرائے پر لے لیا تھا۔۔۔

جہاں زیادہ وقت رہنا نصیب نہیں ہوا تھا۔۔۔

اب جب وہ جانے انجانے میں ایک مشکل میں پھنس گئی تھیں تو اپنے ساتھ ساتھ وہ اپنی بہنوں کی زندگی مشکل میں نہیں ڈال سکتی تھی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ انہیں اس گھر میں واپس آنا پڑا تھا۔۔۔

"تم کہیں جا رہی ہو۔۔۔؟؟"

اسے کورٹ پہنتے دیکھ اجالا نے کمبل سے منہ نکالتے پوچھا تھا۔۔۔

"ہاں ایک جاب انٹرویو ہے۔۔۔"

اس نے کمزور سی آواز میں جواب دیا تھا۔۔۔

"اوہ گریٹ۔۔ کونسی کمپنی میں۔۔۔"

اجالا نے خوشگوار حیرت سے پوچھا تھا۔۔

"زرقان انٹرپرائز میں۔۔۔"

اس نے بہت ہلکی آواز میں جواب دیا تھا۔۔۔ مگر اجالا اپنی جگہ سے ایسے اچھلی تھیں جیسے اسے کرنٹ چھو کر گزر گیا ہو۔۔۔

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے کیا۔۔۔؟؟ ایک بار موت سے ٹکرا کر سکون نہیں ملا۔۔ جو دوبارہ موت کے منہ میں جانا چاہتی ہو۔۔۔"

اجالا نے اسے جانے سے منع کیا تھا۔۔۔

"میرے پاس جاب نہیں ہے۔۔ اور مجھے اس وقت جاب کی اشد ضرورت ہے۔۔ وہ لوگ مجھے نہیں پہچانتے۔۔۔ کچھ نہیں ہو گا تم فکر مت کرو۔۔۔ انہوں نے میرا چہرا نہیں دیکھا۔۔۔"

اس کی بات پر اجالا اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔ وہ ایک بار جس بات کی ٹھان لیتی تھی وہ کر کے رہتی تھی۔۔۔

اندر سے تو وہ بھی ڈری ہوئی تھی۔۔ مگر پھر بھی اس نے اس بلند و بالا عمارت میں قدم رکھ دیا تھا۔۔۔ جہاں امیدواروں کی ایک لمبی لائن لگی ہوئی تھی۔۔۔ وہ ریسپشنٹ سے اپنے نمبر کا پتا کرتی وہیں ایک جانب بیٹھ گئی تھی۔۔۔

اس دن بارش میں بھیگنے اور خوف کی وجہ سے اسے بہت سخت بخار تھا۔۔۔ مگر اس کے باوجود آرام کرنے کی بجائے وہ یہاں پر آگئی تھی۔۔۔ اسے جاب کی اشد ضرورت تھی۔۔

وہ ایک کونے میں بیٹھی تھی جب پہلے سے بہت اچھی طرح کام کرتے آفس کی لوگ مزید الرٹ ہوئے تھے۔۔۔ ان کو باس کی پہنچ جانے کی خبر ملی چکی تھی۔۔۔

ان سب کی نگاہیں انٹرنس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ جہاں سے اگلے ہی لمحے پانچ کے قریب افراد اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔

سب سے آگے گرے رنگ کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس

آنکھوں پر ڈارک براؤن گلاسز لگائے وہ شخص شاہانہ چال چلتا سب کی گڈ مارننگ کا سر کو ہلکے سے خم کرتے جواب دے رہا تھا۔۔۔

عجیب مغرورانہ انداز تھا۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ شخص کون ہے۔۔۔؟؟"

اس کی پرسنالٹی دیکھ کر محمل کو اندازہ تو ہو چکا تھا کہ وہی باس تھا۔۔۔

کل وہ ماسک میں تھا مجمل اسے دیکھ نہیں پائی تھی۔۔اس نے زرقان کرمانی کو انٹرویوز میں دیکھ رکھا تھا۔۔۔ مگر آج پہلی بار اس طرح سے سامنے دیکھ رہی تھی۔۔

سکرین پر بھی وہ بہت ہینڈسم لگتا تھا۔۔۔ مگر اس وقت سامنے دیکھ اس کی سحر انگیز شخصیت متاثر کر دینے والی تھی۔۔

"یہ یہاں کے سی ای او اور فاونڈر ہیں۔۔۔۔زرقان کرمانی۔۔۔ اور ان کے ساتھ پیچھے ان کے دو کزنز راحم کرمانی اور شہیر کرمانی ہیں۔۔۔اور وہ تیسرا ان کا باڈی گارڈ ہے۔۔۔اس کا نام خان ہے۔۔۔"

محمل کے پوچھنے پر اس کے ساتھ بیٹھی لڑکی نے اسے ساتھ تفصیل بتادی تھی۔۔ جس پر اس کے خاموشی سے سر ہلا دیا تھا۔۔۔

ان تینوں کو اکثر لوگ کرمانی برادرز کہہ کر بھی پکارتے تھے۔۔۔

"کیا یہ واقعی وہی شخص تھا جو اس رات وہاں۔۔۔وہاں کسی کی بیوی پر جوئے کھیل سجائے بیٹھا تھا۔۔۔۔"

دور جاتے اس شخص کی جانب دیکھتے وہ سوچ کر رہ گئی تھی۔۔۔

یہاں کسی کو بھی نہیں پتا تھا کہ وہ ایک مافیا باس تھا۔۔۔ اسے بھی یہ بات شاہ میر سے ہی پتا چلی تھی۔۔

وہ بھی اس سے پہلے نہیں جانتی تھی۔۔۔

باری باری سب لوگ انٹرویو کے لیے جا رہے تھے۔۔۔ جبکہ وہ سیدھی بیٹھ بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔ اس کا سر بری طرح سے چکرا رہا تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا بخار تیز ہو رہا ہے۔۔۔۔

وہ کرسی کی پشت کے ساتھ سر ٹکائے بیٹھی تھی جب اس کا فون بجا تھا۔۔۔

"انٹرویو کا کیا بنا۔۔۔"

آرزو نے اسے کال کی تھی۔۔۔اجالا اور آرزو ایونٹ آرگنزر تھیں۔۔۔وہ ایک ٹیم کے ساتھ کام کرتی تھیں۔۔ابھی ان کے پاس اتنی سیونگز نہیں تھیں کہ خود سے کام شروع کر سکتیں اپنا۔۔۔

"ابھی تک نہیں ہوا۔۔۔ اور مجھے لگ رہا ہے میں مزید نہیں بیٹھ

پاؤں گی۔۔۔"

محمل کو یہ جاب ہر حال میں چاہیے تھی۔۔۔ اسے بہت زیادہ

ضرورت تھی۔۔۔

"ہم اپنے کام سے فارغ ہو چکی ہیں۔۔۔ تو وہیں آرہی ہیں تمہیں

لینے کے لیے۔۔۔"

اجالا اس کے لیے فکر مند ہوئی تھی۔۔۔ جس پر اس نے اثبات

میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مجھے اچھا نہیں لگ رہا اس طرح سے لوگوں کو ریجکٹ کرنا۔۔۔

ہم ڈائریکٹ اس لڑکی کو ہی بلا لیتے۔۔۔"

راحم کی بات پر شہیر اور زرقان نے اسے خفگی بھرے انداز میں

تکا تھا۔۔

"بلا لے اسے۔۔۔"

شہیر نے اس کے آگے موبائل فون رکھ دیا تھا۔۔۔

"ہم کچھ نہیں جانتے اس لڑکی کے بارے میں۔۔۔ سوائے اس

کے کہ اس کی ٹھوڑی پر سیاہ تل ہے۔۔۔۔"

راحم نے اپنی ہنسی چھپاتے کہا تھا۔۔ جبکہ شہیر اپنی بتیسی چھپا نہیں پایا تھا۔۔

"تم دونوں اپنی بکواس بند کرو گے۔۔۔"

زرقان نے انہیں سرد نگاہوں سے تکا تھا۔۔

"کوئی یقین کرے گا کہ ہم زرقان انٹرپرائز میں سائبر سکیورٹی اینالسٹ کا انتخاب کرتے ہوئے اپنا میرٹ کیا رکھے ہوئے ہیں۔۔۔وہ لڑکی جس کی ٹھوڑی پر تل ہو۔۔۔۔"

زرقان کو زچ کرنے کا موقع ان دونوں کو بہت کم ملتا تھا۔۔۔وہ شخص اپنی کمزوری کسی کے ہاتھ نہیں دیتا تھا۔۔۔اس وقت اس کی مجبوری ہی یہ تھی کہ اس لڑکی کی شناخت کے طور پر اسے صرف اس کی دودھیا ٹھوڑی پر جگمگاتا وہ تل ہی یاد تھا۔۔

اس کے علاوہ اس لڑکی کی کوئی شناخت نہیں مل پائی تھی۔۔۔وہ جس گھر میں رہ رہی تھیں۔۔۔وہ بھی کسی بوڑھے شخص کے نام پر تھا۔۔جو ایک ہفتے پہلے مر چکا تھا۔۔اس کی بیوی کرائے دار لڑکیوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔۔

بس اتنا بتایا تھا کہ ان کی گھر میں صرف تین لڑکیاں رہتی تھیں۔۔ لیکن وہ سمجھ گئے تھے کہ وہ بزرگ عورت ان لڑکیوں کی شناخت نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔ اسی وجہ سے اسے تنگ کرنے کے بجائے انہوں نے خود ہی اس تک پہنچنے کا یہ دوسرا طریقہ اپنایا تھا۔۔۔

وہ تینوں بہترین دوست ہونے کے ساتھ ساتھ کزنز بھی تھے۔۔ ان کی زندگیوں میں کچھ ایسے اتار چڑھاؤ آئے تھے کہ جس نے ان کو ایک ایسی زندگی کا حصہ بنا دیا تھا۔ جو اب ان کے لیے بہت ضروری ہو چکی تھی۔۔

وہ اس زندگی کو نہیں چھوڑ سکتے تھے۔۔ یہ ان کا سب سے کمفرٹ زون بن چکا تھا۔۔۔ وہ تینوں ہر مشکل میں ایک ساتھ کھڑے رہتے تھے۔۔۔ ان کو توڑ پانا ناممکن رہا تھا اب تک۔۔

ان کے دشمنوں نے ہر حربہ آزمایا تھا۔۔ لیکن ہمیشہ ناکام رہے تھے۔۔۔

"مے آئی کم ان سر۔۔۔۔"

اس کا نمبر آ چکا تھا۔۔۔ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔ مگر وہ پھر بھی اندر آ گئی تھی۔۔۔ اسے اس جاب کی ضرورت تھی۔۔۔

لبوں پر پر اعتماد مسکراہٹ سجائے وہ بخار سے تپتے چہرے کے ساتھ راحم کی اجازت پر اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

سب کی نظریں ہی اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔زرقان کی کشادہ پیشانی پر شکنوں کا جال بچھ گیا تھا۔۔۔

تیکھے دلفریب نقوش، گھنیری پلکوں سے ڈھکی جھیل سی گہری آنکھیں اور کٹاؤ دار لب۔۔۔وہ لڑکی مجسمہ حسن تھی۔۔اسے خبر بھی نہیں تھی کہ اس کی وہ قاتلانہ مسکراہٹ اسے پکڑوا چکی تھی۔۔۔

زر قان کرمانی کو ایک لمحہ لگا تھا پہنچاننے میں ۔۔۔یہی وہ لڑکی تھی جو اس کی ہار کی وجہ بنی تھی ۔۔۔اس کی جانب سے کیے گئے حملے نے بھی خوش قسمتی یا پھر اس کی بد قسمتی کی وجہ سے بچا لیا تھا ۔۔

اسے خبر بھی نہیں تھی کہ فالکن کی جانب سے دی گئی بہت آسان موت سے بچ کر وہ اب کس عذاب میں پھنسنے والی تھی ۔۔

مخمل کے سکارف پہن رکھا تھا ۔۔ جس کی وجہ سے اس کی ٹھوڑی واضح نہیں ہو رہی تھی ۔۔۔ جبکہ شہیر اسے گھور گھور کر دیکھنے کی پوری کوشش کر رہا تھا ۔۔

راحم کے پوچھنے پر محمل نے اسے اپنی تعلیم کے بارے میں بتایا تھا۔۔۔وہ اس سے پہلے ایک کمپنی میں کام کر چکی تھی۔۔۔

"آپ نے اپنی پچھلی جاب کیوں چھوڑی۔۔۔؟"

شہیر اور راحم ہی اس سے سوال پوچھ رہے تھے۔۔۔

سب نے اس لڑکی کی جانب اٹھتی زرقان کی قہر آلود نگاہیں نوٹ کی تھیں۔جس کا یہی مطلب تھا کہ یہ وہی لڑکی تھی۔۔۔وہ کیسے پہچان گیا تھا وہ لوگ نہیں سمجھ پائے تھے۔۔۔

محمل بھی اس شخص کی نگاہوں سے پزل ہو چکی تھی۔۔۔ اندر ہی اندر دل خوفزدہ تھا کہ کہیں وہ اسے پہچان تو نہیں گیا تھا۔۔

"ان کا تعلیمی ریکارڈ بہت شاندار رہے۔۔ ایک بہت ہی ذہین سائبر سیکورٹی اینالسٹ ہیں مس محمل۔۔۔۔"

راحم اس سے کافی متاثر لگ رہا تھا۔ اس نے محمل کے ڈاکومنٹس زرقان کے سامنے رکھ دیئے تھے۔۔۔ مگر زرقان کرمانی کی زہر خند نگاہیں ابھی بھی اس لڑکی پر تھیں۔۔۔

زرقان کرمانی سیگریٹ سلگھاتا اس پل راحم اور شہیر کے ساتھ ساتھ خان کو بھی حیران کر گیا تھا۔۔ اندر داخل ہوتی ایڈن نے بھی بے یقینی سے لبوں پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

سیگریٹ سلگھانے کے ساتھ بعد اس نے اپنا جلتا ہوا لائٹر مخمل کے ڈاکومنٹس پر رکھ دیا تھا۔۔۔ جس کے اگلے ہی سیکنڈ میں مخمل کے ڈاکومنٹس کو آگ پکڑ چکی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھ پاتا اس کے اوریجنل ڈاکومنٹس پوری طرح سے آگ کی لپیٹ میں آگئے تھے۔۔

زرقان کے کہنے پر ہی راحم نے جاب کی پوسٹ میں سب امیدواروں کو اوریجنل ڈاکومنٹس اور امریکہ کا شہری نہ ہونے کی صورت میں پاسپورٹ بھی ساتھ لانے کا لازمی طور پر کہا تھا۔۔۔ مگر کسی کو بھی اندازہ نہیں تھا کہ زرقان کرمانی کے دماغ میں کیا چل رہا تھا۔۔

مخمل تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔اس نے جلتی ہوئی فائل کو پکڑتے اپنے ہاتھ سے آگ کو بجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔مگر تب تک دیر ہو چکی تھی۔۔۔اس کے پاسپورٹ سمیت سارے ڈاکومنٹس راکھ ہو چکے تھے۔۔۔

سب لوگ ابھی تک شاک میں تھے۔۔۔زرقان کرمانی کا دو دن کا غصہ ایسے نکلے گا انہیں اندازہ نہیں تھا۔۔

محمل کے ہاتھ آگ کو چھونے کی وجہ سے جل گئے تھے۔۔۔مگر اس جلن کی تکلیف سے زیادہ اسے اپنے ڈاکومنٹس کو دیکھ کر جان نکل رہی تھی۔۔

"غلطی سے ہو گیا۔۔۔میرا دھیان نہیں گیا ادھر۔۔۔"

سیگریٹ کا گہرا کش لیتے وہ بہت پر سکون لہجے میں بولا تھا۔۔۔اس کے انداز میں کسی قسم کی پیشمانی نہیں تھی۔۔۔راحم اور شہیر بھی اس کا انداز دیکھ کر گہرا سانس بھر کر رہ گئے تھے۔۔۔

"میرے سارے اوریجنل ڈاکومنٹس تھے اس میں۔۔۔آپ ایسے کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔آپ نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔۔۔"

محمل اپنے غصے پر قابو نہیں رکھ پائی تھی۔۔اس کا چہرا مزید سرخ ہو چکا تھا۔۔

اس کی آواز بہت اونچی تھی۔۔ سب نے ہی گھبرا کر زر قان کی جانب دیکھا تھا۔۔ انہیں ڈر تھا کہ یہ لڑکی جو اس کے ساتھ کر چکی تھی۔۔ اس کے بدلے وہ ابھی اسے گولی سے نہ اڑا دے۔۔

ڈاکومنٹس جلانا تو بہت چھوٹی بات تھی زر قان کرمانی کے لیے۔۔۔۔

"میں جان بوجھ کر کیوں کروں گا مس محمل۔۔۔ میری آپ سے بھلا کیا دشمنی ہو سکتی ہے۔۔۔ جو میں ایسا کروں گا۔۔۔"

اپنی کرسی سے اٹھتا وہ چلتا ہوا اس کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔۔

اس کے بے حد قریب آنے پر محمل چند قدموں کا فاصلہ بنا گئی تھی۔۔۔ مگر اس لڑکی کی وہ منفرد مہک زرقان کرمانی کے تاثرات میں مزید بگاڑ پیدا کر گئی تھی۔۔۔

اس کی بات پر محمل نے خوفزدہ ہو کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

اس کی گہری قہر ٹپکاتی بھوری آنکھوں سے محمل کی ہرنی سی سہمی آنکھیں ٹکرا گئی تھیں۔۔۔ ان میں کچھ ایسا تھا کہ وہ اگلے ہی پل اپنی نگاہوں کو زاویہ بدل گئی تھی۔۔

"یہ کل سے جوائن کر سکتی ہیں۔۔۔ ہماری وجہ سے ان کا نقصان ہوا ہے تو جو نقصان کرتا ہے ازالہ بھی اسی کو کرنا پڑتا ہے۔۔۔ آپ فکر مت کریں مس۔۔۔ یہاں ہر نقصان کا ازالہ کیا جائے گا۔۔۔"

اس نے مڑ کر ایک نظر راحم اور شہیر پر ڈالی تھی۔۔۔ آخری نگاہ سامنے کھڑی لڑکی کے جھکے سر پر ڈالتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ اس کے جانے پر محمل نے اپنی رکی ہوئی سانسیں بحال کی تھیں۔۔۔

وہ کس نقصان کے ازالے کی بات کر گیا تھا محمل ابھی تک سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔

اس کی چھٹی حس اسے کہہ رہی تھی کہ یہاں آکر وہ کتنی بڑی غلطی کر چکی تھی۔۔۔ اس کے ہاتھوں پر جلن کا احساس بڑھ رہا تھا۔۔

اس نے ہتھیلیوں کی پشت سے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔

"آپ پریشان نہ ہو مس محمل۔۔ یہ کمپنی آپ کے ڈاکومنٹس واپس بنوانے میں آپ کو مکمل سپورٹ کرے گی۔۔۔"

راحم کو نجانے کیوں وہ لڑکی بہت معصوم لگی تھی۔۔۔اسے یقین نہیں آیا تھا کہ یہ لڑکی اس دن وہاں ہو سکتی تھی۔۔۔

سکارف سے سر کو ڈھکے۔۔سیاہ رنگ کے لانگ کوٹ میں وہ بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔۔۔رونے کی وجہ سے اس کی چھوٹی سی ناک مزید سرخ ہو چکی تھی۔۔

محمل نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔وہ وہیں سے واپس پلٹ گئی تھی۔۔۔۔

"کیا ہوا؟؟تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔؟؟"

اجالا اور آرزو اس کا باہر انتظار کر رہی تھیں۔۔۔جب اسے سرخ آنکھوں کے ساتھ خالی ہاتھ باہر آتے دیکھ دونوں نے اس کے قریب جا کر پوچھا تھا۔۔۔اس کے جلے ہاتھوں کو دیکھ اجالا کی آنکھوں میں بھی مارے تکلیف کے نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

اس کی دونوں ہتھیلیاں بہت زیادہ سرخ تھیں۔۔۔جگہ جگہ چھالے بنے ہوئے تھے۔۔۔

"ہماری لائف کب آسان ہو گی۔۔۔کب یہ آزمائشیں ختم ہونگی۔۔۔ایک مصیبت سے نکلتے ہیں تو دوسری میں پھنس جاتے ہیں۔۔۔"

آرزو کی ساتھ لگتی وہ سسک پڑی تھی۔۔۔اندر اتنے سارے لوگوں کے سامنے اس کے ساتھ کو کیا گیا تھا۔۔وہ منظر اس کی آنکھوں کے سامنے سے نہیں ہٹ رہا تھا۔۔۔وہ اتنی بے وقوف نہیں تھی کہ یہ نہ سمجھ پاتی وہ حرکت جان بوجھ کر کی گئی ہے۔۔

وہ تینوں پارکنگ ایریا کے پاس کھڑی تھیں۔۔۔جب ان کے بہت قریب سے ایک سیاہ شیشوں والی گاڑی گزری تھی۔۔۔ایک پل کے لیے وہ رکی تھی۔۔۔آرزو جو اسی جانب کھڑی تھی گھبرا کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

محمل نے آرزو کے کندھے سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ مگر تب تک وہ گاڑی آگے بڑھ چکی تھی۔۔۔

وہ تینوں ایک پل کے لیے سہم گئی تھیں۔۔۔

"چلو گھر چلتے ہیں۔۔۔"

اجالا کے کہنے پر وہ تینوں ٹیکسی کے لیے گیٹ کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔۔ موسم صبح سے ابر آلود تھا۔۔۔

اچانک سے بہت تیز بارش شروع ہو گئی تھی۔۔

"اوہ نو۔۔۔ محمل کی طبیعت تو پہلے سے خراب ہے۔۔۔۔"

اجالا کو اس کی فکر ہوئی تھی۔۔۔اس ایریے میں انہیں دور دور تک کوئی ٹیکسی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔۔۔ انہیں وہاں کھڑے دس منٹ گزر گئے تھے۔۔۔بارش مزید خطرناک روپ اختیار کر چکی تھی۔۔۔

"اب کیا کریں۔۔پتا نہیں کب تک یہاں پھنسے رہیں گے۔۔۔۔"

آرزو نے بیچارگی سے کہا تھا۔۔۔وہ دونوں ہی کچھ نہ کچھ بول رہی تھیں۔۔ محمل بالکل خاموش کھڑی تھی۔۔وہ اس وقت بہت زیادہ پریشان تھی۔۔۔

جب اسی لمحے ایک گاڑی ان کے پاس آن رکی تھی۔۔۔ گاڑی کی فرنٹ سیٹ کا شیشہ نیچے کیا گیا تھا۔۔

راحم کو دیکھ مخمل نے اپنے لب بھینچ لیے تھے۔۔۔ جبکہ آرزو اور اجالا نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ڈرائیونگ سیٹ پر اس وقت شہیر براجمان تھا۔۔۔

"پلیز آئیں ہم آپ کو ڈراپ کر دیتے ہیں۔۔۔ یہاں سے ٹیکسی ملنا مشکل ہو گا وہ بھی اس موسم میں۔۔۔"

راحم کا لہجہ بہت مہذب تھا۔۔

"بہت شکریہ سر۔۔۔ ہم خود چلی جائیں گی۔۔۔"

مخمل نے سرد لہجے میں انکار کیا تھا۔۔۔ اسے زرقان کرمانی سمیت اس کمرے میں بیٹھا ایک ایک فرد زہر لگ رہا تھا۔۔

"یہ تو کرمانی برادرز ہیں نا۔۔۔"

آرزو بہت ہلکی آواز میں بولی تھی۔۔۔

"مخمل کے نیو باس۔۔۔"

مخمل انہیں جاب کے بارے میں بتا چکی تھی۔۔۔ اس پورے واقع میں ان دونوں کو غلطی پر صرف زرقان کرمانی لگا تھا۔۔۔

"فارمیلٹی کی ضرورت نہیں ہے مس مخمل۔۔۔اب تو ویسے بھی آپ ہماری کمپنی کا حصہ ہیں۔۔۔ہمیں اچھا نہیں لگے گا ہماری کمپنی کے ایمپلائے کو کوئی زحمت ہو۔۔۔پلیز آپ لوگ آجائیں۔۔۔"

انہیں نہ بیٹھتے دیکھ راحم دروازہ کھول کر باہر نکلا تھا۔جس کے ساتھ ہی گیٹ کے پاس کھڑا گارڈ چھتری اٹھائے تیزی سے اس کے قریب آیا تھا۔۔ان تینوں بھائیوں کا پروٹوکول تو ہمیشہ دیکھنے لائق ہوتا تھا۔۔

زرقان کرمانی اپنے ایٹی ٹیوڈ اور بے پناہ سحر انگیزی کے باعث

ان سب میں نمایاں رہتا تھا۔۔

وہ باقی سب کے ساتھ ساتھ ان دونوں کا بھی باس تھا۔۔ کیونکہ

اس کا دماغ سب سے زیادہ چلتا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں ہر وقت چھایا دہشت ناک تاثر لوگوں کو اس

سے فاصلے پر رکھتا تھا۔۔

راحم نے ان کو اصرار کرتے ان کے لیے گاڑی کا دروازہ کھول دیا

تھا۔۔۔ جو دیکھ وہ انکار نہیں کر پائی تھیں۔۔۔

اس شخص کا لہجہ بہت نرم اور متبسم تھا۔۔۔

وہ دونوں ہی بہت متاثر ہوئی تھیں۔۔۔ انتہائی پروفائل ہونے کے باوجود ان میں زرا سا بھی ایٹیوڈ نہیں تھا۔۔

محمل پورا وقت گاڑی سے باہر دیکھتی رہی تھی۔۔۔ جبکہ اس کے منع کرنے کی باوجود آرزو اور اجالا نے ان دونوں سے اپنا تعارف کروایا تھا۔۔۔

"تو اس کا مطلب آپ تینوں سسٹرز ہی اپنی فیلڈ میں بہت پرفیکٹ ہیں۔۔۔ ہماری کمپنی کو بھی ہر دوسرے دن ایونٹ آرگنز کروانا

ہوتا ہے۔۔۔ اور پارٹیز تو چلتی ہی رہتی ہیں۔۔ آپ ہماری کمپنی کی ٹیم میں شامل ہو سکتی ہیں۔۔۔ یہ ایک بہت اچھا موقع ہو گا آپ لوگوں کے لیے۔۔۔"

شہیر کی جانب سے دی گئی اتنی بڑی آفر پر ان دونوں نے بے یقینی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

محمل بھی اتنی بڑی آفر پر ان لوگوں کی جانب حیران نگاہوں سے دیکھے گئی تھی۔۔۔ ان کی کمپنی میں کام کرنا کوئی چھوٹی بات نہیں تھی۔۔۔۔

ان دونوں کا کیریئر بہت اوپر جا سکتا تھا۔۔۔ ابھی جہاں وہ کام کر رہی تھیں۔۔۔ وہاں ان کی کوئی پہچان نہیں تھی۔۔۔

"جج جی کیوں نہیں۔۔۔ یہ تو بہت بڑی بات ہو گی۔۔۔"

اجالا تو خوشی کے مارے بولتے ہوئی ہکلا سی گئی تھی۔۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ ہاں کرتی مخمل نے کہنی مارتے اسے خاموش رہنے کو کہا تھا۔۔۔

اس کی یہ حرکت بیک ویو مرر سے دیکھتے شہیر کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔ اسے ان سب میں یہ لڑکی بہت کیوٹ لگی تھی۔۔

لیکن افسوس بھی ہوا تھا کہ وہ بہت بری پھنس چکی تھی۔۔۔ فالکن اپنے شکار کو کسی کے لیے نہیں چھوڑتا تھا۔۔۔ اور وہ اس وقت زرقان کرمانی کا شکار تھی۔۔۔ جس نے بہت غلط انسان سے دشمنی مول لی تھی۔۔۔

"ہم آپ کو سوچ کر بتائیں گے۔۔۔"

آرزو کے کہنے پر راحم نے مسکراتے سر ہلا دیا تھا۔۔۔

"کونسا ہاؤس نمبر ہے آپ کا۔۔۔؟؟"

شہیر نے بیک ویو مرر سے ان تینوں کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

آرزو اور محمل یہیں اتر جانا چاہتی تھیں۔۔۔وہ ان لوگوں کو اپنا ایڈریس نہیں بتانا چاہتی تھیں۔۔۔ان لوگوں کی اتنی مہربانی اور عاجزی انہیں ہضم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

مگر اس سے پہلے کہ آرزو کچھ کہتی۔۔۔اجالا فوراً بول پڑی تھی۔۔۔۔

"میپل سٹریٹ ہاؤس نمبر "886

اس نے نہ صرف گلی کا نام بتایا تھا بلکہ ہاؤس نمبر بھی بتا دیا تھا۔۔۔

ان دونوں کے پھیکے پڑتے چہرے دیکھ شہیر اور راحم کی آنکھوں میں پراسراریت آن ٹھہری تھی۔۔۔

وہ دو لڑکیاں سمجھدار تھیں۔۔۔ مگر تیسری ان کو پھنسانے کا سبب بننے والی تھی۔۔۔

شہیر نے ان کے گھر کے بالکل سامنے گاڑی روک دی تھی۔۔

"بہت شکریہ۔۔۔"

محمل خاموشی سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔ آرزو نے اجالا کو باہر آنے کا کہا تھا۔۔۔جو نجانے راحم کے مسکرا کر پوچھنے پر اسے مزید کیا بتا رہی تھی۔۔۔

ان کے گھر کی اندر داخل ہوتے ہی شہیر نے گاڑی آگے کی جانب بڑھا دی تھی۔۔۔۔

"ایڈریس مل گیا ہے۔۔۔کیا تمہارا آج رات اس گھر پر بھی فائرنگ کرنے کا ارادہ ہے۔۔۔"

راحم کے مسکرانے پر شہیر بھی ہنسا تھا۔۔۔ان لڑکیوں کو یہی لگا تھا کہ وہ ان کو ہمدردی میں چھوڑ کر آئے تھے۔۔۔جبکہ ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔زرقان کرمانی کا دشمن ان کا دشمن تھا۔۔۔

وہ یہاں صرف ان کا ایڈریس اور ان لڑکیوں کے متعلق مزید جاننے کے لیے آئے تھے۔۔۔ورنہ ان کا لیول اتنا نیچے ہرگز نہیں تھا کہ اپنے معمولی ایمپلائز کو لفٹ دیتے پھرتے۔۔۔

یہ سب صرف زرقان کرمانی کے کہنے پر کیا گیا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔ ایک بار میں ہی دشمن مر جائے تو مزا نہیں آتا۔۔۔ تڑپا تڑپا کر مارنے کا مزا ہی الگ ہے۔۔۔"

زرقان کرمانی جاننا چاہتا تھا اس لڑکی نے ایسا کیوں کیا تھا۔۔۔ شاہ میر خان سے اس کا کیا تعلق تھا۔۔۔

رائنہ کو اس کے پاس آنے سے کیوں روکا تھا اس نے۔۔۔ اس کا اصول تھا۔۔ وہ بلاوجہ کسی سے دشمنی شروع نہیں کرتا تھا۔۔۔ لیکن اگر کوئی اور اس سے خود آگے بڑھ کر دشمنی کا آغاز کرتا تھا تو وہ چھوڑتا بھی نہیں تھا۔۔۔

یہ لڑکی دیکھنے میں جتنی معصوم لگتی تھی۔۔۔ویسی بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

جس بے خوفی کے ساتھ وہ زرقان کرمانی کے سامنے آئی تھی۔۔۔وہ کوئی عام لڑکی نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔

"ویسے یہ لڑکیاں اتنی ہوشیار نہیں لگی مجھے۔۔اس کی ایک بہن تو خود مجھے اپنا نمبر دے گئی ہے۔۔۔کرمانی برادرز سے تعلق بنانا چاہتی ہیں شاید۔۔۔"

راحم کی ہنسی مذاق اڑاتی ہوئی تھی۔۔۔ شہیر نے بھی حقارت بھرے انداز میں سر جھٹکا تھا۔۔

وہ سب اپنی اپنی جگہ کھیل کھیل رہے تھے۔۔۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس کھیل میں کون ماسٹر مائنڈ تھا اور کون بے موت مارا جا رہا تھا۔۔

کسی کو خبر نہیں تھی کہ آنکھ مچولی کا یہ کھیلا جانے والا کھیل کیا تباہی لا سکتا تھا ان کی زندگیوں میں۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"زرقان کرمانی کیسا ہے؟ جیسا ٹی وی پر نظر آتا ہے بہت زیادہ

ایٹی ٹیوڈ والا یا مختلف ہے اس سے۔۔۔"

چینج کر کے وہ تینوں اس وقت چھوٹے سے کچن میں موجود اپنے

رات کے کھانے کی تیاری کر رہی تھیں۔۔

ویسے ہمیشہ محمل ہی کوکنگ کرتی تھی۔۔ مگر آج اس کے زخمی

ہاتھوں کو دیکھ ان دونوں نے اسے آگے نہیں آنے دیا تھا۔۔۔

آرزو کھانا بنا رہی تھی۔۔

جبکہ اجالا محمل کے سامنے کرسی پر بیٹھی اس کے ہاتھ پر بینڈ تج لگانے کے ساتھ ساتھ پر تجسس انداز میں پوچھ رہی تھی۔۔ راحم اور شہیر تو انہیں بہت خوش اخلاق لگے تھے۔۔۔

اتنے امیر کبیر لوگ انہیں لفٹ دینے آئے تھے۔۔ اس بات سے اجالا بہت امپریس نظر آرہی تھی۔۔۔

"تم نے جو نمبر دیا ہے انہیں۔۔ کس نے کہا تھا یہ حرکت کرنے کو۔۔ وہ لوگ اعتبار کے قابل ہر گز نہیں ہیں۔۔۔ بہت برے لوگ ہیں۔۔۔ ہم ان سے جتنا دور رہیں ہمارے لیے اتنا بہتر ہے۔۔۔"

محمل نے اجالا کو گھورتے کہا تھا۔۔۔

"وہ جاب دینے کی بات کر رہے تھے تو اس لیے میں نے نمبر دیا۔۔۔ ان کی کمپنی میں جاب ہو جائے تو اس سے بڑی کیا بات ہو گی۔۔۔ تمہیں نہیں پتا ان کی تنخواہیں کتنی اچھی ہیں۔۔۔ اور باقی سہولیات کی تو بات ہی مت کرو۔۔۔"

اجالا کی بات پر محمل اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔ اس کا دل ابھی تک خوف سے کانپ رہا تھا۔۔۔

جس طرح سے زرقان کرمانی نے اسے دیکھا تھا۔ اور پھر اس کے سارے کاغذات جلا دینا۔۔۔ نجانے کیوں مگر اسے اب وہاں جاتے ہوئے بھی خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔ وہ اس وقت کو کوس رہی تھی جب اس نے اپنی ضروریات کو دیکھتے اس کمپنی میں جاب انٹرویو دینے کا سوچا تھا۔۔

اسے بہت زیادہ ٹھنڈ لگ رہی تھی جب وہ اٹھ کر کمرے میں آگئی تھی۔۔۔ یہ ایک کمرے کا بہت چھوٹا سا فلیٹ تھا۔۔ ایک کمرہ تھا جس کے ساتھ چھوٹا سا واش روم اور شروع میں ایک کچن آتا تھا۔۔۔

کمرے کی کھڑکی باہر روڈ کی طرف کھلتی تھی۔۔وہ اپنے ہی دھیان میں بیٹھی تھی جب اچانک اس کا موبائل بجا تھا۔۔۔

گھبراہٹ کے مارے اس کے لبوں سے ہلکی سی چیخ برآمد ہوئی تھی۔۔۔وہ اس اچانک آتی آواز پر بہت بری طرح سے ڈر گئی تھی۔۔۔

موبائل پر شامیر کا نمبر دیکھ اس کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔۔۔اب پھر سے یہ شخص اس سے کیا چاہتا تھا۔۔۔

پہلے ہی وہ اس کی وجہ سے کتنی بڑی مصیبت میں پھنس گئی

تھی۔۔۔

اس نے انتہائی بے دلی سے اس کی کال پک کی تھی۔۔

"کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟"

شامیر نے ہمیشہ کی طرح انتہائی مہذب لہجے میں اسے مخاطب کیا

تھا۔۔۔

"آپ نے اب کال کیوں کی۔۔۔ ہمارے بیچ جو معاہدہ ہوا تھا وہ

پورا ہو چکا ہے۔۔۔"

وہ تین لڑکیاں یہاں بالکل اکیلی تھیں۔۔اسی خاطر انہوں نے اپنی حدود خود مقرر کر رکھی تھیں۔۔جس سے آگے وہ کسی کو نہیں بڑھنے دیتی تھیں۔

"جی جانتا ہوں۔۔۔میں نے تو آپ کو مبارک باد دینے کے لیے فون کیا تھا۔۔۔سنا ہے کہ شہر کی سب سے بڑی کمپنی میں جاب ہوئی ہے آپ کی۔۔۔"

اس کا لہجہ مسکراتا ہوا تھا۔۔

"جی شکریہ۔۔۔اس کے علاوہ کوئی بات کرنی تھی آپ نے۔۔۔؟؟"

اس نے انتہائی تحمل سے پوچھا تھا۔۔۔اسے کسی اور کی دشمنی میں نہیں پڑنا تھا۔۔۔اتنا تو اندازہ ہو چکا تھا کہ ان دو لوگوں میں بہت گہری دشمنی تھی۔۔۔

جانے انجانے یا اپنی مجبوری میں آکر وہ اس دشمنی میں آتو گئی تھی پر زرقان کرمانی کا جو روپ اس نے دیکھا تھا وہ بہت خطرناک تھا۔۔۔اس کے گھر پر گولیوں کی برسات کروا کر اسے مارنے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔

پتا نہیں اسے پہچان کر اس شخص نے اس کے کاغذات جلائے تھے یا پھر واقعی وہ انجانے میں سرزد ہوئی غلطی تھی۔۔

پھر وہ یہ سوچ کر ریلیکس ہو جاتی تھی کہ اگر اس شخص نے اسے پہچان لیا ہوتا تو اب تک وہ زندہ نہ ہوتی۔۔۔ جو انسان اسے مروانے کے لیے پوری فوج بھیج سکتا تھا۔۔ وہ اس کی آفس میں آن کھڑے ہونے پر کیسے چھوڑتا اسے۔۔ بلکہ اس کے تعلیمی ریکارڈ اور شاندار کارکردگی کو دیکھ کر اسے جاب دے دی گئی تھی۔۔

"کہتے ہیں دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے۔۔۔ تو اسی خاطر ہمارے بیچ دوستی کا رشتہ نکلتا ہے۔۔۔"

شاہ میر کی بات پر محمل کا دل چاہا تھا وہ اس انسان کا منہ توڑ دے۔۔۔

جو بات تو بہت اچھے سے کر رہا تھا۔۔۔ مگر اس کی بات میں چھپی بلیک میلنگ محمل کو بہت اچھے سے سمجھ آ رہی تھی۔۔۔ وہ بہت بڑا مافیہ گینگ تھا۔۔۔

مجبوری میں آکر وہ اس کی مدد تو کر بیٹھی تھی۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ فالکن کے خلاف یہ قدم اٹھا کر وہ اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر چکی تھی۔۔

"میرا کوئی دشمن نہیں ہے یہاں پر۔۔۔ میں نے صرف پیسوں کی خاطر آپ کا کام کیا تھا۔۔۔ وہ بھی اس وجہ سے کہ آپ کی بیوی کا معاملہ تھا۔۔۔ ایک لڑکی ہونے کے ناطے مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ اسے زبردستی اپنے شوہر کو چھوڑ کر ایک ایسے انسان کے پاس جانا پڑے۔۔۔ جسے وہ پسند نہیں کرتی۔۔۔"

محمل نے اب کی بار اسے تفصیل سے جواب دیا تھا۔۔جو کے

بدلے دوسری جانب سے زور دار قہقہہ گونجا تھا۔۔۔

"آپ بہت معصوم ہو محمل۔۔۔مجھے اب لگ رہا ہے میں نے

واقعی آپ کو اس کام میں ملوث کر کے آپ کے ساتھ اچھا نہیں

کیا۔۔۔"

یہ افسوس دل سے کیا گیا تھا یا بس دکھاوا تھا۔۔۔محمل سمجھ نہیں

پائی تھی۔۔

"بہت شکریہ آپ کی اس ہمدردی کا۔۔۔ برائے کرم اب آپ مُجھے دوبارہ کال نہ کریں تو بہتر ہو گا آپ کے لیے۔۔۔"

محمل نے کال بند کرنی چاہی تھی۔۔۔ جب اسی لمحے شامیر نے جو بات کہی تھی۔۔۔ محمل چاہ کر بھی فون بند نہیں کر پائی تھی۔۔۔

"میں بس اتنا کہوں گا کہ آپ بالکل ٹھیک ڈائریکشن میں جا رہی ہیں۔۔۔ آپ کو جس کی تلاش ہے وہ وہیں پر مل سکتا ہے آپ کو۔۔۔"

شامیر کی بات پر محمل کچھ لمحوں کے لیے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔ مگر اگلے ہی پل اس نے بہت مشکل سے خود کو اس شاک سے باہر نکالا تھا۔۔۔

"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔۔۔مجھے کسی کی تلاش نہیں ہے۔۔۔ میں یہاں صرف اپنے بہتر فیوچر کے لیے آئی ہوں۔۔۔۔"

محمل نے مضبوط لہجے میں کہتے اس پر اپنی کیفیت ظاہر نہیں ہونے دی تھی۔۔۔

"ہمہ گڈ لک۔۔۔ میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔۔۔ اللہ کرے آپ کا فیوچر بہت روشن ہو۔۔۔ جس میں فالکن نامی درندے کا سایہ بھی نہ ہو۔۔۔ آپ بہت اچھی لڑکی ہے۔۔۔ آپ نے مجھے بہت بڑی تباہی سے بچایا ہے۔۔۔ کبھی خود کو اکیلے مت سمجھئے گا۔۔۔ اگر کبھی بھی کسی بھی مدد کی ضرورت ہو تو مجھے ضرور یاد رکھیئے گا۔۔۔

اپنا خیر خواہ پائیں گی ہمیشہ۔۔۔"

شاہ میر نے اس کو مزید تنگ نہیں کیا تھا۔۔۔وہ بہت اچھی لڑکی لگی تھی اسے۔۔۔ جس نے اس کو بہت بڑی تباہی سے بچایا تھا۔۔۔وہ ساری زندگی کے لیے اس کا احسان مند ہو چکا تھا۔۔۔

جس انسان سے ٹکر لینے کے خوف سے بڑے بڑے ہیکرز اور پاورفل لوگوں نے اس کے آگے انکار کر دیا تھا۔۔۔کوئی بھی فالکن سے دشمنی مول لے کر اپنے ہاتھوں اپنے ڈیتھ سرٹیفکیٹ پر سائن نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ کام اس چھوٹی سی لڑکی نے کر دکھایا تھا۔۔۔جو فالکن کی طاقت سے بھی واقف تھی اور یہ بھی جانتی تھی کہ اسے مار دیا جائے

گا۔۔ مگر وہ پیسے اس وقت اس کے لیے اپنی زندگی سے بھی بڑھ

کر تھے۔۔

اسی وجہ سے وہ اتنا بڑا قدم اٹھا گئی تھی۔۔ اور اب اس انسان کی

آنکھوں سے اتنی خوفزدہ تھی کہ زرا سی آہٹ پر بھی اس کی جان

نکل جاتی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ مقرر ٹائم پر آفس پہنچ چکی تھی۔۔۔ کل بارش میں بھیگنے کی وجہ

سے اسے بہت سخت فلو ہو چکا تھا۔۔۔ اوپر سے بخار نے الگ

حالت خراب کر رکھی تھی۔۔۔

دونوں ہاتھوں پر بینڈیج تھی۔۔ مگر اس کے باوجود وہ وہاں پہنچ چکی تھی۔۔۔اس کو اس کا آفس دکھایا گیا تھا۔۔۔ شیشے کے چھوٹے چھوٹے کیبنز بنائے گئے تھے۔۔۔

سینیئرز کے الگ سے آفسز تھے۔۔۔زرقان کرمانی اور اس کے دونوں بھائیوں کے لیے ایک الگ پورشن مختص تھا۔۔۔جہاں ان کی اجازت کے بغیر کوئی نہیں جا سکتا تھا۔۔۔اس پورشن پر سارے لاکس ان تینوں کے فنگر پرنٹس سے کھلتے تھے۔۔اسی لیے وہاں کسی اور کا جانا توپاسبل ہی نہیں تھا۔۔

"گڈ مارننگ سر۔۔۔۔"

راحم کو آتے دیکھ سب ہی ا اسے مخاطب کر رہے تھے۔۔۔ محمل نگاہیں جھکائے اپنے کیبن میں رکھے دراز میں دیکھتی اسے اگنور کرنا چاہتی تھی۔۔۔ جب اسے دیکھ وہ خود ہی قریب آیا تھا۔۔۔

جس پر ناچار اسے مسکرا کر بلانا پڑا تھا۔۔۔

"ویری گڈ مارننگ مس محمل۔۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟"

انتہائی خوش دلی سے اسے دیکھ کر پوچھا گیا تھا۔۔۔

"آئم آل رائٹ سر۔۔۔۔"

اس نے بھی لبوں پر پروفیشنل مسکراہٹ سجائے جواب دیا تھا۔۔۔راحم کی نظر اس کی چھوٹی سی سرخ ہوتی ناک پر پڑی تھی۔۔۔وہ پہلے سے بھی زیادہ کیوٹ لگ رہی تھی۔۔

"گڈ۔۔۔آپ کے ہاتھ ٹھیک ہیں۔۔۔"

وہ سب کے ساتھ اتنا اچھا تھا یہ انداز خاص اس کے لیے تھا۔۔۔
وہ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔

"جی سر۔۔۔"

اس نے مختصر جواب دیا تھا۔۔۔

"گڈ۔۔۔مس روزی آپ کو کام کے حوالے سے اچھی طرح سے گائیڈ کر دیں گی۔۔۔۔باقی ہم بھی آپ کو ساتھ ساتھ گائیڈ کرتے رہیں گے۔۔۔"

راحم نے اسے اپنی کسی اسسٹنٹ سے متعارف کروایا تھا۔۔۔

اس نے نیوی بلو ڈینم کی سکنی جینز کے اوپر سکائے بلو کلر کا ٹاپ پہن رکھا تھا۔۔۔۔شولڈر کٹ ڈارک براؤن بالوں کو کھلا چھوڑے وہ فل میک اپ اور لبوں پر مسکراہٹ سجائے بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

وہاں تقریباً سبھی لڑکیاں ایسی ہی تھیں۔۔۔ خوش مزاج سی ہنستی مسکراتی۔۔۔

محمل بھی ماڈرن ڈریسنگ کرتی تھی۔۔۔ مگر اس نے کبھی ایسے کپڑے نہیں پہنے تھے کہ جس میں اس کا جسم عیاں ہو۔۔۔

اس نے آج لائٹ پنک کلر کے ٹراؤزر اور شارٹ شرٹ کے اوپر وائٹ کلر کا اوور کوٹ پہن رکھا تھا۔۔ سر پر آج سکارف کی جگہ کریم کلر کی اوونی کیپ پہن رکھی تھی۔۔۔

جس میں سے جھانکتی اس کی سنہری بالوں کی لٹیں اور ٹھوڑی پر جگمگاتا وہ سیاہ تل واضح ہو رہے تھے۔۔

جو راحم کی توجہ بھی کھینچ چکے تھے۔۔وہ اسے روزی کے حوالے کرتا خود اوپر آ گیا تھا۔۔۔جہاں شہیر اس سے بھی پہلے پہنچا ہوا تھا۔۔۔زرقان ابھی تک نہیں آیا تھا۔۔

"وہ لڑکی آ چکی ہے۔۔مجھے لگا تھا کہ جو زرقان نے اس کے ساتھ کیا شاید وہ نہ آئے۔۔۔"

راحم پر سوچ انداز میں بولا تھا۔۔۔

"کونسی لڑکی۔۔؟؟؟"

شہیر کے دماغ سے نکل چکا تھا۔۔۔

"وہی جو آج کل زرقان کرمانی کے دماغ پر چھائی ہوئی ہے۔۔۔

نجانے اس لڑکی کا انجام کیا ہونے والا ہے۔۔۔"

راحم کی بات پر شہیر کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"وہ آگئی آج۔۔۔مجھے بھی لگا تھا نہیں آئے گی۔۔۔"

شہیر نے حیرت کا اظہار کیا تھا۔۔۔

"زرقان نے اس کے پاس نہ آنے کا کوئی آپشن چھوڑ ہی کہاں

تھا۔۔"

راحم کے محفوظ کن انداز پر شہیر بھی مسکرایا تھا۔۔

وہ دونوں اپنے اپنے لیپ ٹاپ پر جھکے ساتھ کام بھی کر رہے

تھے۔۔۔

جب اسی لمحے زرقان کی سیکرٹری کرسٹل اندر داخل ہوئی

تھی۔۔۔ہمیشہ کی طرح شارٹ سکرٹ اور گھنگریالے سیاہ بالوں

کے ساتھ وہ لبوں پر ریڈ لپسٹک سجائے مسکراتی ہوئی ان کے قریب آئی تھی۔۔۔

وہ ویسے بہت نارمل رہتی تھی۔۔۔ لیکن زرقان کرمانی کے سامنے اس کی ہوائیاں اڑی رہتی تھیں۔۔۔

وہ کسی کی زرا سی بھی غلطی برداشت نہیں کرتا۔۔۔۔

"زرقان سر کی ابھی تھوڑی دیر بعد ایمپائر سینٹرل ٹاور میں میٹنگ ہے۔۔۔ انہوں نے آپ دونوں کو اور نیو اپائنٹ مس مخمل کو وہاں آنے کو کہا ہے۔۔۔"

اپنے مخصوص انگلش ایکسنٹ میں بولتی وہ انہیں معلومات دے گئی تھی۔۔۔

زرقان کے دن کی ساری معلومات اسی کے پاس ہوتی تھی۔۔۔ صبح نو بجے سے لے کر رات نو بجے تک۔۔۔

اس کے بعد اس شخص کو خود بھی نہیں پتا ہوتا تھا کہ وہ کہاں پر ہے اور اسے کیا کرنا ہے۔۔۔

کرسٹل کی بات پر ان دونوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ لبوں پر آنے والی مسکراہٹ بے ساختہ تھی۔۔۔

"مجھے ترس آرہا ہے اس لڑکی پر۔۔۔۔"

شہیر نے افسوس میں سر ہلاتے کہا تھا۔۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں باہر کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔۔ کرسٹل نے محمل کو پہلے ہی بتا دیا تھا۔۔۔ وہ بالکل تیار کھڑی تھی۔۔

ہاتھ میں فائل اور موبائل تھامے وہ اپنی کیپ درست کرتی ان کے انتظار میں پارکنگ ایریا میں کھڑی وہ اس وقت ان دونوں کو بہت کیوٹ لگی تھی۔۔۔

اسے باہر انتظار کرنے کو کہا گیا تھا تو وہ باہر جا کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔ جہاں اب ہلکی ہلکی برف باری ہو رہی تھی۔۔

محمل کا آج کا دن بہت سکون سے گزرا تھا۔۔۔ وہ جو اس شخص سے بہت ڈری ہوئی تھی ویسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔

"گڈ ایوننگ سر۔۔۔"

شہیر کو دیکھ کر اس نے دھیرے سے کہا تھا۔۔۔

"گڈ ایوننگ مس محمل۔۔۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟"

شہیر نے اس کا حال پوچھا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ابھی تھوڑی دیر بعد اس لڑکی کا حال برا ہونے والا تھا۔۔

آج کی اس میٹنگ میں شاہ میر خان بھی آنے والا تھا۔۔۔وہ دونوں انڈر ورلڈ کے بہت ہی خطرناک مافیہ مانے جاتے تھے۔۔ جہاں اکثر ان کی جنگ چھڑی ہی رہتی تھی۔۔۔ بزنس ورلڈ میں بھی ان دونوں کا نام تھا۔۔۔ دونوں اپنے کام میں بہت ذہین اور ماہر تھے۔۔۔ دونوں کو کامیابی پسند تھی۔۔۔ اور دونوں کا دل ایک لڑکی پر آیا تھا۔۔

رائنہ جنید پر۔۔۔۔جو پہلے زرقان کرمانی کی گرل فرینڈ کی حیثیت سے ہر طرف جانی جاتی تھی۔۔۔ہر وقت وہ اس کے ساتھ رہتی تھی۔۔۔ان دونوں کا آپس میں ریلیشن کافی گہرا تھا۔۔۔

جو وہاں عام بات مانی جاتی تھی۔۔۔مگر پھر اچانک سے دونوں کے بیچ نجانے ایسا کیا ہوا تھا کہ ان کے بیچ ہونے والی ایک لڑائی کے بعد رائنہ اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔

زرقان کرمانی کبھی کسی کے پیچھے نہیں جاتا تھا۔۔۔وہ اس کے پیچھے بھی نہیں گیا تھا۔۔

کچھ وقت بعد رائنہ کی ایک پارٹی میں شاہ میر خان سے ملاقات ہوئی تھی۔۔۔چند مہینے ریلیشن شپ میں رہنے کے بعد ان دونوں نے شادی کرلی تھی۔۔۔

وہ پہلے ہی ایک دوسرے کے دشمن تھے۔۔۔ مگر جب سے شاہ میر خان نے اسکی گرل فرینڈ سے شادی کی تھی وہ اس کی مزید ہٹ لسٹ پر آگیا تھا۔۔۔زرقان رائنہ کے بعد کبھی کسی لڑکی کے قریب نہیں گیا تھا۔۔

بہت ساری لڑکیاں اس کامیاب ترین بزنس ٹائیکون اور موسٹ وانٹڈ بیچلر کے پاس جانے کی کوشش میں تھیں۔۔ مگر وہ کسی کو

گھاس نہیں ڈالتا تھا۔۔۔اس کی نظریں اب بھی رائنہ جنید پر تھیں۔۔۔

اب اچانک سے اسے وہ لڑکی واپس چاہیے تھی۔۔۔

جو بہت آرام سے اس کے ہاتھ میں آ بھی رہی تھی مگر اس ایک لڑکی کی حرکت نے پھر سے سب خراب کر دیا تھا۔۔

"شاہ میر خان بھی ہے اس میٹنگ میں۔۔وہ بھی رائنہ کے ساتھ۔۔۔۔بہت کمینہ ہے یہ۔۔۔جہاں زرقان ہوتا ہے وہاں اسے بھی لے آتا ہے۔۔۔"

بڑے سے میٹنگ روم میں داخل ہوتے ان کی نظر وہاں صوفے

پر براجمان شاہ میر خان پر پڑی تھی۔۔ جس کے پہلو میں اس کی

بیوی رائنہ بلیک کلر کی سلیولیس میکسی میں ملبوس تھی۔۔۔

اس کے بائیں کندھے پر ایک ٹیٹو بنا ہوا تھا۔۔۔

محمل آج اسے غور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ کافی زیادہ حسین تھی

وہ۔۔۔۔

شاید یہی وجہ تھی کہ زرقان کرمانی اس کو حاصل کرنے کے لیے پاگل ہو رہا تھا۔۔۔اس کے شولڈر کٹ بال ذرا سا چہرا موڑنے پر اس کے کندھوں سے ٹکرا جاتے تھے۔۔۔

نہ صرف وہ حسین تھی بلکہ اس کی ادائیں اس سے بھی کہیں زیادہ قاتلانہ تھیں۔۔۔بہت سارے مردوں کی نگاہوں کا مرکز تھی۔۔وہاں اور بھی بہت ساری عورتیں موجود تھیں۔۔

کسی نے بہت کورڈ ڈریسز پہن رکھے تھے تو کسی نے جدید فیشن کو مد نظر رکھتے ہوئے لباس زیب تن کر رکھا تھا۔۔باہر کی نسبت اندر ماحول بہتر تھا۔۔

ٹھنڈ کا احساس نہ ہونے کے برابر تھا۔۔۔

اسی ٹاور کے ففتھ فلور پر میٹنگ کے بعد ایک پارٹی بھی رکھی گئی تھی۔۔۔ جس کی خبر ابھی تک محمل کو نہیں تھی۔۔۔ وہ یہاں صرف چند گھنٹوں کی میٹنگ کا ہی سوچ کر آئی تھی۔۔

"آپ یہاں پر بیٹھ جائیں۔۔۔"

وہاں سارے صوفے ریزروڈ تھے۔۔۔۔ جس پر وہاں آنے والے لوگوں کے نام لکھے ہوئے تھے۔۔۔

شہیر نے اسے وہاں پیچھے پڑے خالی صوفوں میں سے ایک پر بیٹھنے کو کہا تھا۔۔۔ جس پر وہ سکھ کا سانس لیتی وہاں ایک جانب بیٹھ گئی تھی۔۔۔ وہاں کافی لوگ آ رہے تھے۔۔۔۔

محمل سب کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس کے لیے یوں کسی اتنی بڑی کمپنی کے لیے جاب کرنے کا پہلا تجربہ تھا۔۔۔ وہاں سب بہت کانفیڈنٹ تھے۔۔۔ ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے وہ آنے والوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے زرقان کرمانی اپنی سیکریڑی اور منیجر کے ساتھ وہاں داخل ہوا تھا۔ خان آج بھی سائے کی طرح اس کے ساتھ

تھا۔۔۔سیاہ کپڑوں میں ملبوس اسکے گارڈز وہیں انٹرنس پر ہی رک گئے تھے۔۔۔

سیاہ تھری پیس سوٹ میں اس کی شاندار پرسنالٹی اس پوری محفل پر سحر طاری کر گئی تھی۔۔۔اس کے آتے ہی ایک دم سے وہاں کا ماحول بدل گیا تھا۔۔۔کچھ لوگوں کی خوش گپیاں سنجیدگی میں بدل گئی تھیں۔۔

کچھ بالکل خاموش ہو گئے تھے۔۔۔وہ اندر آتا راستے میں آکر ملنے والے کچھ لوگوں سے ملا تھا۔۔۔

جو اٹھ کر ملنے نہیں آیا تھا ان سب کو نظر انداز کر تا وہ وہاں پڑے اپنے صوفے پر ان بیٹھا تھا۔۔۔ جس پر اس کے نام کی چٹ لگی تھی۔۔۔اس کے ساتھ والے صوفے پر شہیر اور راحم بیٹھے تھے۔۔۔

محمل کی نظروں نے اس کے بیٹھنے تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔ کل سے اب تک وہ اس شخص کو نجانے کتنی گالیوں سے نواز چکی تھی۔۔۔ جس نے اس کے سارے ڈاکومنٹس جلا دیئے تھے۔۔

ابھی اس بارے میں تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا کہ وہ آگے کیا کرے گی۔۔۔ اگر زیادہ دیر تک وہ ایسے ہی بغیر ڈاکومنٹس کے

وہاں رہی تو اسے الیگل سمجھ کر واپس اس کے ملک ڈیپورٹ کر دیا جائے گا۔۔۔

جو وہ ہرگز نہیں چاہتی تھی۔۔۔

"کمینہ غنڈہ بدمعاش کہیں کا۔۔۔میں جانتی ہوں اسے مجھ پر شک ہو گیا ہے۔۔۔اسی خاطر میرے ڈاکومنٹس کے ساتھ یہ سب کیا۔۔۔مجھے کمزور سمجھنے کی غلطی ہرگز مت کرنا۔۔۔میں تمہیں چھوڑو گی نہیں۔۔"

وہ دل ہی دل میں سوچتی اس کو گھور رہی تھی۔۔جب اس نے سیاہ

گلاسز اتارتے گہری بھوری مقناطیسی نگاہوں سے اسے گھورا

تھا۔۔۔وہ جو پہلے سے ہی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایک دم سے گڑبڑا گئی تھی۔۔۔زرقان نے اسے ہاتھ کے

اشارے سے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا تھا۔۔

جسے وہ نظر انداز کرتی ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی۔۔۔

"کیا یہ شخص مجھے اپنے ساتھ بیٹھنے کو کہہ رہا ہے۔۔۔ مگر میں کیوں بیٹھوں۔۔۔ یہاں تو سب کے ساتھ ان کی بیویاں یا گرل فرینڈز بیٹھی ہیں۔۔۔"

اس کو نظر انداز کرتی وہ دل ہی دل میں گھبراہٹ زدہ انداز میں بولی تھی۔۔۔ اس نے نوٹ کیا تھا کہ جب سے زرقان آیا تھا رائنہ کئی بار اسے دیکھ چکی تھی۔

اتنی بار تو اس نے اتنی دیر سے اپنے شوہر کی جانب ہی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

وہاں سب مردوں میں سب سے زیادہ مردانہ وجاہت کا شاہکار اور چارمنگ وہی لگ رہا تھا۔۔۔

"مس محمل سر بلا رہے ہیں آپ کو۔۔۔"

کرسٹل کی آواز پر اس نے برا سا منہ بنایا تھا۔۔۔

کہاں سے یہ شخص اس کے پلے پڑ گیا تھا۔۔۔۔ وہاں سے اٹھتے اس کی غیر ارادی نظر شاہ میر خان کی جانب اٹھی تھی۔۔۔ جو اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں وہ اسے گھور بھی نہیں سکی تھی۔۔

"یس سر۔۔۔"

اس نے قریب آتے پوچھا تھا۔۔

"یہاں بیٹھو۔۔۔"

انتہائی برفیلے تاثرات کے ساتھ اسے اپنے ساتھ صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا گیا تھا۔۔۔

جس پر زبان پر انکار لانے کی کوشش کے باوجود ہار مانتی اس ٹو سیٹر صوفے کے دوسرے کونے سے چپک کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

ان دونوں کے بیچ اچھا خاصہ فاصلہ تھا۔۔۔

وہ جتنا پھیل کر بیٹھا ہوا تھا۔۔ محمل اتنی ہی سکڑی سمٹ کر بیٹھ گئی تھی۔۔

"یہ سب کیا ہے۔۔؟ زرقان کرمانی کا ٹیسٹ اتنا خراب نہیں ہے۔۔۔ کہ تمہارے قریب آنے کی کوشش کرے۔۔ سیدھی ہو کر بیٹھو۔۔۔۔"

اس کی جانب جھکتا وہ شستہ انگش میں بولتا غرایا تھا۔۔ جس پر محمل کی جان نکل گئی تھی۔۔۔

مٹھیاں بھینچتے وہ نارمل ہو کر بیٹھی تھی۔۔ اس شخص نے اس کی انسلٹ کی تھی۔۔ یہاں اگر کوئی اور لڑکی ہوتی تو اس نے بہت ہرٹ ہونا تھا زرقان کرمانی کے منہ سے ایسی بات سن کر۔۔۔

مگر مخمل تو یہ جملہ سن کر کے زرقان کرمانی کو اس جیسی لڑکی میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔ وہ دل ہی دل میں خوش ہوئی تھی۔۔۔

"میرا بھی ٹیسٹ بھی ایسا نہیں ہے۔۔۔۔ کڑوا کریلا۔۔۔"

وہ زیر لب بڑبڑائی تھی۔۔۔

"مجھ سے کچھ کہا۔۔۔"

اس نے صوفے کی پشت پر اپنا بازو پھیلا کر اس کی جانب دیکھتے اپنے ائیبرو اٹھاتے پوچھا تھا۔۔۔ مخمل اپنی جگہ حیرت زدہ سی ہوتی فوراً نفی میں سر ہلا گئی تھی۔۔

وہ بہت زیرک سماعتوں کا مالک تھا۔۔۔ اس کی زرا سی بڑبڑاہٹ بھی سن لی تھی۔۔۔

"نن نو سر۔۔۔۔"

محمل زرا سا آگے کو کھسک گئی تھی۔۔اس کا بازو محمل کو ٹچ نہیں ہوا تھا۔۔۔

پھر بھی وہ احتیاطاً آگے ہو گئی تھی۔۔۔

محمل نے نگاہیں اٹھا کر رائنہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جواب بھی اسی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

محمل نے کن اکھیوں سے زرقان کی جانب دیکھا تھا۔۔ہاتھ میں پکڑا مشروب لبوں سے لگاتا وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"یہ لڑکی کیا چاہتی ہے۔۔اپنے شوہر کے ساتھ مخلص نہیں ہے۔۔۔"

وہ سوچ کر رہ گئی تھی۔۔۔ مگر وہ جو معاشرے میں رہ رہے تھے۔۔۔وہاں ایسی باتیں نہیں دیکھی جاتی تھیں۔۔۔

میٹنگ کا آغاز ہو چکا تھا۔۔۔ سب باری باری اپنے اپنے پراجیکٹ کی ڈیٹیلز دے رہے تھے۔۔ شہیر اور راحم بھی باری باری سٹیج پر گئے تھے۔۔۔

"لیپ ٹاپ ہے تمہارے پاس۔۔"

زر قان نے اس کی جانب جھکتے پوچھا تھا۔۔۔ محمل کو اس کی گرم سانسیں اپنے کان کی لوح پر محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

وہ گھبرا کر پیچھے ہوئی تھی۔۔

"جی سر۔۔۔"

اس نے فوراً اپنا سمارٹ لیپ ٹاپ سامنے کیا تھا۔۔۔

"ہمم گڈ۔۔۔ آن کرو اسے۔۔۔"

اگلا حکم دیا گیا تھا۔۔۔۔ شہیر اور راحم سٹیج سے نیچے اتر آئے تھے۔۔

سب نے ان کے لیے تالیاں بجائی تھیں۔۔۔بہت امپریسو کام تھا ان کا۔۔۔

"ویلڈن بوائز۔۔۔"

ان کے قریب آکر بیٹھنے پر زرقان کرمانی نے اپنے مخصوص سنجیدہ تاثرات کے ساتھ کہا تھا۔۔۔

"آل کریڈٹ گوز ٹو ون اینڈ اونلی زرقان کرمانی۔۔۔"

راحم نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔اس میں زیادہ محنت اسی کی تھی۔۔۔

محمل خاموشی سے ان بھائیوں کی آپسی محبت کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس کی معصوم آنکھوں میں اس وقت کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

مگر دیکھنے کا انداز ایسا تھا جیسے شکاری اپنے شکار کو دیکھتا ہو۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ انتہائی معصومیت سے نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھی۔۔۔

کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ان آنکھوں میں اس وقت کیا ارادہ باندھا گیا تھا۔۔

"اس سکرین کو اپنے کنٹرول میں کرو۔۔۔"

زرقان نے اسے حکم دیا تھا۔۔۔وہ پھر سے اس کی جانب جھکا تھا۔۔

محمل کا دل چاہا تھا الٹے ہاتھ کا تھپڑ دے مارے اسے۔۔۔ مگر ایسا سوچنا بھی گناہ تھا اس وقت۔۔۔

ساتھ بیٹھے شخص نے اگر اسکی سوچ بھی پڑھ لی تو وہ اس چودہ منزلہ عمارت سے اٹھا کر نیچے پھینک دے گا اسے۔۔

"جی سر۔۔؟؟"

اس کے آرڈر پر وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔ سٹیج پر اب شاہ میر جا کر کھڑا ہو چکا تھا۔۔۔

"ہیکر ہو نا۔۔۔ اسی لیے جاب ملی ہے تمہیں۔۔۔ انجوائمنٹ کے لیے نہیں لایا گیا تمہیں۔۔۔ کام کرو اپنا۔۔۔"

اس کی گرم سانسیں اور کلون کی انتہائی منفرد اور دلفریب مہک مخمل کے نتھنوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

پیچھے ہونے کی کوشش میں اس کا کندھا زرقان کے ہاتھ سے ٹچ ہوا تھا۔۔۔اس شخص کو پرواہ بھی نہیں ہوئی تھی۔۔ مگر محمل کو جیسے کرنٹ چھو گیا تھا۔۔

اس کے ہاتھ لیپ ٹاپ پر جلدی جلدی چلنے لگے تھے۔۔وہ اس شخص سے ابھی جان چھڑوانا چاہتی تھی۔۔

"ڈن سر۔۔۔"

چند منٹوں کی محنت کے بعد سکرین اس کی ایکسس میں آچکی تھی۔۔اس کی ہیکنگ سکلز بہت متاثر کن تھیں۔۔

"گڈ۔۔۔اب اس سکرین پر اس یو ایس بی میں موجود تصویریں اور ویڈیوز پلے کرو۔۔"

اپنی پاکٹ سے ایک یو ایس بی نکال کر اس نے محمل کی جانب بڑھا دی تھی۔۔۔ جسے لیکر جیسے ہی اس نے لیپ ٹاپ سے اٹیچ کر کے اس میں موجود پہلا فولڈر اوپن کیا مارے شرم کے اس کے چہرے کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔

زرقان جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کی سرخ پڑتی رنگت دیکھ ایک پل کے لیے حیران ہوا تھا۔۔۔

یہاں لڑکیوں میں ایسی شرم وحیا دیکھنے کو نہیں ملتی تھی۔۔۔

"پلے کرو اسے۔۔"

زرقان نے پھر سے آگے کو جھکتے اسے حکم دیا تھا۔۔

"مگر سر یہ۔۔۔۔"

محمل ایسا کرنے سے انکاری ہوئی تھی۔۔

یہ تصویریں اور ویڈیوز شاہ میر خان کی کسی دوسری لڑکی کے ساتھ انتہائی پرائیویسی میں لی گئیں محمل کی نظر میں واحیات تصویریں تھیں۔۔۔

اس وقت وہاں بہت سارے لوگ بیٹھے تھے۔۔۔شاہ میر خان بہت کانفیڈنس کے ساتھ بول رہا تھا۔۔۔

محمل ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"سنائی نہیں دے رہی میری بات۔۔۔"

محمل کی کیپ پر ہاتھ رکھتا وہ اس کا چہرا اپنی جانب کر گیا تھا۔۔۔اس کے ایک دم سے اتنے قریب آجانے پر محمل بری طرح سے گھبرا گئی تھی۔۔

رائنہ کی نظریں انہیں کی جانب تھیں۔۔۔اور بھی کافی لوگ ان کی جانب متوجہ تھے۔۔

زرقان کرمانی نے گہری بھوری مقناطیسی آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑھی تھیں۔۔۔

اس لڑکی کی مہک آج بھی اتنی ہی دلفریب اور منفرد تھی۔۔۔

زرقان کرمانی نے اسے محسوس کیا تھا۔۔۔ان کے درمیان فاصلہ ہونے کے باوجود اس شخص کا یوں آنکھیں بند کر کے گہرا سانس لینا محمل کی جان نکال گیا تھا۔۔۔

"تمہارا کوئی شناسا تو نہیں ہے جو اس کے بدنام ہونے کے ڈر سے

پریشان ہو رہی ہو۔۔۔؟"

اس کا انداز انتہائی سفاکانہ تھا۔۔۔ مخمل کو اس کی جلتی سانسیں

اپنے بہت قریب محسوس ہوئی تھیں۔۔

مخمل نے اسی وقت بٹن دبا دیا تھا۔۔۔ جس کے ساتھ ہی زرقان

کی گرفت اس کے سر سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

"گڈ گرل۔۔۔"

اس کی بھوری آنکھوں کی چمک بڑھ گئی تھی۔۔۔ مخمل کا دل چاہا تھا اپنے ناخن اس کی آنکھوں میں مار دے۔۔۔

"کمینہ۔۔۔ اپنی لمٹس کا بھی نہیں پاتا۔۔۔"

وہ دل میں اسے گالیوں سے نواز گئی تھی۔۔۔ ابھی بھی اسے اپنے چہرے پر جلن سی محسوس ہو رہی تھی۔۔

وہاں لوگوں کا ہاتھ پکڑنا گلے لگنا یا چہرے پر پیار کرنا عام بات تھی۔۔ مگر مخمل کے لیے ہرگز نہیں۔۔۔

"راحم کرمانی اور شہیر کرمانی کے حوالے سے ایک ایک ڈیٹیل ڈھونڈو۔۔۔"

اس نے زرقان سے نظریں بچا کر اجالا کو میسج بھیجا تھا۔۔

شاہ میر خان نے سب کے چہروں کے بدلتے تاثرات اور قہقہوں کی آواز پر جیسے ہی پلٹ کر سکرین کی جانب دیکھا اس کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی تھی۔۔

یہ اس کی ویڈیوز تھیں۔۔۔جو دو ہفتے پہلے اس نے ایک پارٹی میں ڈرنک ہو کر بہت بڑی غلطی سرزد کر دی تھی۔۔۔اسے لگا تھا یہ

بات دب جائے گی۔ مگر اس کے دشمن کو اس کی ایک ایک حرکت پر نظر رہتی تھی۔۔۔

"لگتا ہے شاہ میر خان نے بہت محنت سے یہ پریزنٹیشن بنائی ہے۔۔۔"

شہیر نے ہنستے ہوئے اس پر جملہ کسا تھا۔۔۔

"شیم آن یو شاہ میر خان۔۔۔۔ اپنی بیوی پر چیٹ کرتے ہوئے شرم آنی چاہیے تمہیں۔۔۔"

مسز دیپا مہتا نے سب کے سامنے اسے لتاڑا تھا۔۔۔شاہ میر نے پریشانی بھری نگاہوں سے رائنہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس کے تاثرات بگڑے ہوئے تھے۔۔۔وہ وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔

مخمل نے نگاہیں موڑ کر زرقان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس کے چہرے پر اب بھی ویسی ہی سنجیدگی تھی۔۔۔

عجیب انسان تھا وہ۔۔۔۔

مخمل نے سکرین کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔لیپ ٹاپ کی سکرین بھی وہ ڈاؤن کر چکی تھی۔۔۔

زرقان نے نظریں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ محمل اس کے یوں دیکھنے پر گھبرا سی گئی تھی۔۔۔

"یہ لڑکی میری تھی۔۔۔ اسے مجھ سے دور کر کے اپنا بنایا ہے اس نے۔۔۔ جوئے میں جیتنے والا تھا اسے۔۔۔ مگر ایک لڑکی نے آکر ہرا دیا تھا۔۔۔ وہ بھی تمہاری طرح بہت اچھی ہیکر تھی۔۔۔"

زرقان کرمانی نے اپنی بات مکمل کرتے گلاس لبوں سے لگایا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی بات پر محمل کی رنگت بدلی تھی۔۔۔وہ یہ بات اسے کیوں بتا رہا تھا۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔اس لڑکی کو مجھے ہرا کر کیا ملے گا۔۔۔مجھ سے دشمنی کیوں مول لی اس نے۔۔۔"

وہ ایک ہی سانس میں پورا گلاس اپنے اندر اتار گیا تھا۔۔

"کیا پتا اس لڑکی کی مجبوری ہو کوئی۔۔۔؟؟"

محمل نے خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیرتے کہا تھا۔۔

"اس کی مجبوریاں اب اس کی سزا بن جائیں گی۔۔ ساری زندگی وہ پچھتائے گی۔۔ اس کی یہ غلطی اس کی زندگی کو عذاب بنا دے گی۔۔۔"

اس کی بات پر محمل نے کانپتے ہاتھوں سے چہرے پر آئی بالوں کی لٹ کو پیچھے کیا تھا۔۔۔ زرقان کرمانی کی نظریں اس کی مخروطی انگلیوں سے الجھی تھیں۔۔

اسے وہ لڑکی یاد آئی تھی۔۔۔ اس کے ہاتھ بھی ایسے ہی تھے۔۔۔

"تم پہنچا سکتی ہو مجھے اس لڑکی تک۔۔۔"

زر قان اچانک سے اس کے قریب جھکتے سر گوشی بھرے انداز میں بولا تھا۔۔۔ محمل کی جان ہوا ہوئی تھی۔۔۔اس کو وہاں آکسیجن کم ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔

یہ کوئی عام انسان نہیں تھا۔۔۔اس کی سفاکیت کی وجہ سے اسے فالکن کہا جاتا تھا۔۔۔

جس کی ایک جھلک وہ اس رات دیکھ چکی تھی۔۔۔ کتنی بے رحمی سے اس کے گھر پر گولیاں برسائی گئی تھیں۔۔ان تینوں میں سے کسی کو بھی لگ سکتی تھیں۔

"نن نہیں۔۔۔ میں کسی ایسی لڑکی کو نہیں جانتی۔۔۔"

محمل نے ابھی بھی اپنا اعتماد بحال رکھا تھا۔۔

اس شخص کے انداز میں اس وقت اسی بے انتہا سفاکی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ وہ اگر اس کے حوالے سے مشکوک ہو چکا تھا تو ان ڈائریکٹ بات کیوں کر رہا تھا۔۔

اسے اندازہ ہی نہیں ہوا تھا کہ ان دونوں کے درمیان بہت کم فاصلہ بچ گیا تھا۔۔

"ہائے زرقان۔۔۔کیسے ہو؟؟نیو گرل فرینڈ کیا مل گئی ہمیں تو لفٹ ہی نہیں کروا رہے۔۔۔"

کسی لیڈی کے قریب آکر پکارنے پر زرقان اس جانب متوجہ ہوا تھا۔۔ محمل تیزی سے صوفے سے اٹھ گئی تھی۔۔۔ مگر وہیں اس عورت کے الفاظ پر اس کے چہرے کی رنگت متغیر ہوئی تھی۔۔۔ غصے سے اس نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔

"مسسز مہتا ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔یہ میری گرل فرینڈ بالکل نہیں ہے۔۔نہ میرے ٹائپ کی ہے۔۔۔یہ بس ایک معمولی سی ایمپلائے ہیں۔۔۔"

اس شخص کے لہجے میں حقارت تھی۔۔۔اس کی ناگواری بتا رہی تھی کہ اسے یہ سننا برا لگا تھا۔۔۔

"لعنت بھیجتی ہوں میں تم پر۔۔۔مر کر بھی نہ بنوں تمہاری گرل فرینڈ۔۔۔کمینہ غنڈہ جلاد کہیں کا۔۔گرل فرینڈ بننے سے لاکھ درجے بہتر ہے تمہاری معمولی ایمپلائے بننا۔۔۔"

وہ وہاں مجبوراً کھڑی دل ہی دل میں بول رہی تھی۔۔۔

جبکہ لبوں پر مصنوعی مسکان سجی ہوئی تھی۔۔۔ جس اس کی جاب کی ضرورت تھی۔۔۔

جب اسی لمحے اس کا فون بجا تھا۔۔۔

"محمل تم کہاں ہو۔۔۔؟؟"

آرزو کی پریشان آواز سپیکر سے ابھر تھی۔۔۔۔

"جاب پر۔۔۔ کیوں کیا ہوا۔۔؟"

اس نے سائیڈ پر آتے پوچھا تھا۔۔۔

"ہم جاب سے گھر آئے تو سب کچھ بکھرا ہوا تھا۔۔۔ تمہارا آئی ڈی کارڈ، تمہارے سارے ڈاکومنٹس کی فوٹو کاپیاں اور باقی ضروری کاغذات نہیں پڑے گا۔۔۔ سب کچھ الٹ پلٹ ہوا پڑا ہے۔۔۔ زرقان کرمانی کے بندے ہی آئے ہونگے یہاں۔۔

جیسے بربادی کی گئی ہے اس سے یہی لگ رہا ہے۔۔۔ یہ شخص اب ہماری جان نہیں چھوڑے گا۔۔"

وہ کافی زیادہ پریشان لگ رہی تھی۔۔ محمل نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو راحم اور شہیر کے ساتھ کھڑا کوئی بات کر رہا تھا۔۔ مگر اس کی نظریں محمل پر ہی تھیں۔۔۔

"ہماری دوسری انفارمیشن بھی چلی گئی کیا۔۔؟؟"

کانپتی ہوئی آواز میں پوچھا تھا محمل نے۔۔

"نہیں۔۔۔وہ محفوظ ہے۔۔اس تک نہیں پہنچ سکتا یہ۔۔۔"

آرزو کی بات پر محمل نے گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔

"مس محمل سر بلا رہے ہیں آپ کو۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ مزید بات کرتی جب کرسٹل ٹک ٹک کرتی اس کے پاس آئی تھی۔۔۔ محمل لب بھینچ گئی تھی۔۔

فون بند کرتے وہ جیسے ہی اس کی جانب بڑھنے لگی تھی۔۔۔

کرسٹل نے جان بوجھ کر اس کے راستے میں پیر رکھ دیا تھا۔۔۔

محمل جو اپنی پریشانی میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔ دھیان نہیں دے پائی تھی۔۔

وہ لہرا کر فرش پر گری تھی۔۔۔ اس کا ہاتھ ساتھ ٹیبل پر پڑے کانچ کے گلاس پر لگا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ ایک ساتھ نیچے

گرتے اس کے ہاتھ اور بازوؤں کو بہت بری طرح سے زخمی کر گئے تھے۔۔۔

اس کے بازو پر پہلے بھی کٹ تھا۔۔

"آہ۔۔۔ماما۔۔۔"

اس کے لبوں سے درد بھری کراہ نکلی تھی۔۔۔

وہاں سب لوگ کھڑے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔اس کے سر سے اونی ٹوپی اتر گئی تھی۔۔۔۔جو کی وجہ سے جوڑے میں مقید

اس کے گولڈن براؤن سلکی بال سب کی نظروں میں آئے

تھے۔۔

بہت ساری نظریں ان کی دلکشی میں الجھ کر رہ گئی تھیں۔۔۔

"زمین پر رینگنے والے یہ کیڑوں سے بھی زیادہ بدتر لوگ زر قان

کرمانی کے ساتھ دشمنی مول لیں گے۔۔۔"

اس کی نظریں اس لڑکی کے خون آلود زخمی ہاتھ پر تھیں۔۔۔

یہی ہاتھ تھے جو اس کے خلاف اٹھے تھے۔۔۔اب یہی ہاتھ ہر

روز ایسی اذیت سہنے والے تھے۔۔۔

"محمل آر یو او کے۔۔۔۔"

شاہ میر خان یہ منظر دیکھتا تیزی سے اس کے قریب آتا اس کی جانب مدد کا ہاتھ بڑھا گیا تھا۔۔۔

زرقان کرمانی کو یہ منظر آگ لگا گیا تھا۔۔۔۔ اگر یہ لڑکی اپنا ہاتھ دے دیتی تو اس کی خیر نہیں تھی۔۔

محمل نے نگاہیں اٹھا کر زرقان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تھینکس۔۔۔۔"

شاہ میر کا سہارا قبول کرتے اس کے ہاتھ کی مدد سے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"یہ مجھ سے نہیں بچے گی اب۔۔۔ یہ جان بوجھ کر ایسا کر رہی ہے۔۔۔ یہ جان بوجھ کر مجھ سے دشمنی مول لے رہی ہے۔۔۔ یہ اتنی معصوم ہرگز نہیں ہے جتنا نظر آتی ہے۔۔۔"

زرقان کرمانی کی آنکھوں سے اس وقت شعلے نکل رہے تھے۔۔

اس کے اس طرح سے بھڑکنے پر وہ دونوں اسے دیکھ کر رہ گئے تھے۔۔۔ یہ بہت عام بات تھی اسے ہاتھ دے کر اٹھانا۔۔۔

"تم کچھ زیادہ نہیں سوچ رہے اس کے بارے میں۔۔۔ آج سے پہلے تم نے اتنی غور و فکر اپنے کسی دشمن پر نہیں کی۔۔۔ بلا وجہ الجھنے والوں کو تم سانس لینے کا دوسرا موقع نہیں دیتے۔۔۔

خود کو کیوں جلا رہے ہو۔۔۔ ایک بار میں ہی مار دو اسے۔۔۔"

راحم اس کا یہ انداز پہلی بار دیکھ رہا تھا۔۔

"موت تو میرے ہاتھوں ہی آئے گی اس کی۔۔۔ مگر اتنی آسان موت نہیں۔۔۔ یہ کوئی عام لڑکی ہرگز نہیں ہے۔۔۔ اگر عام ہوتی تو اب تک میرے قدموں میں گر چکی ہوتی۔۔۔"

زر قان کی بات پر وہ دونوں بھی الرٹ ہوئے تھے۔۔

وہ شخص ہمیشہ بہت گہرائی میں سوچتا تھا۔۔۔ ایسے ہی اتنے سارے دشمنوں میں یوں سرعام دندناتا نہیں پھر رہا تھا۔۔۔ اس کی ہر طرف نظر رہتی تھی۔۔۔ مگر وہ اس لڑکی کے بارے میں ابھی تک کچھ بھی نہیں جان پایا تھا۔۔۔ جو بات اسے غصہ دلا رہی تھی۔۔

"آؤ میں بینڈیج کروا دیتا ہوں۔۔۔"

شاہ میر نے اسے آفر کی تھی۔۔۔ محمل بے وقوف نہیں تھی سمجھ نہ پاتی کہ وہ زر قان کرمانی کو جلانے کی خاطر اس سے یہ ہمدردی دکھا رہا تھا۔۔۔

یہ لوگ انتہائی ڈھیٹ اور بے شرم تھے۔۔۔ اگر وہ عزت والا ہوتا تو ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کی جو بے عزتی ہوئی تھی۔۔۔ اپنی بیوی کو لے کر وہاں سے جا چکا ہوتا۔۔۔

"شکریہ۔۔۔ میں کر لوں گی۔۔۔"

محمل کو ہاتھ میں بہت زیادہ تکلیف ہو رہی تھی۔۔ کانچ کے کچھ ٹکڑے اسے اپنے ہاتھ میں چبھتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔

مگر وہ کسی کی فیور نہیں لے سکتی تھی۔۔۔ درد کے مارے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر گالوں پر پھسل گئے تھے۔۔

جس کی خبر نہیں ہوئی تھی اسے۔۔۔ وہ زندگی میں اس سے بھی کہیں زیادہ تکلیفیں برداشت کر چکی تھی۔

زرقان کے قریب آتے وہ اپنا ہاتھ پیچھے کر گئی تھی۔۔۔

"اس شخص کو جانتی ہیں آپ مس محمل۔۔۔"

اس کی ٹھوڑی پر اٹکے آنسوؤں کو دیکھتے اس نے پوچھا تھا۔۔۔

راحم اور شہیر اسے دیکھ کر رہ گئے تھے۔۔وہ لڑکی انہیں اب بھی معصوم لگی تھی۔

اسے دیکھ کر زرقان کی باتوں پر یقین کرنے کو دل نہیں چاہ رہا تھا انہیں۔۔

"نن نو سر۔۔۔۔"

زرقان کرمانی کے سرد ترین لہجے پر اس نے فوراًا انکار کیا تھا۔۔۔
وہ پھر سے جھوٹ بول گئی تھی۔۔۔

زرقان کرمانی اس کے چہرے سے پڑھ گیا تھا۔۔اس شخص کی کھوجتی نگاہیں اسے پزل کر رہی تھیں۔۔۔

"پھر اس کا مطلب آپ کسی کا بھی بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیتی ہیں۔۔۔"

زرقان برف جیسے سرد لہجے پر مخمل کو اب گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔وہ جانتی تھی کرسٹل نے جان بوجھ کر اس کے آگے پیر رکھا تھا۔۔۔

یہ شخص اسے ایسے ہی منہ کے بل گرانا چاہتا تھا۔۔۔

"آپ کے ہاتھ سے خون نکل رہا ہے مس محمل۔۔۔ آپ کو بینڈیج کروا لینی چاہیے۔۔"

اس کی جانب دیکھتے راحم نے آہستہ سے کہا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں زرقان نے اسے ایسی سخت ترین نگاہوں سے دیکھا تھا کہ راحم ہاتھ اٹھا گیا تھا۔۔

"اوکے سوری۔۔۔ یار ہے تو لڑکی ہی نا۔۔۔"

راحم نے دھیرے سے زرقان کو کہا تھا۔۔۔۔

"وہ تمہاری لڑکی آرہی ہے۔۔۔اگر اس پر دھیان دو تو زیادہ اچھا ہو گا۔۔"

پارٹی شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔سب نیچے کی جانب جا رہے تھے۔۔

راحم کی گرل فرینڈ اس کے قریب آئی تھی۔۔۔وہ پہلے زرقان سے ملی تھی۔۔۔

گال سے گال ٹچ ہوا تھا۔۔۔اس نے زرقان کے سینے کو چھوا تھا اور زرقان کا ہاتھ اس کی کمر تک گیا تھا۔۔۔ محمل ان مغربی تہذیب کے دلدادہ لوگوں کی یہ بے حیائی دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔

ان میں عورتوں مردوں کا فرق ختم ہو چکا تھا۔۔۔راحم کی گرل فرینڈ ایک مسلم لڑکی تھی۔۔۔جس کا نام زوحا تھا۔۔۔

اسکی ڈریسنگ دیکھ کر کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ وہ ایک مسلم لڑکی تھی۔۔۔زرقان کے ساتھ تو وہ پھر ٹھیک ملی تھی۔۔۔راحم کی بانہوں میں قید ہوتے اس نے سب کے سامنے جو حرکت کی تھی۔۔

"استغفراللہ۔"

محمل کانوں تک سرخ ہوتی اپنا چہرہ نیچے کو جھکا گئی تھی۔۔۔یہاں رہتے ہوئے بھی اس نے اپنی آنکھوں کے سامنے اتنے قریب سے یہ منظر پہلی بار دیکھا تھا۔

زرقان کرمانی اس کے بالکل سامنے کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

اس لڑکی کو دیکھ کر کہیں سے نہیں لگتا تھا کہ وہ یہاں کی پیداوار تھی۔۔۔زرقان کرمانی اس کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا۔۔۔راحم اور اس کی گرل فرینڈ آپس میں ہی مصروف تھے۔۔

"سر ہم نیچے جائیں۔۔"

محمل نے ناگواری اور خفت چھپاتے اس سے کہا تھا۔۔۔

جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتا اس کے ساتھ باہر نکل گیا تھا۔۔

لفٹ میں داخل ہوتے بھی محمل نے اس سے ایک مناسب فاصلہ قائم رکھا تھا۔۔۔ لیکن جیسے ہی لفٹ بند ہونے لگی اسی وقت باہر سے کسی نے آ کر لفٹ روک دی تھی۔۔۔

سب سے پہلے اندر داخل ہونے والا شخص شاہ میر خان تھا۔۔۔

اور اس کے ہاتھ نے انتہائی مضبوطی کے ساتھ رائنہ کا ہاتھ اپنی گرفت میں لے رکھا تھا۔۔۔

محمل نے گھبرا کر زر قان کی جانب دیکھا تھا۔۔

جو اس پل لبوں میں سیگریٹ دبائے اسے جلا چکا تھا۔۔۔

"تم نے آج جو حرکت کی ہے۔۔۔اس کا بدلہ ضرور ملے گا تمہیں۔۔۔"

شاہ میر نے اسے خود سے مخاطب کیا تھا۔۔

محمل بس خاموش کھڑی اس کے تاثرات پر غور کر رہی تھی۔۔

اس نے نوٹ کیا تھا کہ شاہ میر کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں عجیب سی سرد مہری اور نفرت آن ٹھہرتی تھی۔۔

شاید اس لیے کی اس کی گرل فرینڈ اب اس شخص کے پاس تھی۔۔

مخمل بس سوچ کر رہ گئی تھی۔۔

"تم میں پھر بھی غیرت نہیں جاگی۔۔۔بیوی کے ہوتے ہوئے باہر منہ مار رہے ہو۔۔ .خ

زرقان کرمانی کی بات پر رائنہ نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"اگر مجھے اعتراض نہیں ہے تو میرا نہیں خیال کسی اور کو اعتراض کرنے کا حق بنتا ہے۔۔"

رائنہ شاہ میر کے آگے کھڑی ہوتی زرقان کرمانی کے بالکل سامنے آگئی تھی۔۔

محمل کی نظر اسی لمحے اس کے ٹیٹو پر پڑی تھی تو اس کی نظریں ناقابل یقین حد تک کھل گئی تھیں۔۔۔اس ٹیٹو میں فالکن لکھا ہوا تھا۔۔۔

فالکن کون تھا وہ بہت اچھے سے جانتی تھی۔۔۔

اس لڑکی نے ابھی ابھی زرقان کرمانی کا ٹیٹو بنوا رکھا تھا۔۔ محمل کو وہ انتہائی بری لگی تھی۔۔۔

"ہممہ۔۔۔ تمہیں اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔ کیونکہ تم جیسا چاہتی ہو وہ ویسا ہی کر رہا ہے۔۔۔ جب گھر انسان کو کھانے کو نہ ملے تو وہ ایسے ہی باہر منہ مارتا ہے۔۔۔"

زرقان کرمانی نے اس کی جانب جھکتے اس کے منہ پر دھواں چھوڑا تھا۔۔۔

جبکہ اس شخص کے الفاظ پر جہاں وہ دونوں اپنی جگہ ہک دک رہ گئے تھے۔۔وہیں مخمل کے کانوں سے دھویں نکلنے لگے تھے۔۔یہ تینوں بھائی اس کی سوچ سے زیادہ بے شرم تھے۔

خود کو نجانے کونسی الوہی مخلوق سمجھتے تھے۔۔

"خوش فہمیوں میں جینا چھوڑ دو اب زرقان کرمانی۔۔۔جو تمہیں لگ رہا ہے ویسا کچھ نہیں ہے۔۔۔"

زرقان کا طنزیہ لہجہ شاہ میر خان کی مردانگی اور غیرت پر گہرا وار کر گیا تھا۔۔اسی لمحے اس نے رائنہ کو کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کیا تھا اور اس کے چہرے پر جھک گیا تھا۔۔

"اللہ معاف کرے یہ کیسے لوگ ہیں۔؟"

محمل اپنا رخ موڑ گئی تھی۔۔اسے زرقان کرمانی کا قہقہہ سنائی دیا تھا۔۔۔

"تمہیں یہ سب کرنے کی اجازت صرف میرے سامنے ہی ملتی ہے۔اٹس او کے انجوائے اٹ۔۔۔"

زر قان لفٹ کا بٹن پہلے ہی پریس کے چکا تھا۔۔۔جو تب تک کھل چکی تھی۔۔۔

وہ ان دونوں پر گہرا طنز کرتا باہر نکل گیا تھا۔۔۔ مخمل بھی تیز قدموں سے اس کے پیچھے نکلی تھی۔۔۔جب زر قان نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"تمہیں کیا ہوا ہے۔۔؟"

اس کے خطرناک حد تک سرخ پڑتے کو دیکھ سمجھ تو گیا تھا۔۔۔ مگر پھر بھی سوال کر گیا تھا۔۔

"یہاں لوگوں میں شرم وحیا ہی ختم ہو چکی ہے۔۔۔"

محمل اپنے تاثرات کو بحال کرتی اس کے چوڑے شانوں کو گھور گئی تھی۔۔۔

وہ جس لڑکی کو حاصل کرنا چاہتا تھا۔۔ اسے یوں دیکھ کر اسے ڈسٹرب ہونا چاہیے تھا۔۔

اس کی آنکھیں وحشت ٹپکا رہی تھیں۔۔۔ مگر لہجے اور انداز سے وہ بالکل نارمل تھا۔۔۔

"اور باقی سب کے شرم و حیا تمہارے اندر بھر دی گئی ہے۔۔۔یا پھر یہ بھی صرف ایک فریب ہے۔۔"

پلٹ کر اسے جواب دیتا وہ اس کے سرخ چہرے کو گھور گیا تھا۔۔

اس کے اس طرح سے دیکھنے پر محمل گھبرا سی گئی تھی۔۔۔اس کی بھوری آنکھوں میں عجیب سی کشش تھی۔۔۔جو انسان کو مسمرائز کر دیتی تھی۔۔

اسی لیے شاید لڑکیاں اس کی خوبصورتی میں کھینچی چلی جاتی تھیں۔۔

مگر محمل کے نزدیک ظاہری خوبصورتی سے زیادہ اندرونی خوبصورتی میٹر کرتی تھی۔۔۔

"میں چلی جاؤں سر۔۔۔؟؟ میرے آف کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔"

پارٹی کا آغاز ہو چکا تھا۔۔۔۔ جیسے ہی وہ لوگ ہال میں داخل ہونے لگے تھے۔۔ محمل نے اسے پکارا تھا۔۔

اندر اتنا لاؤڈ میوزک لگا ہوا تھا۔۔۔ جس کی آواز باہر آرہی تھی۔۔۔

محمل ان بے شرم اور بے حیالوگوں کے بیچ نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔

"یہ تمہاری جاب کا حصہ ہے۔۔"

وہ پلٹ کر اس کی جانب دیکھتے بولا تھا۔۔۔اس کا ہاتھ ابھی بھی ویسے ہی زخمی تھا۔۔۔جسے اس نے کور کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔کیونکہ اس میں ابھی بھی کانچ کے ٹکڑے تھے۔۔

جس کی تکلیف اب اس کے چہرے سے واضح ہونے لگی تھی۔۔۔

ان جھیل سی گہری آنکھوں میں درد ہلکورے لے رہا تھا۔۔

درد میں ڈوبتی ان شربتی آنکھوں کی دلکشی دیکھنے لائق تھی۔۔۔

اس لڑکی نے اپنے اندر بے پناہ حسن چھپا رکھا تھا۔۔۔

مگر مقابل کو اس وقت اس سب میں قطعاً کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔۔وہ بس یہ چاہتا تھا کہ یہ لڑکی اپنے لبوں سے اپنا جرم قبول کر لے۔۔۔

یہ شخص جتنا ہو سکتا تھا اسے ٹارچر کر رہا تھا۔۔۔

وہ سہہ رہی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس نے پیسوں کی خاطر غلطی کی تھی۔۔ لیکن اسے اپنی غلطی پر بالکل بھی پچھتاوا نہیں تھا۔۔

"میں جانتی ہوں۔۔۔ مگر سر میں کمفرٹیبل نہیں ہوں۔۔۔ اندر جانے کے لیے۔۔۔"

اندر جو طوفانِ بے حیائی نظر آرہا تھا۔۔۔ محمل کے چہرے کی ہوائیاں اڑنے لگی تھیں۔۔

"اوکے جاسکتی ہو تم۔۔۔ مگر اپنا ریزائن دے کر۔۔۔۔"

اسے وارننگ دیتا وہ اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ محمل نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔اس

دل ہی دل میں اسے گالیوں سے نوازتی وہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔

آج کا پراجیکٹ زرقان کرمانی کی کمپنی کو مل چکا تھا۔۔ شہیر اور راحم بہت خوش تھے۔۔ مگر زرقان کرمانی کے چہرے پر کسی بھی طرح کی خوشی کے ہوئی تاثرات نہیں تھے۔۔

وہاں لائٹنگ مدھم تھی۔۔۔ بار جیسا ماحول بنایا گیا تھا۔۔۔

میوزک اتنا اونچا تھا کہ اس کے کان درد کرنے لگے تھے۔۔۔وہ ایک کونے میں کھڑی بس یہی دعا کر رہی تھی کہ یہ پارٹی جلدی ختم ہو جائے۔۔۔

جب رائنہ ہاتھ میں ڈرنک اٹھائے اس کے قریب آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔وہاں سب لوگ ہی شراب پی رہے تھے۔۔۔اور وہ ایسی جگہ پر کھڑے ہونے پر اپنے رب سے معافیاں مانگ رہی تھی۔۔

وہ جو مجبوری کے تحت یہاں پر تھی۔۔۔اس کا رب جانتا تھا۔۔۔اور کوئی آپشن نہیں تھا اس کے پاس۔۔۔

"کیا چل رہا ہے تمہارا زرقان کرمانی کے ساتھ۔۔"

رائنہ کی بات پر محمل نے حیرت بھرے انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"وہ باس ہیں میرے میم۔۔۔"

محمل تپ کر بولی تھی۔۔۔ شور کی وجہ سے رائنہ اس کے بہت قریب ہو کر بات کر رہی تھی۔۔

اس کے منہ سے آتی شراب کی بو پر محمل اپنا چہرا دوسری جانب موڑ گئی تھی۔۔

"جانتی ہوں باس ہے۔۔ پر وہ ایسے لڑکیوں کے قریب نہیں جاتا۔۔۔ تمہارے قریب کیوں ہو رہا ہے۔۔ کہیں کوئی ڈیل تو نہیں کرلی تم نے اپنی۔۔۔ حسن تو کافی چھپا رکھا ہے تم نے۔۔"

رائنہ کے انداز میں اس کی جلن واضح تھی۔۔

جبکہ اس کے الفاظ پر محمل کا دل چاہا تھا منہ توڑ دے اس کا۔۔۔

"آپ تو چھوڑ چکی ہیں نازر قان کرمانی کو۔۔۔ پھر وہ جس کے ساتھ بھی رہیں۔۔۔"

محمل کو یہاں ہر انسان سے نفرت ہو رہی تھی۔۔۔ ہر کوئی دھوکے باز اور منافق تھا۔۔

"تو میرا شک ٹھیک نکلا۔۔۔ تمہاری بھی نظر ہے زرقان کرمانی پر۔۔۔ اسی خاطر تم نے اسے جوئے میں ہروایا۔۔"

رائنہ کی بات پر محمل کے چہرے پر گھبراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔ کیونکہ زرقان وہیں آرہا تھا۔۔

"آپ کیا بات کر رہی ہیں۔۔۔ میں سمجھی نہیں۔۔۔"

اس کے ساتھ کھڑے ہو کر رائنہ دو گلاس شراب کے پی چکی تھی۔۔۔ اور اس وقت وہ نشے میں اس کے سامنے یہ ساری باتیں کر رہی تھی جو اس کے دل میں چل رہی تھیں۔۔

محمل کو یہ لڑکی سب سے بڑی ولن لگی تھی۔۔۔ جو اپنی وجہ سے دو مردوں کو لڑوا رہی تھی۔۔

"زرقان۔۔۔۔"

رائنہ نے زرقان کو قریب آتے دیکھ اس کی جانب قدم بڑھائے تھے اور اس کے سینے پر سر رکھ دیا تھا۔۔

محمل نے حیرت زدہ سا ہو کر یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔اس نے نگاہیں موڑ کر شاہ میر کو ڈھونڈں ناچاہا تھا۔۔۔ مگر وہ وہاں اسے کہیں نظر نہیں آیا تھا۔۔

"اپنی حد میں رہو۔۔۔"

زرقان کرمانی نے اسے بازو سے پکڑ کر خود سے دور دھکیل دیا تھا۔۔۔رائنہ پیچھے پڑے صوفے پر جا گری تھی۔۔۔ محمل کو لگا تھا شاید وہ اسے اپنے قریب کرے گا۔۔۔ مگر ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔۔

اس شخص کے چہرے پر اس وقت قہر آلود تاثرات تھے۔۔

وہاں سب لوگ ڈرنک کر کے کھڑے تھے۔۔ سوائے اس شخص کے۔۔۔

محمل کو تھوڑا حوصلہ ملا تھا۔۔۔

"چلو میرے ساتھ۔۔"

اس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتا وہ سے کھینچتا ہوا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"کک کہاں ؟؟ کہاں لے کر جا رہے ہیں آپ مجھے۔۔۔؟"

محمل کی جان حلق میں آن ٹھہری تھی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اب اس نے کیا کر دیا تھا۔۔

باہر آتے زرقان نے اسے گاڑی کی جانب پھینکا تھا۔۔ محمل کا سر بہت زور سے لگا تھا۔۔

"آہ۔۔"

مارے درد کے وہ کراہ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"کون ہو تم۔۔۔؟؟ کس کے لیے کام کر رہی ہو؟؟"

اس کی گردن سے دبوچ کر اسے گاڑی سے لگا تا وہ اپنا چہرا اس کے قریب کرتا دھاڑا تھا۔۔

اس کی گرم سانسیں محمل کا چہرا جھلسا گئی تھیں۔۔۔اس لمحے جب محمل کو اس سے خوف محسوس ہونا چاہا تھا۔۔وہ اس کی بھوری آنکھوں میں دیکھتے ہولے سے مسکرائی تھی۔۔

"تمہاری بربادی۔۔۔"

یہ الفاظ دل میں بولے گئے تھے۔۔۔

"آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں سر؟؟"

اس کے لبوں سے یہ الفاظ نکلے تھے۔۔۔ آنکھوں میں نمی اور چہرے پر خوف تھا۔۔۔

مگر زرقان کرمانی سے وہ مسکراہٹ چھپی نہیں رہ سکی تھی۔۔

"تم ہی تھی نا اس دن۔۔۔"

اس کی گردن پر دباؤ بڑھا تھا۔۔۔

محمل کی سانسیں رکنے لگی تھیں۔۔۔ گھٹن کے احساس سے وہ کھانسنے لگی تھی۔۔۔

"جواب دو مجھے۔۔۔"

زرقان کی آنکھوں میں اس وقت کوئی رحم نہیں تھا۔۔۔

"پپ پلیز۔۔۔۔"

اس کو سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔۔ جواب دینا تو بہت دور کی بات تھی۔۔

اپنے ناخن اس کے ہاتھ پر گاڑھتے محمل نے اسے ہٹانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

"زرقان۔۔۔"

راحم کی آواز پر محمل نے مدد طلب نگاہوں سے اس کی جانب

دیکھا تھا۔۔۔

اس کی سانسیں اب رکنے لگی تھیں۔۔۔اس کا ہاتھ بے جان سا

پہلو میں ڈھے گیا تھا۔۔

آنکھوں کے آگے اندھیرے چھانے لگے تھے۔۔۔

"زرقان وہ مر جائے گی۔۔۔"

شہیر نے بھی آگے آتے کہا تھا۔۔۔۔

خان وہیں پیچھے ہاتھ باندھے کھڑا اس کے حکم کا منتظر تھا۔۔۔۔

زوحایہ منظر دیکھتی خوفزدہ سی راحم کا بازو پکڑ گئی تھی۔۔۔اسے زرقان کرمانی سے بہت زیادہ ڈر لگتا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں بند ہوئی تھیں۔۔۔جو دیکھ زرقان کی گرفت اس کی گردن پر ڈھیلی پڑی تھی۔۔۔اس نے یکدم ہاتھ ہٹا دیا تھا۔۔۔محمل کا بے جان وجود وہیں روڈ پر گر گیا تھا۔۔۔

"اوہ۔۔۔لگتا ہے یہ مر گئی ہے۔۔۔"

شہیر کے ساتھ کھڑی میرا کے لبوں سے افسوس بھرے انداز میں نکلا تھا۔۔۔

گرنے کے باعث اس کی چند زلفیں اس کے دودھیا چہرے پر آن ٹھہری تھیں۔۔

"خان۔۔۔"

زرقان کرمانی نے بہت سکون سے سیگریٹ سلگھایا تھا۔۔خان نے اس کا اشارہ سمجھتے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔۔

جس میں بیٹھتا اگلے ہی پل بنا محمل پر نظر ڈالے وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

"اس کی مدھم سانسیں چل رہی ہیں۔۔۔ اگر اسے فوری طور پر ہاسپٹل لے جایا گیا تو اس کی جان بچ سکتی ہے۔۔۔"

زوحا نے اس کی نبض چیک کرتے شہیر اور راحم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو دونوں اس وقت بالکل خاموش کھڑے تھے۔۔

"جس کو زر قان کرمانی نے اس حال میں پہنچایا ہو۔۔ ہم اس کے لیے کچھ نہیں کر سکتے۔۔ اس لڑکی نے خود اس آگ میں ہاتھ ڈالا ہے۔۔۔"

راحم نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔ کچھ دیر بعد وہ سب گاڑیوں میں بیٹھتے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔

وہ بے سدھ ساکت سی وہاں پر پڑی تھی۔۔ وہ جگہ سائیڈ پر تھی۔۔ کسی کو دھیان نہیں تھا اس جانب۔۔

وہاں آئے لوگ آہستہ آہستہ رخصت ہو رہے تھے۔۔۔ تیس منٹ گزر جانے کے بعد دو بھاری قدموں کی چاپ اس کے قریب سنائی دی تھی۔۔ وہ کالا سایہ کسی کی نظروں میں نہیں آ سکا تھا۔۔

جب کہ اس وجود کو اپنی بانہوں میں اٹھائے وہ اندھیرے میں گم ہو گیا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"محمل۔۔۔ محمل آنکھیں کھولو پلیز۔۔۔"

اس کا ہاتھ پکڑے بیٹھی اجالا نے روتے ہوئے اسے پکارا تھا۔۔۔

ان دونوں کی نظریں اس کے گداز دودھیا ہاتھوں پر تھیں۔۔۔۔

دونوں پر ہی پٹیاں بندھی تھیں۔۔۔اس کے ماتھے پر بھی بینڈ تج

تھی۔۔۔

گرنے کی وہ سے ہونٹ پر کوئی نوکیلا پتھر لگنے کی وجہ سے وہ بھی

زخمی ہو چکا تھا۔۔۔

اس کی گردن پر انگلیوں کے گہرے نشان تھے۔۔۔جو دیکھ کر

اجالا اور آرزو کا دل جل اٹھا تھا۔۔۔۔

ایک دن کے اندر وہ شخص اس کی یہ حالت کر چکا تھا۔۔۔وہ اپنی
طرف سے اسے مردہ سمجھ کر وہاں پھینک کر گیا تھا۔۔۔

اللہ نے زندگی دی تھی کہ اتنے دیر سے اسے ہاسپٹل پہنچائے
جانے کے باوجود اس کی جان بچ گئی تھی۔۔وہ ابھی بھی ہاسپٹل
میں ہی تھی۔۔۔اسے ہوش نہیں آیا تھا۔۔

مگر ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ وہ اب خطرے سے باہر تھی۔۔۔

اسے وہاں ہاسپٹل کے ہی کسی بندے نے پہنچایا تھا۔آرزو اور اجالا
اس کا شکریہ ادا کرنا چاہتی تھیں جس پر انہیں پتا چلا تھا کہ وہ شخص

محمل کو ہاسپٹل چھوڑ کر جب واپس جا رہا تھا تو کسی گاڑی سے اس کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔۔

اور وہ جگہ پر ہی دم توڑ گیا تھا۔۔۔ اس خبر پر وہ دونوں مزید سہم گئی تھیں۔۔

"وہ بچارہ ایسے ہی مارا گیا۔۔۔"

آرزو آنسوؤں بھری آنکھوں سے بولی تھی۔۔ جب اسی لمحے ہوش میں آتے محمل نے آنکھیں کھول دی تھیں۔۔۔

"میں زندہ ہوں۔۔۔؟؟"

اس نے حیرت و بے یقینی سے ان دونوں کی شکلیں دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔اس کو گردن میں ٹیسیں اٹھتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

"نہیں مر چکی ہو اور ہم تینوں اس وقت جنت میں ہیں۔۔۔کرمانی برادز کو جہنم واصل کر کے۔۔۔"

آرزو نے جھک کر اس کے گال پر پیار دیتے کہا تھا۔۔۔اسے ہوش میں آتے دیکھ ان دونوں کی جان میں جان آئی تھی۔۔

"جان نکال دی تھی تم نے۔۔۔۔وہ گھٹیا انسان اپنی طرف سے تمہیں مردہ سمجھ کر وہیں روڈ پر چھوڑ گیا تھا۔۔۔"

اجالا نے اسے ساری تفصیل بتائی تھی۔۔

جوسن کر محمل کے لبوں پر مخصوص قاتلانہ مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔۔وہی جس سے زرقان کرمانی خار کھاتا تھا۔۔

"اگر وہ مار کر گیا ہوتا تو اس وقت میں قبر میں ہوتی۔۔۔اس نے مجھے جان سے نہیں مارا۔۔۔بس تکلیف پہنچائی ہے۔۔۔جو شاید اسے پہنچی ہے اس کی محبوبہ کو اس کے پاس نہیں آنے دیا میں نے۔۔۔"

اس کی بات پر وہ دونوں بھی خاموش ہوئی تھیں۔۔۔

"تو پھر اس نے ایسا کیوں کیا۔۔؟"

اجالا نے پریشانی کے عالم میں پوچھا تھا۔وہ اسے دوبارہ اس سے زیادہ نقصان پہنچا سکتا تھا۔۔

"وہ مجھے خوفزدہ کرنا چاہتا ہے۔۔۔وہ چاہتا ہے کہ میں اس کے سامنے اپنا جرم قبول کرلوں۔۔۔"

مخمل تکیوں کے سہارے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔

ماتھے پر لگی چوٹ میں درد ہو رہا تھا۔۔ گردن پر بھی جلن ہو رہی تھی۔۔۔

"تم پھر اب۔۔۔"

آرزو کا خوف اب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"اب زرقان کرمانی محمل کے اشاروں پر چلے گا۔۔۔۔ اور پچھتائے گا کہ اس نے مجھے کیوں نہیں مارا۔۔۔"

محمل کی آنکھوں کی سرخی بڑھ گئی تھی۔۔ اسنے اپنے بینڈیج لگے ہاتھوں کو دیکھا تھا۔۔۔

"ہم ابھی ان لوگوں کے مقابلے میں بہت کمزور ہیں محمل۔۔۔ ان کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔۔۔۔ مجھے تمہاری باتوں سے ڈر لگ رہا

ہے۔۔۔ ہم اس دشمنی میں بہت بری طرح سے ماری جائیں گی۔۔۔"

اجالا نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔

"دشمنی میں مرنے کو نہیں کہا میں نے۔۔۔ محبت میں مارنے کو کہہ رہی ہوں۔۔۔"

محمل کی بات پر ان دونوں نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"اس کو سر پر چوٹ لگی ہے اجالا۔۔۔اس وجہ سے یہ بہکی بہکی باتیں کرنے لگی ہے۔۔۔ تم تھوڑا ریسٹ کرو۔۔۔"

آرزو نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔

"میں اتنی کمزور ہرگز نہیں ہوں۔۔۔یہ تکلیفیں میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔۔۔"

محمل اپنے اوپر سے کمبل ہٹاتی اٹھ بیٹھی تھی۔۔

"تم کیا کہنا چاہ رہی ہو۔۔۔؟؟"

اجالا جانتی تھی کہ اگر اس نے کچھ سوچ لیا تھا تو وہ کر کے رہنے والی تھی۔۔

"کرمانی برادز کو محبت میں شکست دے کر ایک دوسرے سے متنفر کرنا ہوگا۔۔ ان کو ایک دوسرے سے الگ کرنا ہمارا پہلا مشن ہوگا۔۔۔ یہ ان کی پہلی ہار اور ہماری پہلی جیت ہوگی۔

وہ ٹوٹیں گے اور ہم مضبوط ہونگی۔۔"

محمل کی بات پر ان دونوں کی ساکت نگاہیں اس پر تھیں۔۔

"وہ کرمانی برادز۔۔۔وہ ہماری محبت میں گرفتار ہونگے۔۔۔اور ایک دوسرے کو چھوڑ دیں گے۔۔۔تم ایک دن زرقان کرمانی کے ساتھ رہی ہو اور تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔"

وہ دونوں اس کی بات پر ہنسنے لگی تھیں۔۔

"کیوں تم لوگ کسی سے کم ہو۔۔؟؟"

محمل نے ان دونوں کو گھورا تھا۔۔۔پر کشش نقوش اور معصوم چہرے۔۔۔کسی کو بھی گھائل کر سکتے تھے۔۔۔

"اجالا تمہارے زمے شہیر کرمانی ہو گا اور راحم کرمانی تھوڑا عجیب سا ہے اس کو ہینڈل کرنا آرزو کی زمہ داری ہو گی۔۔۔"

محمل کی بات پر وہ دونوں ابھی تک کنفیوز تھیں۔۔۔

"ان دونوں کی گرل فرینڈز ہیں۔۔"

آرزو اور اجالا کو یہ بات ماننے میں کوئی مسئلہ نہیں تھا۔۔۔جب محمل خود کو اتنے خطرے میں ڈال سکتی تھی تو وہ کیوں نہیں۔۔

"تو دور کر دو۔۔۔ مگر ایک بات یاد رکھنا۔۔اپنی حدود کبھی مت بھولنا۔۔۔ کبھی ان کو اپنے قریب مت آنے دینا۔۔۔اپنے دلوں

کو پتھر رکھنا۔۔۔ ان میں ان لوگوں کے لیے کبھی کوئی جذبات نہیں آنے چاہیں۔۔۔ تم لوگ جانتی ہو اس کے علاوہ بھی ہماری دنیا ہے۔۔۔ جہاں ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔۔۔ کوئی شرمندگی کا گلٹ ہمارے ساتھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔"

محمل نے انہیں ہر بات سے آگاہ کیا تھا۔۔۔ جس پر ان دونوں نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

ان کی آنکھوں میں عزم تھا۔۔۔۔

"لیکن تم زر قان کرمانی کے حوالے سے ایسا سوچنا بھی مت۔۔۔ وہ بہت عجیب انسان ہے۔۔۔ مجھے تو اب اس سے مزید ڈر لگنے لگا ہے۔۔"

آرزو کی بات پر محمل نے جھر جھری سی لیتے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"نہیں بالکل بھی نہیں۔۔۔ وہ جلاد تو اس قابل بھی نہیں ہے کہ اس سے محبت کا ناٹک بھی کیا جائے۔۔۔ خود کو نجانے کیا سمجھتا ہے۔۔۔ ایک طرف رائنہ کے لئے مر اجارہا ہے۔۔ میری زندگی بھی عذاب کر دی ہے۔۔

اور دوسری طرف جب وہ پاس آئی تو اسے اتنے برے طریقے

سے دور جھٹکا۔۔۔"

محمل کو وہ منظر اب بھی حیران کر رہا تھا۔۔

گردن کو ہولے سے سہلاتے اچانک سے محمل کو احساس ہوا تھا

کہ اس کی گردن بالکل خالی تھی۔۔۔اس کی چین گردن میں

نہیں تھی۔۔۔

"میری چین کہاں گئی۔۔؟"

وہ روہانسے لہجے میں بولی تھی۔۔۔ اس چین کو اس نے ہمیشہ بہت سنبھال کر رکھا تھا۔۔۔ ہمیشہ وہ اسے اپنی شرٹ کے اندر چھپا کر رکھتی تھی۔۔۔ کبھی کسی کے سامنے نہیں کی تھی۔۔۔

پھر اچانک سے وہ کہاں گر گئی تھی۔۔۔ محمل کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے تھے۔۔۔۔

وہ دونوں بھی پریشان ہوئی تھیں۔۔ وہ اچھے سے واقف تھیں اس سے۔۔۔۔

"شاید وہیں گر گئی ہو۔۔۔ صبح جا کر دیکھ لیں گے۔۔۔"

اجالا اور آرزو بھی اسے کو روتے دیکھ تسلی دے گئی تھیں۔۔۔ مگر محمل جانتی تھی کہ اب اسے وہ چین واپس نہیں ملنے والی تھی۔۔۔

"تم اب یہ جاب چھوڑ دو گی۔۔۔"

اجالا یہی چاہتی تھی کہ جیسا غیر انسانی سلوک اس انسان نے کیا تھا محمل کے ساتھ۔۔

محمل واپس وہاں نہ جائے۔۔۔ مگر محمل یہ اتنا اچھا موقع نہیں گنوانا چاہتی تھی۔۔۔

"ہرگز نہیں۔۔۔۔ میں کل آفس جاؤں گی۔۔"

مخمل کی بات پر وہ دونوں پریشان ہوئی تھیں۔۔۔

"کل مگر تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ابھی۔۔۔۔ہاسپٹل والوں نے ابھی ڈسچارج نہیں کیا۔۔۔"

وہ دونوں اسے روک رہی تھیں۔۔جو سر میں اٹھتی ٹیسوں کے باوجود اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

اس کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ ہاسپٹل کا بل بھرتی۔۔۔۔ ان دونوں نے اسے بتایا تھا کہ اس کا بل وہ شخص ادا کر گیا ہے۔۔۔جس کی ایکسیڈنٹ میں موت ہوئی ہے۔۔۔

مگر محمل کو اس وقت ایک مرے ہوئے انسان کا احسان بھی نہیں چاہیے تھا۔۔۔ وہ ان دونوں کو ساتھ لیے خود کو ٹھنڈ سے بچانے کے لیے اچھے سے کور کرتی ہاسپٹل سے نکل آئی تھی۔۔۔

فجر کا وقت ہو رہا تھا۔۔۔ ٹیکسی میں بیٹھتے گھر آ کر ان تینوں نے پہلے نماز پڑھ کر اپنے رب سے دعا کی تھی کہ وہ انہیں ان کے مقصد میں کامیاب کرے۔۔۔

جو ان کے لیے زندگی اور موت کا سوال تھا۔۔۔

بمشکل ایک گھنٹہ ریسٹ کرتے۔۔وہ تیار ہونے لگی تھی۔۔۔

آفس اس کے گھر سے کافی دور پڑتا تھا۔۔۔۔

اسی وجہ سے اسے جلدی نکلنا پڑتا تھا۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

"وہ مری نہیں بچ گئی ہے۔۔۔"

وہ اپنی روٹین کے مطابق جم میں تھا۔۔جب راحم نے اسے بتایا تھا۔۔

"جانتا ہوں۔۔۔"

سرد لہجے میں یہ الفاظ نکلے تھے۔۔۔

اس کے دائیں جانب شہیر بھی اپنی ایکسرسائز میں مصروف تھا۔۔۔

"اس کا مطلب تم نے اس بار بھی اسے جان سے مارنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔"

راحم جانتا تھا وہ اپنے دشمنوں کو اتنی آسانی سے ختم نہیں کرتا تھا۔۔

"بہت ڈھیٹ لڑکی ہے۔۔۔نہ وہ اتنی جلدی مرے گی۔۔۔نہ

میں اسے ماروں گا۔۔۔"

بے رحمی اور سفاکی کے سوا کوئی احساس نہیں تھا۔۔۔

"رائنہ تمہارے پاس آئی تھی۔۔۔تم بھی تو چاہتے تھے

اسے۔۔۔پھر اتنی بے دردی سے اسے خود سے دور کیوں کیا۔۔۔

"

وہ منظر بہت سارے لوگوں نے دیکھا تھا۔۔

زرقان کرمانی نے ہاتھوں میں بھاری ڈمبلز اٹھا لیے تھے۔۔۔

اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔وہ بالکل پسینے سے شرابور تھا۔۔۔

"نشے میں تھی وہ۔۔۔اسی لیے قریب آئی۔۔۔جب تک وہ کسی اور کے نکاح میں ہے حرام ہے مجھ پر۔۔"

زرقان کرمانی کی بات سمجھتے وہ دونوں اثبات میں سر ہلا گئے تھے۔۔۔

"محمل آفس نہیں آیے گی مجھے لگتا ہے اب۔۔۔"

راحم کی بات پر زرقان نے اسے غصیلی نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

"تمہیں اس کی اتنی فکر کیوں ہوتی ہے۔۔۔"

زرقان کی آنکھوں میں بے پناہ غصہ تھا۔۔

"میں نے ویسے پوچھا۔۔۔ تمہیں کیوں برا لگ رہا ہے اس کا نام لیے جانا۔۔۔ ویسے کل جو تم اس کے ساتھ کر رہے تھے۔۔۔ سب کو یہی لگا کہ وہ تمہاری گرل فرینڈ ہے۔۔"

وہ بہت کم اپنے جذبات کو واضح ہونے دیتا تھا۔۔ اسے جیسا بھی محسوس ہو رہا ہو۔۔۔ وہ ظاہر نہیں ہونے دیتا تھا۔۔

اس کا ایک دم سے غصے میں آجانا راحم کو عجیب لگا تھا۔۔

"لگ تو اچھی رہی تھی وہ زرقان کے ساتھ۔۔۔ بیسٹ کی قید میں سہمی پری۔۔۔ کیوٹ تو ہے وہ۔۔۔"

شہیر نے بھی اس سے پنگا لیا تھا۔۔

جس پر زرقان نے اس کے ہاتھوں میں اٹھائے ویٹ. بیلیسنگ راڈ پر مزید وزن ڈال دیا تھا۔۔۔

جس پر شہیر کی درد سے چیخیں نکل گئی تھیں۔۔۔ جبکہ راحم اس کے خطرناک تیور دیکھے پہلے ہی باہر نکل گیا تھا۔۔۔

زر قان کرمانی کی آنکھوں میں اس وقت صرف غصہ تھا۔۔۔بے پناہ غصہ۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"گڈ مارننگ سر۔۔۔"

راحم اور شہیر ایک ساتھ اندر آئے تھے۔۔۔جب محمل کی آواز پر ان دونوں کے قدم پتھر کے ہوئے تھے۔۔۔انہیں لگا تھا وہ ایک ہفتہ آفس نہیں آئے گی۔۔ مگر وہ تو کچھ گھنٹوں میں ہی ان کے سامنے تھی۔۔

"گڈ مارننگ۔۔۔کیسی ہیں آپ۔۔؟؟وی آر سوری۔۔۔کل جو بھی ہوا۔۔"

راحم کو اندازہ نہیں تھا کہ یہ لڑکی اس طرح سے پہنچ جائے گی۔

وہ چھٹانک بھر کی لڑکی جان بوجھ کر زرقان سے الجھ رہی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی جب زرقان کرمانی وہاں آتا دکھائی دیا تھا۔۔اس کی نظریں بھی محمل کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

وہ بھی ایک پل کے لیے اسے وہاں دیکھ حیران رہ گیا تھا۔۔۔

اس کے ماتھے اور ہاتھوں پر پٹی بندھی تھی۔۔۔گلابی ہونٹوں کا کنارہ بھی بری طرح سے زخمی تھا۔۔چہرے کی رنگت بے انتہا زرد تھی۔۔

مگر وہ پھر بھی اپنے کام پر کھڑی تھی۔۔

محمل کی نظریں ایک پل کے لیے زرقان کرمانی سے الجھی تھیں۔۔اگلے ہی پل وہ گھبرا کر نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔چہرے پر خوف تھا۔۔۔مگر نجانے کیوں زرقان کرمانی کو یہ خوف، خوف نہیں لگا تھا۔۔۔

وہ نگاہیں پھیرتا اپنے آفس کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ راحم اور شہیر بھی مزید کوئی بات کیے بغیر وہاں سے ہٹ گئے تھے۔۔۔

"مس محمل زرقان سر آپ کو اپنے آفس میں بلا رہے ہیں۔۔۔"

سر میں اٹھتی ٹیسوں کے باوجود وہ اپنے کام میں مصروف تھی۔۔۔ جب اس پیغام پر اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔ لیپ ٹاپ بند کرتے وہ اس کے آفس کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"یس سر۔۔۔"

خان نے اسے آتے دیکھ اس کے لیے دروازہ کھول دیا تھا۔۔وہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔جب کرسی کا رخ مخالف سمت پر تھا۔۔۔

"بیٹھو۔۔۔۔"

بنا پلٹے حکم دیا گیا تھا۔۔۔

وہ خاموشی سے ٹک گئی تھی۔۔۔کافی دیر خاموشی چھائی رہی تھی۔۔

"تم اگر مجھے سچ بتادو گی تو کیا پتا تمہاری سزا کم ہو جائے۔۔"

کافی دیر بعد اس کی سرد آواز محمل کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔

"کک کس بارے میں۔۔۔؟"

اس خاموشی اور تنہائی میں اس کی گھبراہٹ بڑھ گئی تھی۔۔

جب اگلے ہی پل وہ اس کی جانب پلٹتا آگ اگلتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ گیا تھا۔۔۔

"اس دن وہ لڑکی تم ہی تھی نا۔۔۔"

کل رات اس کی سانسیں چھینتے وقت بھی اس شخص کے لبوں پر یہی سوال تھا۔۔۔

محمل کو کل اس کی جانب سے دی گئی اذیت یاد آئی تھی۔۔

"کس دن سر۔۔۔میں آپ کی بات نہیں سمجھ رہی۔۔۔"

محمل کی پلکیں لرز گئی تھیں۔۔۔وہ اٹھ کر اس کے پاس آ رہا تھا۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔زرقان کرمانی بے وقوف انسان ہے۔۔۔ جو تمہاری اس معصومیت اور بھولپن میں آجائے گا۔۔۔"

اس کے سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھتا وہ اس کے قریب جھکا تھا۔۔۔ محمل نے دونوں ہاتھوں کو اپنی گود میں رکھے ہوئے تھا۔ جس پر

اس شخص کی نظروں کو گردش کرتا دیکھ وہ ہاتھ پیچھے کرنے ہی لگی تھی مگر اگلے ہی پل وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیے گیا تھا۔۔۔

"اس دن اس لڑکی کی انگلیاں بھی بالکل ایسی ہی تھیں۔۔۔"

اس کے گداز ہاتھوں پر سجی بینڈ تج کو دیکھتا وہ اس کی انگلیوں کو سہلاتے ہوئے بولا تھا۔۔

محمل کے چہرے کی رنگت بے انتہا سرخ ہوئی تھی۔۔۔اس نے اپنے ہاتھ کھینچنے کی کوشش کی تھی مگر زرقان کرمانی کی گرفت انتہائی سخت تھی۔۔۔۔

محمل کچھ نہیں بول پائی تھی۔۔۔جب وہ اس کی ٹھوڑی کو اپنی گرفت میں لیتا اس کا چہرا اوپر کرتا اس کے سکارف کو انگوٹھے سے نیچے کرتے اس نے اس کے تل کو گھورا تھا۔۔۔

"اس کی ٹھوڑی پر بھی ایسا ہی تل تھا۔۔۔"

وہ اس کے تل کو چھونے لگا تھا۔۔۔جب محمل ایک دم سے اپنا چہرا پیچھے کر گئی تھی۔۔۔

"ایسی کی منفرد اور سانسوں میں اتر جانے والی مہک تھی اس کی بھی۔۔"

وہ اس کے اوپر جھکتا اس کی مہک کو گہرا سانس بھرتے اپنی سانسوں میں اتار گیا تھا۔۔۔

وہ اس سے ایک حد تک فاصلہ قائم کیے ہوئے تھا۔۔۔لیکن اس کے باوجود اس کا انداز جان لیوا تھا۔۔۔

محمل کی جگہ اگر کوئی اور لڑکی ہوتی تو اس وقت زر قان کرمانی کی

اس قربت پر خوشی سے پاگل ہو چکی ہوتی۔۔

ایسا موقع کوئی ضائع نہیں کر سکتا تھا۔ زر قان کرمانی بہت پاور فل

اور امیر کبیر انسان تھا۔۔ جس کی خواہش وہاں بہت ساری

لڑکیاں کرتی تھیں۔۔ سب حیران تھیں رائنہ کی عقل پر۔۔۔

جس نے زر قان کرمانی کو چھوڑ کر اپنا بہت بڑا نقصان کر دیا

تھا۔۔۔

محمل کو اس انسان میں ایک پرسنٹ بھی انٹرسٹ نہیں تھا۔۔۔

اگر اس کی مجبوری نہ پوری تو وہ ایسے انسان کے پاس کسی قیمت پر نہ آتی۔۔۔۔

وہ جانتی تھی یہ شخص ایسا جان بوجھ کر کر رہا تھا۔۔۔

زرقان کرمانی کی تپش زدہ نگاہیں اس کو اس وقت واقعی خوفزدہ کر گئی تھیں۔۔۔

اسے اندازہ نہیں تھا کہ یہ شخص ایک نظر میں ہی اسے پورا ازبر کر گیا تھا۔۔۔ وہ تو وہاں زیادہ دیر ٹھہری بھی نہیں تھی۔۔۔ اس

شخص سے دشمنی نبھانا بہت مشکل ہونے والا تھا اس کے

لیے۔۔۔۔

وہ بہت زیادہ شاطر تھا۔۔۔

"شاہ میر خان کو کیسے جانتی ہو تم۔؟؟"

اسکی کرسی کو اپنے قریب کرتا وہ اب کی بار اس کے چہرے کے

انتہائی قریب ہوتے بولا تھا۔۔۔

محمل کو اس کے انداز میں واضح وارننگ محسوس ہوئی تھی۔۔۔

مگر یہ شخص یہ نہیں جانتا تھا کہ سامنے بیٹھی لڑکی پہلے سے ہی ارادہ باندھ کر آئی تھی اسے سب بتا دے گی۔۔۔

وہ ڈر کر پیچھے ہٹنے والی نہیں تھی۔۔۔وہ ویسی بالکل بھی نہیں تھی جو نظر آتی تھی۔۔

زرقان کرمانی اس پر اعتبار نہیں کر رہا تھا۔۔ورنہ اس کے چہرے کی معصومیت دیکھ آج تک ہر شخص نے اس کے آگے ہتھیار ڈال دیئے تھے۔۔

مگر یہ شخص سب سے مختلف تھا۔۔۔اور اس کی سوچ سے کہیں

زیادہ ذہین۔۔۔

اسی خاطر اس نے اپنی دونوں بہنوں کو اس کے حوالے سے کوئی

ٹاسک نہیں دیا تھا۔۔۔

محمل نے اپنے ہاتھ اس کی گرفت سے نکال لیے تھے۔۔۔

"میں نہیں جانتی تھی۔۔۔میں جہاں پہلے کام کرتی تھی وہاں سے

شاہ میر خان نے میرا کام دیکھا تھا۔۔۔اس نے مجھے اس کام کے

لیے اپروچ کیا تھا۔۔ مم مجھے پیسوں کی ضرورت تھی۔۔ اگر کام غلط ہوتا تو میں نہ کرتی۔۔۔

اس نے میری آگے منت کی تھی کہ وہ بہت مشکل میں ہے۔۔۔ اس کی بیوی کو کوئی اس سے چھیننا چاہتا ہے۔۔۔

میں نے اس وجہ سے۔۔۔ ورنہ میری آپ سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔۔۔ مم میں تو آپ کو پہلے جانتی بھی نہیں تھی۔۔۔ مجھے معاف کر دیں سر۔۔۔ میں نہیں جانتی تھی کہ رائنہ جنید آپ کی پہلی محبت ہے۔۔۔

آپ سے چھینا گیا ہے اس کو۔۔۔"

محمل آنکھیں میچے خوفزدہ انداز میں بتارہی تھی۔۔۔اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔

زرقان کرمانی کتنی ہی دیر اس کے قریب بیٹھا اس کی یہ کہانی سن گیا تھا۔۔۔

"تم فالکن کو ہرانے آگئی۔۔۔یہ جانے بغیر کے وہ کون ہے۔۔۔ کیسا ہے۔۔۔اپنے دشمنوں کا کیا حال کرتا ہے۔۔۔"

زرقان کی گرم سانسیں محمل کا چہرا اجھلسا رہی تھیں۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے اس وقت وحشتنا کی ٹپک رہی تھی۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس لڑکی کی سانسیں یہی پر روک دے۔۔

وہ ایسا کر بھی گزرتا اگر اسے اس لڑکی کی آنکھوں میں موت کا زرا سا خوف بھی نظر آتا۔۔۔اسے کل کا منظر بہت اچھے سے یاد تھا۔۔۔جب وہ اس کی سانسیں روکے کھڑا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں اس وقت بھی موت کا زرا سا خوف بھی نہیں تھا۔۔

یہ بات زرقان کرمانی کو اسے موت کی سزا دینے پر روک رہی تھی۔۔

"میں نہیں جانتی تھی۔۔۔۔"

محمل کی کمزور سی آواز گونجی تھی۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے میں اس بات پر یقین کرلوں گا۔۔۔؟؟"

اس نے غصے سے دھاڑتے محمل کے بالوں کی جھولتی آوارہ لٹ کو ایک جھٹکے سے کھینچا تھا۔۔۔

محمل کے لبوں سے کراہ نکلی تھی۔۔۔۔

"تم جانتی ہو میں تمہاری زندگی برباد کر دوں گا۔۔۔"

زرقان کرمانی کی بات پر اس کی گھنیری پلکیں اٹھی تھیں۔۔

"مم میں معافی مانگتی ہوں۔۔۔"

محمل نے گھبرا اکر کہا تھا۔۔۔وہ اسے جسمانی تکلیف نہیں بلکہ ذہنی تکلیف دینا چاہتا تھا۔۔۔

جو بات اس پل محمل کو سچ میں پریشان کر گئی تھی۔۔۔

وہ بہت کچھ کر سکتا تھا۔۔۔۔

"میں معافی قبول نہیں کرتا۔۔۔"

زرقان کرمانی نے سیگریٹ سلگھاتے اس کی جانب دھواں چھوڑا تھا۔۔۔وہ بری طرح سے کھانسنے لگی تھی۔۔۔

اس کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔زرقان کی نظریں اس کی گردن کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

جسے اس نے کور کر رکھا تھا۔۔۔بنا دیکھے ہی وہ جان گیا تھا کہ اس پر اس کی انگلیوں کے نشانات اچھے سے ثبت تھے۔۔

"آپ کو کہیں گے میں کروں گی۔۔۔ آپ کے لئے ہر کام کروں گی۔۔۔"

محمل کا اشارہ اپنے پروفیشنل کام کی طرف تھا۔۔

اسے اس پل اس شخص کی وحشتناک آنکھوں سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

اسے اس وقت کسی بھی طرح سے اس شخص کو رام کرنا تھا۔۔

"جو کام کہوں گا وہ کرو گی۔۔۔"

اس کی ہرنی سی سہمی آنکھوں میں اپنی قہر آلود آنکھوں کو گاڑھتے پوچھا تھا۔۔

"کروں گی۔۔۔"

محمل نے فوراً اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔اس کی جان میں جان آئی تھی کہ وہ اس کی بات مان رہا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔مجھے رائنہ جنید لا کر دو۔۔۔تمہارے پاس پندرہ دنوں کا وقت ہے۔۔۔"

اس نے آنکھیں موندتے کرسی کی پشت کے ساتھ سر ٹکاتے گہرا سانس بھرا تھا۔۔

جبکہ محمل اپنی جگہ پر ساکت رہ گئی تھی۔۔

"جی۔۔۔؟؟"

اس نے ہونقوں کی طرح زرقان کرمانی کے مغرور نقوش کو گھورا تھا۔۔۔

"اگر میرے قہر سے بچنا ہے تو یہ کام کرنا پڑے گا۔۔۔"

وہ اس کے پاس سے اٹھ گیا تھا۔۔۔ اس لڑکی کی خوشبو اس کا دماغ خراب کر رہی تھی۔۔

"اور سنو۔۔۔ آئندہ میرے پاس یہ مہک لگا کر مت آنا۔۔۔"

واپس پلٹتے اسے انگلی اٹھا کر وارن کیا تھا۔۔۔ جس پر مخمل کی بڑی بڑی آنکھیں پہلے نا سمجھی سے پھیلی تھیں۔۔ مگر اگلے ہی پل اس

کی بات کا مطلب سمجھتے محمل کے چہرے کی رنگت سرخ ہوئی
تھی۔۔

وہ نوٹ کر چکی تھی کہ اس کے قریب آنے پر یہ شخص اس کی
مہک میں کھو جاتا تھا۔۔۔

ابھی بھی وہ جتنے غصے میں تھا اس کا مظاہرہ نہیں کر پایا تھا۔

محمل کے دل نے عجیب سے انداز میں کروٹ لی تھی۔۔۔۔

اس شخص کی بھوری آنکھیں جادوئی کشش رکھتی تھیں۔۔رائنہ
جنید نے کیوں چھوڑا تھا اس شخص کو۔۔۔

محمل کے معاملات ہی الگ تھے۔۔۔وہ خود کو ایک نارمل

احساسات وجذبات رکھنے والی لڑکیوں سے الگ سمجھتی تھی۔۔

اسے تو کہ شخص ویسے ہی بہت برا لگتا تھا۔۔ مگر ایک نارمل لڑکی

کو اس سے محبت ہو سکتی تھی آرام سے۔۔

اگر وہ بھی انسانوں کی طرح پیش آتا۔۔۔

"میں اب کیا کروں۔۔ رائنہ کو کہاں سے لے کر آؤں اس کے

لیے۔۔"

وہ ایک بار اس سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔جب اسی لمحے ٹیبل پر رکھا اس کا موبائل بجنے لگا تھا۔۔

سکرین پر کس کا نمبر تھا وہ نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

مگر نمبر دیکھ کر زرقان کرمانی کے چہرے پر ایک دم سے بہت دلفریب مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔ مخمل نے حیرت زدہ سا ہو کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

اتنی خوشی کس کے فون کرنے سے ہوئی تھی اس شخص کو۔۔۔

ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر اس نے کال اٹینڈ کی تھی۔۔۔

ہاتھ کے اشارے سے اسے جانے کو کہا تھا۔۔ مگر محمل جاننا چاہتی تھی یہ کس کی کال تھی۔۔

وہ اس شخص کی زندگی کے ہر پہلو کو جاننا چاہتی تھی۔۔۔ سامنے پڑی فائلز آہستہ روی سے سمیٹتے وہ اس کے بولنے کی منتظر تھی۔۔۔

"میری پرنسسز میری بیٹی کیسی ہے۔۔۔؟؟"

اس کی آنکھوں کی چمک اس وقت دیکھنے لائق تھی۔۔۔ محمل اپنی جگہ حیران رہ گئی تھی۔۔۔

جہاں تک اسے پتا تھا۔۔۔زر قان کرمانی ان میرڈ تھا۔۔۔۔ پھر یہ بیٹی کہاں سے آگئی تھی۔۔۔اس وقت وہ کوئی الگ ہی انسان لگا تھا وہ اسے۔۔۔

کچھ دیر پہلے کی وحشتنا کی کی جگہ اب مسکراہٹ اور نرم تاثرات تھے۔۔۔

وہ یہ بھی بھول گیا تھا کہ اس وقت محمل وہیں پر کھڑی اس کی باتیں سن رہی ہے۔۔۔۔ محمل کو اور تو کچھ بھی سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔ سوائے اس کے کہ وہ کوئی چھوٹی بچی تھی۔۔

جو اسے ملنے آنے کا کہہ رہی تھی اور شاید کسی بات پر خفا تھی۔۔

وہ بہت محبت پاش لہجے میں اس سے بات کرتا اسے منا رہا تھا۔۔۔

"پرنسز کی ماما کدھر ہیں۔۔۔؟ ان سے بات کروائیں۔۔۔"

مخمل دروازہ کھول کر باہر نکل رہی تھی جب اس کی سماعتوں سے یہ آواز ٹکرائی تھی۔۔۔

اس کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔

یہ شخص ایک بیٹی کا باپ تھا۔۔۔ اور اسے اس بارے میں پتا ہی نہیں تھا۔۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں الجھی نیچے کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔جب اچانک جس کسی نے پیچھے سے آکر اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔۔

"کک کون ہے۔۔۔؟"

وہ ایک دم سے ہوش میں آئی تھی۔۔

"کرمانی خاندان کی ہونے والی بہوئیں۔۔۔"

اجالا نے آہستہ سے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔

"تم دونوں یہاں پر کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟"

ان دونوں کو سامنے دیکھ وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔

"ہماری جاب چھوٹ گئی تھی تو ہم نے کرمانی برادرز کو کال کر کے ان کی آفر قبول کرلی۔۔۔ آج ہمیں یہاں ہمارا پہلا ایونٹ ملا ہے۔۔۔ اور جانتی ہو کہ یہ ایونٹ کس کا ہے۔۔۔"

وہ دونوں اس کے دیئے کام پر لگ چکی تھی۔۔

ان سب کے لیے یہ کام بہت ضروری تھا۔ اپنے خاندان والوں سے میلوں دور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر وہ یہاں پر آئی تھیں۔۔۔ اس لیے وہ کوئی غلطی کی گنجائش بھی نہیں رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

"کس کا ایونٹ۔۔۔؟"

انکی بات سن کر محمل خوش ہوئی تھی۔۔۔ مگر اس کمپنی کے ایونٹ بڑے پیمانے پر ہوتے تھے۔۔۔ ان دونوں کو پہلے ہی دن ایونٹ ملنے پر وہ حیران ہوئی تھی۔۔

"ان کی اکلوتی لاڈلی بھتیجی کی برتھ ڈے پارٹی کا۔۔۔ یہ فیملی ایونٹ ہے۔۔۔ اسی بہانے ان لوگوں کی فیملی سے بھی مل لیں گے۔۔۔ تم بھی آنا ہمارے ساتھ۔۔۔

ہمیں تمہاری ہیلپ چاہیے ہو گی۔۔۔ پہلی ہی بار کوئی گڑبڑ نہیں ہونی چاہیے۔۔۔ سب کے ڈریسز کا تھیم تم سلیکٹ کر دینا پلیز۔۔۔"

آرزو کی بات پر محمل کا دھیان پھر سے اسی جانب گیا تھا۔۔

"ان دونوں کی بھتیجی یعنی زرقان کرمانی کی بیٹی۔۔۔ رائٹ۔۔۔؟؟"

محمل کی بات پر وہ دونوں بھی ایک پل کے لیے خاموش ہوئی تھیں۔۔۔

"یہ تو نہیں پتا ہمیں۔۔۔ اس بارے میں نہیں بتایا۔۔۔ مگر زرقان کرمانی ان میرڈ ہے۔۔۔ اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو وہ رائنہ کے پیچھے ایسے پاگل نہ ہوتا۔۔۔"

آرزو کی بات پر محمل کو ایک دم سے یاد آیا تھا کہ وہ اسے کیا کام دے چکا ہے۔۔۔

محمل نے ان دونوں کو بھی بتایا تھا۔۔۔ جس پر وہ دونوں پہلے حیران ہوئی تھیں۔۔۔ اور پھر اس کی بچاری شکل دیکھ کر اپنی ہنسی نہیں روک پائی تھیں۔۔۔

"تم تو کرمانی برادرز کے ہاتھ پیلے کروا کر چھوڑو گی۔۔۔"

اجالا کی بات پر وہ منہ بنا کر رہ گئی تھی۔۔

"ان کو اس دنیا سے اٹھوا کر ہی سکون ملے گا مجھے۔۔۔"

محمل جل کر بولی تھی۔۔۔اس بات سے بے خبر کہ اس کے یہ الفاظ آنے والے وقت میں اس کے اپنے لیے بھی اذیت کا باعث بن سکتے تھے۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"اسلام وعلیکم۔۔۔۔"

محمل نے اس وائٹ کلر کے پیلس میں داخل ہوتے سامنے صوفے پر شاہانہ انداز میں بیٹھی رائنہ کو دیکھ سلام کیا تھا۔۔۔

جس کا حلیہ دیکھ محمل کی رنگت شرم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔اس نے کریم کلر کی سلک کی نائیٹی پہن رکھی تھی۔۔

جو اس کے وجود کو مکمل طور پر ڈھانپنے میں ناکام تھی۔۔۔

"زرقان کرمانی کی ایمپلائے خان ہاؤس میں کیا کر رہی ہے؟"

رائنہ کو نجانے کیوں اس لڑکی کو دیکھ کر مزید غصہ آنے لگتا

تھا۔۔۔اس کا معصوم حسن سادگی میں بھی انتہائی پرکشش اور

نگاہوں کو خیرہ کر دینے والا تھا۔۔

اوپر سے زرقان کرمانی کے ساتھ جو دشمنی مول لی تھی اس

نے۔۔ وہ اس کی ہٹ لسٹ پر تھی۔۔

اسے ٹارچر کرنے کے لیے وہ اسے اپنے قریب رکھے ہوئے

تھا۔۔۔

"مجھے آپ سے باتیں کرنی ہیں کچھ۔۔ کیا آپ کا ٹائم مل سکتا

ہے۔۔۔"

محمل کو اس شخص کے قہر سے بچنے کے لیے اس لڑکی کی مدد چاہیے

تھی۔۔۔

رائنہ نے عجیب سے انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"زرقان نے بھیجا ہے تمہیں یہاں۔۔۔"

اپنے بالوں کو کندھے پر ایک جانب ڈالتے اس نے پوچھا تھا۔۔۔

ایسا کرنے سے بالوں کی وجہ سے چھپا اس کا ٹیٹو سامنے آگیا تھا۔۔۔ جو دیکھ محمل کی آنکھوں میں ناگواری پھیل گئی تھی۔۔۔ کیا شاہ میر اسے اس ٹیٹو پر کچھ نہیں کہتا تھا۔۔

محمل کو سمجھ نہیں آئی تھی کہ زرقان کرمانی کو اس بے شرم لڑکی میں نظر کیا آتا تھا۔۔۔

کہ اس کے پیچھے اتنا پاگل ہوا پڑا تھا۔۔

"نن نہیں۔۔۔ انہوں نے نہیں بھیجا۔۔۔ وہ تو جانتے بھی نہیں ہیں میں یہاں پر ہوں۔۔۔ میں نے اس دن پارٹی میں آپ کو

دیکھا تھا آپ جیسے زرقان سر کے قریب ہوئی۔۔۔اور آپ کے

الفاظ۔۔۔

وہ سب سن کر مجھے یہی لگا کہ شاید آپ زرقان سر کے پاس واپس

لوٹنا چاہتی تھیں۔۔۔اور میرے اس دن بیچ میں آنے کی وجہ سے

ایسا نہیں ہو پایا۔۔۔زرقان سر آپ سے بہت محبت کرتے

ہیں۔۔۔

آپ دونوں کے درمیان کچھ غلط فہمیاں ایسی ہیں جو محبت کے

باوجود آپ دونوں کو دور کیے ہوئے ہیں۔۔۔میں بس وہ غلط

فہمیاں دور کرنا چاہتی ہوں۔۔"

محمل کی بات پر رائنہ نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اور پھر زور سے ہنسی تھی۔۔

محمل نے اچھنبے سے اس کا یہ ہنسنا دیکھا تھا۔۔جیسے اس کی دماغی حالت پر شبہ ہو۔۔۔۔

"یہ تم سے کس نے کہا کہ زرقان کرمانی مجھ سے محبت کرتا ہے۔۔۔۔"

وہ اب سیدھی ہو کر بیٹھتی پوری دلچسپی کے ساتھ محمل کی بات سننے لگی تھی۔۔۔اسے اب یہ لڑکی سمجھ آنے لگی تھی۔۔۔

کچھ تو خاص تھا اس میں کہ زر قان کرمانی نے اسے اب تک زندہ رکھا ہوا تھا۔۔

"وہ جب آپ کو دیکھتے ہیں تو ان کی آں کھوں سے نظر آتا ہے۔۔۔"

محمل کی بات پر رائنہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔۔

"اگر میں کہوں کہ مجھے ایسا لگتا ہے کہ جب زر قان کرمانی تمہاری طرف دیکھتا ہے تو تب بھی اس کی آنکھوں میں تمہارے لیے جذبات نظر آتے ہیں۔۔۔ تو پھر کیا اس کا مطلب یہ ہو گا کہ وہ تم

سے بھی محبت کرتا ہے۔۔۔ دوسروں کو بہت نوٹ کیا ہے۔۔۔ کبھی اسے اپنی جانب دیکھتے نوٹ کرنا۔۔۔۔

تم نے اس کا اتنا نقصان کیا۔۔۔ نقصان کے ساتھ ساتھ زرقان کرمانی کو زندگی میں پہلی بار ہار کا مزا اچکھایا ہے۔۔۔

پکڑے جانے کے باوجود تم زندہ ہو۔۔۔ کیا مطلب بنتا ہے ان سب باتوں کا۔۔۔۔"

رائنہ کی بات پر محمل نے حیرت زدہ سا ہو کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔ انہوں نے تو کل رات مجھے جان سے مار ہی دیا تھا ایک طرح سے۔۔۔ میری زندگی تھی تو میں بچ گئی۔۔۔"

محمل نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔

"زندگی بھی ہو گی اور ساتھ زرقان کرمانی کی خواہش بھی۔۔۔ ورنہ وہ اپنے شکار کو کبھی سانسوں کے ساتھ نہیں چھوڑتا۔۔۔ اور اگر اس نے کل رات تمہاری جان لینے کی کوشش کی ہے تو آج تم اس کی محبت کا وکیل بن کر یہاں آ گئی ہو۔۔۔"

رائنہ جنید بھی زرقان کرمانی کی گرل فرینڈ رہ چکی تھی۔۔ اتنی بے وقوف نہیں تھی کہ اس کی باتوں میں آرام سے آجاتی۔۔۔ مخمل کو اب ناامیدی سی ہونے لگی تھی۔۔۔

مگر پھر بھی وہ کوشش کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتی۔۔ اس کا موبائل بجنے لگا تھا۔۔۔ سکرین پر جگمگاتا نام دیکھ اس کی آنکھیں جلنے لگی تھیں۔۔۔۔ اس نے زرقان کرمانی کا نام جلاد کرمانی کے نام سے سیو کر رکھا تھا۔۔

رائنہ سے ایکسکیوزڈ کرتی وہ سائیڈ پر ہوئی تھی۔۔۔

"کیسی جارہی ہے ملاقات۔۔۔۔؟؟"

زرقان کرمانی کا برفیلا لہجہ اس کی سماعتوں سے ٹکرایا تھا۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے رائنہ نے جو بات کی تھی اس کے احساس سے مخمل کے پورے وجود میں برقی رو دوڑ گئی تھی۔۔

اس نے گھبرا کر جھرجھری سی لی تھی۔۔۔ دل ہی دل میں اس نے ان دونوں کو کوسا تھا۔۔۔

جن کے اپنے دماغ خراب تو تھے ہی ساتھ میں اسکا بھی کر رہے تھے۔۔

"میں کوشش کر رہی ہوں انہیں راضی کرنے کی۔۔۔امید ہے وہ بہت جلد آپ کے پاس لوٹنے کے لیے راضی ہو جائیں گی۔۔"

محمل کی بات پر دوسری جانب گہرا ابوجہل سانس بھرا گیا تھا۔۔۔ عجیب سے احساس سے مکمل کی گرفت موبائل پر مضبوط ہوئی تھی۔۔۔

"کیسی لگ رہی ہے وہ۔۔۔؟؟"

زرقان کرمانی کا لہجہ بھاری ہوا تھا۔۔۔ جبکہ اس کے انداز پر محمل کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔

"بہت پیاری۔۔۔"

محمل نے مڑ کر رائنہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

اس شخص کے اگلے سوال پر محمل کا دل چاہا تھا کہ موبائل دیوار پر دے مارے۔۔۔ مگر ایسا کر کے بھی اس کا اپنا نقصان ہی ہونا تھا۔۔۔

"کیسے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔۔؟"

اس سوال پر محمل نے لب بھینچ لیے تھے۔۔۔اس کی رنگت ٹماٹر کی طرح لال ہو چکی تھی۔۔۔اب وہ اسے کیسے بتاتی کہ یہ عورت کیسے اتنے مرد ملازمین کے آس پاس ہونے کے باوجود جسم کو عیاں کرنے والی نائیٹی پہن رکھی ہے۔۔۔

محمل اچھے سے جانتی تھی وہ اسے ایسا کر کے ٹارچر کر رہا تھا۔۔۔

"کریم کلر کی شارٹ شرٹ اور سکرٹ پہنی ہوئی ہے۔۔۔

محمل نے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے ہٹاتے جھوٹ بولا تھا۔۔۔

دوسری جانب خاموشی چھاگئی تھی۔۔۔ محمل نے گھبراکر ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا تھا۔۔ کہیں اس کا جھوٹ پکڑا تو نہیں گیا تھا۔۔

"لپسٹک کس کلر کی لگائی ہوئی ہے۔۔"

اگلا سوال داغا گیا تھا۔۔اس کا یہ انداز دلربائی دیکھ محمل کے پسینے نکلنے لگے تھے۔۔۔

"ریڈ کلر۔۔۔"

محمل نے ماتھے پر ابھرے پسینے کے ننھے قطروں کو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔

وہ اس کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔۔۔ مگر گھبراہٹ اسے ہو رہی تھی۔۔۔

"کیا میرا نام اس کے وجود پر اب بھی ہے۔۔۔"

اس شخص کے سوال پر محمل مارے حیا کے کانپ سی گئی تھی۔۔۔

"جی۔۔۔"

محمل کی کانپتی آواز پر دوسری جانب سے زوردار قہقہہ گونجا تھا۔۔۔

"میں کسی اور کی بات کر رہا ہوں۔۔۔ تمہارے کیوں پسینے چھوٹ رہے ہیں۔۔۔"

سیگریٹ سلگھاتے وہ اس کا مذاق اڑا گیا تھا۔۔ جس پر محمل کی گھبراہٹ بڑھ گئی تھی۔۔

فون کے اندر سے وہ کیسے دیکھ سکتا تھا اسے پسینہ صاف کرتے ہوئے۔۔۔

محمل کو محسوس ہو رہا تھا کہ شاید کھیل صرف وہی نہیں کھیل رہی تھی۔۔اس کے ساتھ بھی کھیل کھیلا جا رہا تھا۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔"

محمل کو یہ شخص حد سے زیادہ برا لگا تھا۔۔۔کیسے بے شرمی اور بے باکی سے کسی اور کی بیوی کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔۔۔

"ہمہ ہونا بھی نہیں چاہیے۔۔۔"

انتہائی رکھائی سے کہا گیا تھا۔۔

"میں تھوکنا پسند نہ کروں تم پر۔۔۔جو تم اب تک مجھے ٹارچر کر چکے ہو۔۔۔محبت کے تو کسی صورت بھی قابل نہیں ہو۔۔۔اچھا فیصلہ تھا رائنہ کا تمہیں چھوڑ کر جانا۔۔۔"

محمل کا بہت دل چاہا تھا کہ وہ یہ بات اس کے سامنے بھی کرے۔۔۔۔

مگر ایسا کرنا شاید ناممکن ہی تھا اس کے لیے۔۔۔زرقان کرمانی کو اگر اس کے خیالات کا پتا چل جاتا تھا اسے کچا چبھا جاتا۔۔۔

"اپنی کوششیں جاری رکھو۔۔۔مجھے جلد ہی رزلٹ ملنا چاہیے۔۔۔

ورنہ تم اچھے سے جانتی ہو تمہارا انجام کیا ہو گا۔۔"

اسے دھمکی دیتا وہ کال کاٹ گیا تھا۔۔۔جس کے بعد مخمل نے

انتہائی غصے سے اپنے موبائل کو گھورا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے اس کے موبائل پر میسج کی بپ بجی تھی۔۔

"نائٹی اور شرٹ سکرٹ میں فرق کرنا سیکھو۔۔۔اگر دوبارہ ایسا

جھوٹ بولا تو۔۔۔۔"

میسج پڑھ کر محمل کی گھبراہٹ مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔تو کیا یہاں اس کے علاوہ بھی کوئی اس شخص کے جاسوس تھے۔۔۔یا پھر رائنہ نے اسے بتایا تھا۔۔۔

محمل کو اس وقت کسی پر بھی بھروسہ نہیں تھا۔۔۔۔ان سب لوگوں کا تعلق انڈرورلڈ کی دنیا سے تھا۔۔۔

وہ دماغوں سے کھیلنا بہت اچھی طرح سے جانتے تھے۔۔ محمل واپس رائنہ کے پاس آگئی تھی۔۔ مگر اس کے چہرے کی رنگت اب بھی سرخ تھی۔۔۔

"تم اتنا بلش کیوں کر رہی ہو۔۔؟؟ کیا تمہارے بوائے فرینڈ کی کال تھی۔۔؟ مجھے لگا تھا تم تھوڑی مختلف لڑکی ہو۔۔۔"

اس کی حالت دیکھ رائنہ نے یہی اندازہ لگایا تھا۔۔ جس پر محمل کے پورے وجود میں زہر اترا تھا۔۔

اسے ان سب باتوں سے نفرت تھی۔۔۔ بوائے فرینڈز وغیرہ بنانا بے غیرتی اور بے شرمی کے علاؤہ کچھ نہیں تھا۔۔۔

اوپر جس انسان کے ساتھ اس نے بات کی تھی۔۔۔اس کے ساتھ ایسا کوئی بھی تعلق جڑنے کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

وہ مزید زیادہ دیر وہاں نہیں بیٹھ پائی تھی۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

"بچی کا نام زینب ہے۔۔۔وہ بارہ سالہ بچی اتنی کیوٹ ہے۔۔۔ مجھے تو بہت پیاری لگی ہے۔۔۔"

وہ ان دونوں کے بلانے پر ان کی مدد کرنے وینیو پر آگئی تھی۔۔۔

یہ ایک پانچ منزلہ عمارت تھی۔۔۔ جس کے باہر کرمانیز کے نام

کے بورڈ لگے ہوئے تھے۔۔۔۔

تھرڈ پورشن پر وہ اس ایونٹ کو آرگنائز کر رہی تھیں۔۔۔۔

انہوں نے وائٹ اور پنک تھم رکھا تھا۔۔۔ جس کے لحاظ سے

ڈیزائنر کے ساتھ مل کر گھر کے لوگوں کے ڈریسز محمل نے ہی

ڈیسائیڈ کیے تھے۔۔

وہ دونوں باقی کاموں میں بزی تھیں۔۔۔

"زرقان سر کے علاوہ باقی سب کے ڈریسز کنفرم ہو چکے

ہیں۔۔۔"

ڈیزائنر لوسی کی شکل اتری ہوئی تھی۔۔۔ جس پر محمل نے سوالیہ

نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"باقی سب کو ڈریسز پسند آچکے ہیں۔۔۔ مگر ان کو دس ڈریسز بھیج

چکی ہوں۔۔۔ وہ سب ریجکیٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔ ان کو کوئی بھی

چیز بہت مشکل سے پسند آتی ہے۔۔۔ ٹائم بھی کم ہے۔۔۔ اگر ان

کا کوئی اچھا ڈریس فائنل نہ ہوا تو میری خیر نہیں ہے۔۔۔"

لوسی کی بات پر محمل دانت پیس کر رہ گئی تھی۔۔یہ شخص ہر ایک کے لیے کی عذاب بنا ہوا تھا۔۔۔

محمل نے اس کے ساتھ مل کر بہت سارے ڈریسز دیکھے تھے۔۔۔جن میں سے ایک کریم کلر کا فارمل سا سوٹ بہت اچھا لگا تھا اسے۔۔

محمل کے کہنے پر لوسی نے اسے بھیجا تھا۔۔۔جو اگلے ہی پل سلیکٹ کر لیا گیا تھا۔۔لوسی خوشی سے جھوم اٹھی تھی۔۔۔

"تھینکیو سوچ مچ محمل۔۔۔ تمہاری اور زر قان کرمانی کی سوچ اور پسند ملتی ہے لگتا ہے۔۔۔ بہت آگے تک جاؤ گی تم۔۔۔"

لوسی کی بات پر وہ مروتاً مسکرائی تھی۔۔۔ اسے یہ تعریف نہیں بلکہ برائی محسوس ہوئی تھی۔۔

"واؤ امیزنگ۔۔۔۔"

ان تینوں نے اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر بہت محنت کی تھی۔۔۔ سب سے پہلے وہاں داخل ہونے والی لڑکی نے چاروں جانب

دیکھتے ستائشی لہجے میں کہا تھا۔۔۔اس نے پنک کلر کی بہت خوبصورت میکسی پہن رکھی تھی۔۔۔

جس میں اس کا وجود بہت اچھے سے کور تھا۔۔اور کہیں سے کچھ بھی واضح نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ان سے وہ بہت اچھے سے ملی تھی۔۔۔اتنی رائل فیملی سے ہونے کے باوجود اس میں زرا سا نخرہ بھی نہیں تھا۔۔۔

وہ زینب کی مدر تھی فارینہ۔۔۔وہ زرقان کرمانی کی بھابھی اور شہیر کی بڑی بہن تھی۔۔۔۔

جس کے بعد محمل کو کلیئر ہوا تھا کہ زرقان کرمانی اس دن جس

سے بات کر رہا تھا وہ اس کی بیٹی نہیں بھتیجی تھی۔۔۔

آہستہ آہستہ سب لوگ آنے لگے تھے۔۔۔ اجالا اور آرزو بھی

چینج کر کے تیار ہو چکی تھیں۔۔۔ مگر وہ ابھی بھی ایسے ہی بے دلی

سے پھر رہی تھی۔۔۔

"آپ نے تیار نہیں ہونا محمل۔۔۔۔"

فارینہ اسے مسلسل کام میں مصروف دیکھ قریب آئی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھوں اور ماتھے پر لگی بینڈیج، تھکن اور تکلیف سے چور

اس کی زرد رنگت دیکھ فارینہ کو اس چھوٹی سی لڑکی کی فکر ہوئی تھی۔۔

جو اپنا کام بہت ایمانداری سے کر رہی تھی۔۔۔

"نہیں وہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو میں اب گھر جاؤں گی۔۔۔مجھے ریسٹ کرنا ہے۔۔۔"

محمل کو وہ بہت اچھی لگی تھی۔۔۔اسے دیکھ کر بالکل نہیں لگتا تھا کہ وہ ان تینوں کی کچھ لگتی ہے۔۔۔جن کا ایٹیوڈ ہی الگ لیول کا تھا۔۔۔

فارینہ کے علاوہ وہاں ان کی ایک بہن اور چچی کو دیکھا تھا انہوں نے۔۔۔

اس کے علاوہ وہاں کرمانی خاندان کا کوئی اور فرد نہیں تھا۔۔وہ تینوں خواتین ہی بہت اچھی تھیں۔۔۔رومیسا جو زرقان کی چھوٹی بہن تھی۔۔اس سے محمل کی ایک دو بار بات ہوئی تھی۔۔

جس کی باتوں سے وہ اتنا ہی سمجھی تھی کہ زرقان کرمانی پوری دنیا کے لیے ایک جیسا ہی تھا۔۔کھڑوس اور بدمزاج۔۔۔

عاصمہ بیگم راحم کی مدر تھیں۔۔۔وہ بھی ان سب سے بہت اچھی طرح ملی تھیں۔۔۔ان کو ایونٹ کا سیٹ اپ بہت اچھا لگا تھا۔۔۔ اتنے وقت بعد انہیں کی اس مغربی ماحول کی تھوڑا مشرقی ٹچ دیکھا تھا۔۔۔

محمل نے نوٹ کیا تھا کہ فارینہ پورا وقت اسے دیکھتی رہی تھی۔۔۔اور پھر بات کرنے اس کے پاس آگئی تھی۔۔۔

"ارے واپس کیوں جائیں گی آپ۔۔۔ آپ لوگوں کی وجہ سے آج اتنے عرصے بعد میں نے اپنی بیٹی کو ایسے مسکراتے دیکھا

ہے۔۔۔اس کے چاچو بھی بہت خوش ہونگے یہ دیکھ کر۔۔ جس نے اتنی محنت کی ہے۔۔

اسے تو میں ہرگز ایسے نہیں جانے دوں گی۔۔۔ وہاں اس طرف رومز ہیں۔۔۔ آپ وہاں جا کر ریسٹ کر لو۔۔۔ جیسے ہی پارٹی شروع ہونے والی ہو گی۔۔ ہم آپ کو جگا دیں گے۔۔۔ آپ تیار ہو کر آجانا۔۔۔"

فارینہ بہت خلوص سے بولی تھی۔۔۔ جس پر محمل ہولے سے مسکرائی تھی۔۔۔

"میرے پاس اس وقت یہاں پر پارٹی میں شمولیت کے لیے لباس نہیں ہے میم۔۔۔اس کے لیے مجھے گھر جانا پڑے گا۔۔"

محمل بس کسی طرح یہاں سے نکلنا چاہتی تھی۔۔اسے زرقان کرمانی کا سامنا بالکل بھی نہیں کرونا تھا۔۔

"یہ تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔۔۔ آپ کے لیے ڈریس بھی آجائے گا۔۔۔ آپ جائیں اور جا کر ریسٹ کریں۔۔اور پلیز مجھے یہ میم کہلوانا بالکل بھی پسند نہیں ہے۔۔۔تم مجھے فارینہ بھابھی کہہ سکتی ہو۔۔۔"

وہ لڑکی بہت زیادہ خوش اخلاق تھی۔۔۔ محمل کو وہ بہت اچھی لگی تھی۔۔

اس کی ایک بھی سنے بغیر اس نے محمل کو کمرے میں بھیج دیا تھا۔۔

شہیر اور راحم بھی آ چکے تھے۔۔۔ انہوں نے بھی بہت تعریف کی تھی سب چیزوں کی۔۔۔

"ویری امپریسو۔۔۔۔ تو پھر فائنل ہوا۔۔۔ اب آپ لوگ ہماری کمپنی کے ساتھ ہی کام کریں گی۔۔۔"

راحم کی بات سنتے وہ دونوں خوش ہوئی تھیں۔۔۔

آرزو کی نظریں راحم کے ساتھ چپکی کھڑی اس کی گرل فرینڈ پر تھیں۔۔۔جو اس سے دور ہونے کو تیار نہیں تھی۔۔۔

"سر آپ نے ٹائی غلط لگائی ہے۔۔۔یہ ایسے نہیں لگائی تھی۔۔ اگر آپ کہیں تو میں ٹھیک کر دوں۔۔"

آرزو نے راحم کی جانب دیکھتے شائستگی سے کہا تھا۔۔۔جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتا آرزو کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔

زوحا نے گہری نگاہوں سے آرزو کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

آرزو اس کے قریب کھڑی اس کی ٹائی ٹھیک کر رہی تھی۔۔ جب اچانک اس کا سر چکرایا تھا۔۔

"مس آرزو آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟"

راحم نے اسے گرنے سے بچانے کے لیے سہارا دیا تھا۔۔ جبکہ اس سے کافی فاصلے پر کھڑی اجالا یہ منظر دیکھ اپنی ہنسی روکنے کے لیے پانی کا گلاس لبوں سے لگاتی رخ موڑتے انجان بنی تھی۔۔

"مس آرزو۔۔۔"

راحم نے اس کا گال تھپتھپایا تھا۔۔۔وہ اس کے سینے پر سر رکھے آنکھیں بالکل موندے ہوئے تھی۔۔

"پانی کے چھینٹے مارو جاگ جائے گی۔۔۔"

پاس کھڑی زوحا اسے راحم کی بانہوں میں دیکھ جل کر بولی تھی۔۔۔

"کیا ہوا آرزو کو۔۔۔؟؟راحم اسے اٹھا کر وہاں صوفے پر بیٹھاؤ۔۔۔"

رومیسا پاس آتے فکرمندی سے بولی تھی۔۔۔ جس پر راحم سر ہلاتا اسے اپنی بانہوں میں اٹھا گیا تھا۔۔

"آرزو کی بچی اتنے قریب بھی نہیں آنا تھا۔۔۔ شکر کرو یہاں مخمل نہیں ہے۔۔ ورنہ خیر نہ ہوتی تمہاری۔۔۔۔"

اجالا اس کی اداکاری دیکھ داد دیئے بغیر نہیں رہ سکی تھی۔۔۔

راحم اسے صوفے پر بیٹھا کر اٹھنے لگا تھا جب آرزو نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کے پانی کا کہا تھا۔۔۔ راحم نے فوراً پانی کا گلاس لیتے اس کے لبوں سے لگا دیا تھا۔۔۔

اس لمحے پانی کوئی اور بھی پلا سکتا تھا۔ مگر وہ لڑکی جس طرح سے اس کا بازو پکڑ رکھا تھا۔ نرم گرفت اور اس کی بے ترتیب سانسیں۔۔۔

راحم کرمانی پہلی بار ایشین بیوٹی کو اپنے اتنے قریب دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کی نظریں اس چہرے پر بھٹکنے لگی تھیں۔۔

"اب آپ کیسا فیل کر رہی ہیں۔۔۔؟؟"

راحم کے پوچھنے پر وہ اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں سر۔۔پتا نہیں اچانک کیا ہوا۔۔ آئم سوری

میری وجہ سے آپ کو پریشانی ہوئی۔۔"

چہرے پر شرمندگی سجائے وہ معصومیت سے بولی تھی۔۔

"اٹس اوکے۔۔ کوئی پرابلم نہیں ہے۔۔۔"

راحم نرمی سے بولا تھا۔۔ آرزو کا دھیان نہیں رہا تھا یا ایسا جان بوجھ

کر ہوا تھا۔۔۔ اس نے ابھی بھی راحم کا بازو چھوڑا نہیں تھا۔۔۔

زوحا غصے سے آگ بگولہ ہوتی دور جا کھڑی ہوئی تھی۔۔

"مس آرزو۔۔۔"

راحم نے اس کا دھیان اپنے بازو کی جانب کروایا تھا۔۔

"اوہ آئم سوری۔۔۔"

آرزو ایک دم سے ہاتھ اٹھا گئی تھی۔۔۔ راحم نے ایک نظر اس کے سرخ پڑتے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔

ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ وہ وہاں سے اٹھ گیا تھا۔

"یہ سب کیا تھا۔۔۔ تم اس لڑکی کے اتنے قریب کیوں گئے۔۔"

زوحا نے انتہائی غصے سے راحم کو گھورا تھا۔۔۔

"وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔"

راحم نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔جواب اپنی بہن کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔

"بے ہوش ہوئی تھی یا تمہاری بانہوں میں آنے کا بہانہ چاہیے تھا۔۔۔اور تم۔۔تم تو جیسے پہلے ہی اسے اپنے قریب کرنے کے لیے مرے جا رہے تھے۔۔"

زوحا کا بس نہیں چل رہا تھا ابھی اس لڑکی کو یہاں سے چلتا کرے۔۔

"بی ہیو زوحا۔۔ تم بلاوجہ شک کر رہی ہو۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ وہ بہت اچھی اور شریف لڑکی ہے۔"

راحم اس سے پہلے بھی اپنی فی میل فرینڈز کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا تھا۔۔ زوحا کا ایساری ایکشن کبھی نہیں آیا تھا۔۔۔ اس کا غصہ دیکھ راحم حیران ہوا تھا۔۔

"پلیز۔۔۔ اچھے سے جانتی ہوں ایسی لڑکیوں کی شرافت کو۔۔۔"

زوحا اسے گھورتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔ راحم نے پلٹ کر آرزو کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جواب ملازمہ کے ہاتھ سے جوس

لے کر پی رہی تھی۔۔راحم نجانے کتنی دیر اس پر سے نگاہیں نہیں ہٹا پایا تھا۔۔۔

زرقان کے آنے کا انتظار تھا وہاں سب کو۔۔۔جو ابھی تک نہیں آیا تھا۔اس کے آنے کے بعد ہی پارٹی کو باقاعدہ آغاز کیا جانا تھا۔۔۔وہاں مردوں سے سفید رنگ کے لباس پہن رکھے تھے۔۔اور عورتوں میں پنک کلر کو ترجیح دی گئی تھی۔۔

سب کچھ پرفیکٹ لگ رہا تھا۔۔۔زینب نے ریڈ کلر کا بہت ہی خوبصورت فراک پہن رکھا تھا۔۔جس میں وہ سب سے منفرد اور پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

"چاچو۔۔۔"

خان کے ساتھ اندر داخل ہوتے زرقان پر پہلی نظر اسی کی پڑی تھی۔وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ بھاگ کر اس کی طرف جاتی اس کی بانہوں میں سوار ہوئی تھی۔۔

"چاچو کی پرنسز کیسی ہے۔۔۔؟"

اسے اتنا خوش دیکھ زرقان کرمانی کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔

جو بہت کم نظر آتی تھی اور اس کا دورانیہ بھی انتہائی تھوڑے وقت کا ہوتا تھا۔۔

زینب کو بانہوں میں اٹھائے وہ باقی گھر والوں سے ملا تھا۔۔۔وہ ایک ہی شہر میں ہونے کے باوجود اکثر اپنے کام میں اتنے مصروف رہتے تھے کہ ان کی ملاقات کو دن گزر جاتے تھے۔۔

وہ تینوں الگ گھر میں رہتے تھے۔۔۔اپنے خاندان کی خواتین کی سیکیورٹی کے خیال سے۔۔

ان کی حفاظت پر وہ کوئی کمپرومائز نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

زر قان اس وقت بلیک کلر کے لباس میں ملبوس پورا دن کا تھکا ہوا تھا۔۔

"بھائی آپ جا کر فریش ہو جائیں اور چینج کر لیں۔۔۔ مس لوسی نے آپ کو ڈریس ریڈی کروا کر روم میں رکھ دیا تھا۔۔"

رومیسا کے کہنے پر وہ سر ہلاتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

روم میں داخل ہوتے اس کا موبائل بجنے لگا تھا۔۔۔ جسے اٹینڈ کرتے اسے دوسری جانب سے جو خبر دی گئی تھی۔۔۔ اسکا موڈ ایک دم سے خوشگوار ہوا تھا۔۔۔

"اگر یہ بات سچی ہوئی تو آج تم سب کے لیے میری طرف سے ایک شاندار جشن کا اہتمام کیا جائے گا۔۔۔"

فالکن کی آنکھیں چمکنے لگی تھیں۔ بات کی کچھ ایسی تھی۔۔۔ اس کے دشمنوں کے دو ٹھکانے تباہ ہو چکے تھے۔۔۔ اور ساتھ ہی شاہ میر خان کا ایک بھائی مارا گیا تھا۔۔۔

یہ بات سب سے زیادہ سکون کا باعث تھی اس کے لیے۔۔۔

وہ اپنے دھیان میں چلتا ہوا بیڈ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ بیڈ پر بیٹھتے اس نے سائیڈ ٹیبل سے کچھ پلز نکالی تھیں۔۔ یہ بات کوئی نہیں

جانتا تھا۔ اس کے بھائی بھی نہیں کہ وہ پچھلے چھ سالوں سے ایک رات بھی سو نہیں پایا تھا۔۔

اسے نیند ہی نہیں آتی تھی۔۔۔ وہ انسومنیہ نامی بیماری میں مبتلا تھا۔۔۔

جس میں اس کی ساری رات جاگتے گزر جاتی تھی۔۔۔ اگر غلطی سے نیند آ بھی جائے تو ٹوٹ جاتی تھی۔۔۔

جس کی وجہ اسے ڈپریشن بتائی گئی تھی۔۔۔ اس بیماری کا علاج موجود تھا۔۔۔ مگر اسے علاج کروانا ہی نہیں تھا۔۔

وہ اپنے آپ کو اس ڈپریشن سے نکالنا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔وہ خود کو اذیت دیتا تھا۔۔۔

ساری رات نہ سو پانے اور دن بھر کاموں میں لگے رہنے کی وجہ سے اسے اپنے دماغ کو سکون دینے کے لیے یہ دوا کھانی پڑتی تھی۔۔۔

وہ نشہ نہیں کرتا تھا۔۔۔ آج تک اس نے شراب کا ایک گھونٹ نہیں پیا تھا۔۔

اتنی پاور اور دولت ہونے کے باوجود جب ہر دوسری عورت اس کے بستر کی زینت بننا چاہتی تھی۔۔۔اس نے کبھی ایسا کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔اسے عورتوں کو ٹشو پیپر کی طرح بدلنے کی عادت نہیں تھی۔۔۔

اس کی زندگی میں ایک ہی لڑکی آئی تھی۔۔۔رائنہ جنید۔۔۔۔

جس کے بعد نہ کوئی اور آئی تھی کبھی۔۔۔نہ وہ کسی کو شامل کرنا چاہتا تھا۔۔۔وہ کسی سے بھی ایسا تعلق قائم نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔جو اس کی دل تک رسائی پائے۔۔۔

اسے اپنی ذات کا حصہ دار کسی کو نہیں ٹھہرانا تھا۔۔۔

وہ سفاک تھا۔۔۔ اور اس بات پر بھی اسے کوئی افسوس نہیں تھا۔۔۔ اب تک زندگی اس کے ساتھ جتنی سفاک رہ چکی تھی۔۔۔ اسے اپنی سفاکیت اس کے مقابلے میں بہت کم لگتی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں اس پل خون سا اتر آیا تھا۔۔۔ جو دوا وہ لے رہا تھا وہ بہت ہائی ڈوز تھی۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ یہ دوا اس کو اندر سے کھوکھلا کر رہی تھی۔۔۔ مگر اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی حل نہیں تھا۔۔۔

دوا لیتے ہی اسے اپنے پورے وجود میں زہر سا اترتا محسوس ہوا تھا۔۔اس نے خود پر بہت ضبط کرتے بیڈ کی چادر کو اپنی مٹھی میں دبوچا تھا۔۔جب اگلے ہی لمحے ہاتھ پر محسوس ہوتے نرم گرم احساس کے ساتھ اس کے کانوں میں ایک نسوانی سی کراہ سنائی دی تھی۔۔

وہ حیرت زدہ سے پلٹا تھا۔۔اس نے دھیان ہی نہیں دیا تھا کہ اس کے بیڈ پر کمبل میں لپٹا کوئی وجود سو رہا تھا۔۔

اس کے ہاتھ کے نیچے نرم گرم سا احساس تھا۔۔۔اس نے وہاں سے کمبل ہٹایا تو ایک دودھیا گلابی نازک سی کلائی تھی۔۔۔

جو اس کے شدت بھرے انداز پر اس جگہ سے بے انتہا سرخ ہو رہی تھی۔۔

اور بہت زیادہ گرم بھی تھی۔۔ جیسے شدید بخار کی لپیٹ میں ہو۔۔۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ کوئی لڑکی اس کے کمرے میں اس کے بستر پر سو رہی تھی۔۔ جب باہر پارٹی چل رہی تھی۔۔

یہ اس کا بیڈ روم تھا۔۔۔ وہ جب بھی آتا تھا یہیں پر رہتا تھا۔۔

جب بھی اس کے آنے کی خبر ہوتی تھی یہ بیڈ روم صرف اسی وقت کھولا جاتا تھا۔۔

وہ آگے ہوتا۔۔۔تکیے پر اپنی مضبوط ہتھیلی جماتا ہاتھ سے اس کے چہرے سے کمبل سرکا گیا تھا۔۔۔

سنہری حسین زلفیں اس چہرے کو ڈھکے ہوئے تھیں۔۔۔مگر وہ بالوں اتنے حسین اور ملائم لگ رہے تھے۔۔

کہ زرقان کرمانی جیسا انسان بھی بے اختیاری میں ہاتھ بڑھا کر انہیں چھوتا چہرے سے ان کا پردہ ہٹا گیا تھا۔۔۔جب اگلے ہی پل زرقان کرمانی کی آنکھیں مزید سرخ ہوئی تھیں۔۔۔

جو چہرا اس کے سامنے آیا تھا۔۔۔وہ کتنے ہی لمحے اس پر سے نگاہیں نہیں ہٹا پایا تھا۔۔۔

معصومیت کا پیکر معلوم ہو رہی تھی وہ اس وقت۔۔۔

دودھیا رنگت بخار کی حدت سے سرخ ہوتی مزید حسین لگ رہی تھی۔۔۔

گھنیری پلکیں آرزؤں پر سایہ فگن تھیں۔۔۔ چھوٹی سی ناک ٹھنڈ کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔

کٹاؤ دار گلابی ہونے ہر طرح کے بناوٹی رنگوں سے پاک اس وقت ہلکے سے واں تھے۔۔۔۔ جو اس حسین چہرے کی دلکشی کو مزید بڑھا گئے تھے۔۔۔ ٹھوڑی پر چمکتا تل بھی آج اپنی پوری آب و تاب سے روشن تھا۔۔۔

ایک آوارہ لٹ بار بار اسے چھو رہی تھی۔۔۔۔ جو شاید اس لڑکی سے زیادہ اس وقت زرقان کرمانی کو ڈسٹرب کر گئی تھی۔۔

وہ جو پلز لینے کے بعد نجانے کتنی دیر اذیت کا شکار رہتا تھا۔ اس وقت اسے اذیت محسوس ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ وہ بہت ہی نرمی سے ہاتھ بڑھاتا اس کے تل کو چھوتی ان زلفوں کو ہاتھ بڑھاتا اس کے کانوں کے پیچھے اڑس گیا تھا۔۔۔

جس کی وجہ سے اس کی انگلی کی پوروں نے مخمل کے گالوں کی گداز یت کو محسوس کیا تھا۔۔۔

زرقان کی نظریں اس کے زخم ہونٹ سے بار بار ٹکڑا رہی تھیں۔۔۔

اس کو نجانے کیا ہوا تھا کہ وہ ہاتھ بڑھا کر اس کے اس زخم پر اپنا

انگوٹھا رکھ گیا تھا۔۔۔ محمل نیں ند میں کسمسائی تھی۔۔۔ اس نے

آنکھوں کو میچا تھا۔۔ وہ ہلکی سی کھلی تھیں۔۔

اور پھر سے بند ہو گئی تھیں۔۔ وہ اس وقت مکمل طور پر نیند میں

تھی۔۔۔ اسے خبر بھی نہیں تھی کہ جس انسان کی صورت بھی

اسے گوارہ نہیں تھی۔۔۔ جس نے اسے اب تک اتنا ستایا تھا۔۔

وہ اس وقت اس کے انتہائی قریب تھا۔۔ آج تک کسی مرد نے

اس کے بالوں کو ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا۔۔ نہ کوئی اس کے اتنے

قریب آیا تھا۔۔۔ کیونکہ اس نے کبھی کسی کو خود کو چھونے کی

اجازت ہی نہیں دی تھی۔۔

مگر یہ شخص تو اجازت کے بغیر ہی اس پر حاوی ہوا تھا۔۔۔

کسی احساس کی زیر اثر زرقان نے کمبل کو مزید نیچے سرکایا

تھا۔۔۔ سنہری بالوں نے اس کی نازک گردن کو پوری طرح

سے چھپا رکھا تھا۔۔۔

زر قان کرمانی نے ہاتھ بڑھا کر اس کی گردن سے ان بالوں کو ہٹایا تھا۔۔۔اس کی سرد ہاتھ کا لمس گردن پر محسوس ہوتے مخمل کے ہونٹ ہولے سے کانپے تھے۔۔۔

زر قان کی نظریں ان پر ساکت ہوئی تھیں۔۔اس نے لب بھینچ لیے تھے۔۔۔۔ نجانے کیوں مگر یہ منظر سکون بخش تھا۔۔۔

بال ہٹتے ہی اس کی گردن زر قان کی آنکھوں کے سامنے تھی۔۔

دودھیا گردن پر اس کی انگلیوں کے نشان واضح طور پر ثبت

تھے۔۔۔۔زرقان کرمانی نے ہاتھ بڑھا کر انہیں چھونا چاہا تھا۔۔۔

مگر پھر ہاتھ واپس کھینچ گیا تھا۔۔۔

آنکھوں کی جلن کئی گنا بڑھ چکی تھی۔۔۔

"تم نہ صرف زہین ہو بلکہ بے پناہ حسین بھی ہو۔۔۔۔بیوٹی ود

برین۔۔۔۔ تمہیں ایسے ہی مار دینا غلط تھا۔۔۔اسی خاطر زندہ رکھا

ہے۔۔۔ آج تک اپنے بڑے سے بڑے دشمن کے ساتھ لڑتے

ہوئے اتنا مزا نہیں آیا جتنا تمہارے ساتھ لڑائی میں آرہا ہے۔۔۔

تمہیں لگتا ہے میں بے خبر ہوں۔۔۔ تم زہین اور ہوشیار ہو تو میں زرقان کرمانی ہوں۔۔۔۔ جس کی ذہانت کا ابھی دنیا والوں نے صرف ایک پرسنٹ دیکھا ہے۔۔۔

ہاں مگر تم بہت خطرناک ہو۔۔۔ میرے سب دشمنوں میں سب سے زیادہ خطرناک۔۔۔۔ تم سے دشمنی نبھاتے ہوئے خوفزدہ ہے زرقان کرمانی۔۔۔۔"

وہ اپنی ہی بات پر ہنسا تھا۔۔۔۔ جس کی ایک نگاہ اٹھنے پر لوگوں کی سانسیں رک جاتی تھیں۔۔

وہ اپنی اس نازک سی دشمن سے خوفزدہ تھا۔۔۔

اس نے شہادت کی انگلی سے اس کے ماتھے سے ٹھوڑی کو چھوا تھا۔۔۔

اسے آج تک کبھی کسی بھی انسان سے جیلسی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

کیونکہ ہمیشہ ہر شے میں بیسٹ رہا تھا مگر آج اسے اس لڑکی کی اس سکون بھری نیند سے جلن محسوس ہوئی تھی۔۔۔

کتنے سکون سے سوئی ہوئی تھی۔۔۔ جیسے سونا اس کی حسرت ہی رہ گئی تھی اب۔۔۔

زرقان کی نظریں بار بار اس کے آدھ کھلے لبوں پر جا ٹھہرتی تھیں۔۔۔یہ منظر بہت زیادہ حسین تھا۔۔۔

بہکنے والا اب تک بہک چکا ہوتا۔۔۔ مگر وہ بہکنے والوں میں سے تھا ہی نہیں۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ اپنی جگہ سے اٹھتا بیڈ روم کا دروازہ اندر سے لاک کرتا واش روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسے بلانے کوئی کمرے میں آئے۔۔۔

اور اس لڑکی کو اس طرح سے اس کے بستر پر سوتا پائے۔۔۔وہ

اس کو اٹھا کر اپنے کمرے سے باہر بھیج سکتا تھا۔۔۔

یہ لڑکی ایسے بنا اجازت اس کے کمرے میں کیسے سو سکتی تھی۔۔۔

ایسا کر کے وہ انجانے میں ایک بار پھر سے اپنے جرم میں ایک اور

اضافہ کر چکی تھی۔۔۔

اس سے بھی زیادہ حیرت کی بات یہ تھی کہ زرقان کرمانی نے

اسے اس غلطی پر بھی کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔

وہ شاور لے کر نکلا تو وہ ابھی بھی اسے طرح سوئی ہوئی تھی۔۔

تیار ہوتے ہوئے بھی مرر میں اس کی گھورتی نظریں اس لڑکی پر

ہی تھیں۔۔۔

اسے اس وقت خود پر حیرت ہو رہی تھی کہ وہ اسے اٹھا کیوں

نہیں آرہا تھا۔۔

وہ خود پر پرفیوم سپرے کر رہا تھا۔۔جب اس وجود میں ہلچل

ہوئی تھی۔۔۔زرقان کرمانی کی بھوری آنکھوں نے اس کے بعد

جو قیامت خیز منظر دیکھا تھا۔۔

وہ اپنی جگہ پتھر کا ہوا تھا۔۔۔پرفیوم والا ہوتی وہیں ہوا میں معلق ہوا تھا۔۔۔

محمل نے نیند سے بیدار ہوتے ایک بھرپور انگڑائی لی تھی۔۔۔ اس کی نازک کلائیوں سے سلیوز ہٹ گئی تھیں۔۔۔

اٹھ کر بیٹھنے پر اس کے اوپر سے کمبل ہٹ گیا تھا۔۔۔اس کے نازک سراپے کی رعنائیاں بنا کسی پردے کے سامنے تھی۔۔۔ زرقان کرمانی نے نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔۔

اس نے پرفیوم نیچے رکھا تھا۔۔۔جب زرقان کی سماعتوں سے نسوانی چیخ سنائی دی تھی۔۔۔

محمل کی نظر اس پر پڑی تھی۔۔۔جب مارے خوف کے اس کے لبوں سے بے ساختہ چیخ بر آمد ہوئی تھی۔۔۔اس نے جلدی سے کمبل اٹھا کر اپنے آپ کو کور کیا تھا۔۔۔

بالوں کی لانبی زلفیں اس کی نازک کمر کو چھپا گئی تھیں۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔؟؟"

زرقان نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔جب وہ بے انتہا سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ کانپ رہی تھی۔۔۔

اسے اپنی جانب بڑھتا دیکھ وہ بیڈ کراؤن سے جالگی تھی۔۔۔

"اس سوال کا جواب تمہیں دینا چاہیے۔۔۔تم یہاں میرے بیڈ روم میں کیا کر رہی ہو۔۔۔"

زرقان کرمانی اس کے قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔اس کی بات پر محمل کی رنگت مزید سرخ ہوئی تھی۔۔

اسے یاد آیا تھا فارینہ کے کہنے پر وہ یہاں آگئی تھی۔۔۔اس کے سر میں اتنا درد تھا کہ اس نے دھیان ہی نہیں دیا تھا کہ یہ کسی کا بیڈ روم ہو سکتا تھا۔۔

"میری اجازت کے بغیر اس طرح سے میرے بیڈ روم میں میرے ہی بستر پر سونے کی کوشش کرنا۔۔۔کیا سمجھوں میں اس بات کو۔۔۔؟؟کیا کرنا چاہتی ہو تم۔۔؟؟یہ حرکت غلطی سے تو نہیں ہو سکتی۔۔۔

کہیں میرے دشمن نے تو نہیں بھیجا تمہیں۔۔۔مجھے اپنے اس حسن سے لبھا کر گھائل کرنے کے لیے۔۔۔"

زر قان اس کے قریب بیڈ پر بیٹھتے بولتا محمل کی مارے خوف کے جان نکال گیا تھا۔۔۔

"مم میں نہیں جانتی تھی کہ یہ آپ کو بیڈ روم ہے۔۔۔۔"

محمل کے ہونٹ کانپ رہے تھے۔۔۔۔زر قان کرمانی نے نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔۔

"میرے دشمنوں کو بتا دو کہ تم میرا کچھ نہیں بگاڑ پائی۔۔۔زر قان کرمانی نے بہت حسن دیکھا ہے۔۔۔فرق نہیں پڑتا اسے۔۔۔"

زرقان نے ہاتھ بڑھا کر اس کے بالوں کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔

جو اس کی کمر سے نیچے تک آرہے تھے۔۔۔وہ بہت زیادہ ملائم تھے۔۔

"پلیز سر۔۔۔۔"

مخمل نے اس کی گرفت سے اپنے بالوں کو چھڑوانے کی کوشش کی تھی۔۔۔جنہیں وہ اپنے ہاتھ پر لپیٹ گیا تھا۔۔۔

"میں آپکے کسی دشمن سے نہیں ملی ہوئی۔۔۔میں تو شاہ میر خان کو بھی نہیں جانتی ٹھیک سے۔۔۔"

محمل کو پہلے ہی بخار تھا۔۔۔اوپر سے اس شخص کے کمرے میں اس کے اتنے قریب ہونے کی خیال سے اس کے حواس چھن رہے تھے۔۔۔وہ یہاں اس کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔

اس کی تیاری بتا رہی تھی کہ وہ کافی دیر سے یہاں کمرے میں تھا۔۔۔

یہ سوچتے محمل کا دل بے اختیار دھڑک اٹھا تھا۔۔۔یہ سب اس کے پلان میں نہیں تھا۔۔

وہ خود کو جتنا بھی مضبوط ظاہر کرنے کی کوشش کرتی مگر اسے اس شخص سے انجانا خوف محسوس ہوتا تھا۔۔۔اس کی بھوری آنکھوں میں دیکھنے سے ڈرتی تھی وہ۔۔۔

اب بھی نہیں دیکھ پارہی تھی۔۔۔

"تو پھر کیا تمہاری مجھ سے کوئی ذاتی دشمنی ہے۔۔۔؟؟"

زر قان اس کے بالوں کو نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔ کبھی وہ انہیں ہاتھ پر لپیٹتا تھا۔ کبھی کھول دیتا تھا۔۔

عجیب بچوں جیسا انداز تھا اس کا۔۔ محمل کو اپنے بالوں کو چھوا جانا پسند نہیں تھا۔۔۔

وہ اجالا اور آرزو کو بھی ہاتھ نہیں لگانے دیتی تھی۔۔ مگر اس وقت اس کے منع کرنے کے باوجود وہ شخص اس کے بالوں کو نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔

اس کے سوال پر محمل کی نظریں اٹھی تھیں۔۔وہ بھوری آنکھیں اس وقت عجیب سے انداز میں اسے دیکھ رہی تھیں۔۔۔

محمل نے ٹرانس کی کیفیت میں نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

"میں نہیں جانتی آپ کو۔۔پلیز مجھے جانے دیں۔۔۔"

محمل کی آنکھوں میں اب نمی تیرنے لگی تھی۔۔

جو دیکھ زرقان اس کے پاس سے اٹھ گیا تھا۔۔۔ محمل کے لبوں رکا ہوا سانس خارج ہوا تھا۔۔۔۔

"آئندہ کسی کے بھی بیڈروم میں اس طرح دعوت نظارہ بن کر مت جانا۔۔ ہر کوئی زرقان کرمانی نہیں ہو سکتا جو اس قیامت خیزی کو نظر انداز کر دے۔۔۔۔"

دروازے کے قریب پہنچتے اس نے پلٹ کر ایک سلگتی ہوئی نگاہ اس پر ڈالی تھی اور وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

جبکہ اس کی بات کا مطلب سمجھتے محمل کے پورے جسم کا خون چہرے پر سمٹ آیا تھا۔۔۔ اس نے جلدی سے اپنے بالوں کو سمیٹا تھا۔۔۔ اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

اپنی بے وقوفی اور لاپرواہی پر وہ خود جتنی لعنت ملامت کر سکتی تھی وہ کی تھی۔۔۔ اور اپنے رب کا شکر ادا کیا تھا کہ وہ اس شخص سے محفوظ رہی تھی۔۔

اس کی سانسیں ابھی بھی معمول پر نہیں آ رہی تھیں۔۔۔ وہ نجانے کتنی دیر اس کے ساتھ کمرے میں تنہا تھی۔ کیا وہ اس کی قریب آیا تھا۔۔۔

محمل کو یہ سوچ زیادہ پریشان کر رہی تھی۔۔۔ جب اس کی نظر اپنی کلائی پر پڑی تھی۔۔۔ جو بہت زیادہ سرخ ہو رہی تھی۔۔ مکمل کو وہاں ہلکا سا درد کا احساس بھی ہوا تھا۔۔

اپنی نیند میں اس قدر بے خبری پر اسے جی بھر کر غصہ آیا تھا۔۔۔ مسلسل سوچنے پر اسے ایک دھندلی سے پرچھائی یاد آئی تھی۔۔۔ وہ جھکا ہوا تھا اس پر۔۔

یہ خواب تھا یا حقیقت میں ایسا ہوا تھا وہ فیصلہ نہیں کر پائی تھی۔۔۔ مگر اس وقت اس کی ہمت نہیں تھی اس شخص کے سامنے جانے کی۔۔

وہ پارٹی میں شرکت کیے بغیر یہاں سے نکلنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔ جب رائنہ کی کال دیکھ اس کو یاد آیا تھا کہ وہ زرقان کو

سرپرائز دینے کی خاطر اور اپنے کام سے خوش کرنے کی خاطر رائنہ کو آج کی پارٹی میں انوائیٹ کر کے آئی تھی۔۔

رائنہ اس کی گرل فرینڈ رہ چکی تھی تو یقیناً اس گھر کے لوگوں کو بھی جانتی ہو گی۔۔۔

کال اٹینڈ کرنے پر اسے پتا چلا تھا کہ وہ تھوڑی دیر میں پہنچنے والی ہے۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

مخمل لباس تبدیل کر کے باہر آئی تھی۔۔۔فارینہ نے اس کے لیے ایک بہت خوبصورت ڈریس منگوایا تھا۔۔۔پنک کلر کے

سلک کے اوپن ٹراؤزر اور ایمبرائیڈڈ شرٹ کے اوپر نیٹ کا

انتہائی خوبصورت گاؤن تھا۔۔۔

جو اس کے نازک سراپے پر بہت زیادہ سوٹ کر رہا تھا۔۔۔ اس

کے گولڈن براؤن بالوں کو آرزو نے جوڑے کے سٹائل میں

سیٹ کرتے دونوں اطراف سے لٹیں باہر نکال دی تھی۔۔۔

میک اپ کے نام پر اس نے صرف لپسٹک لگائی تھی۔۔۔

مگر اتنی سی تیاری میں ہی وہ بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔

اس نے گردن میں وائٹ سٹون کا ہار پہنا تھا۔۔۔جو بہت زیادہ پیارا تھا۔۔۔

محمل کو لگا رہا تھا کہ وہ بہت اوور لگ رہی ہے۔۔۔باقی سب کی ہیوی میکسیز کے آگے اس کا ڈریس سمپل تھا۔۔۔مگر عرصہ ہوا تھا اسے ایسے تیار ہوئے۔۔۔اس لیے اسے عجیب لگ رہا تھا۔۔

اور ابھی تھوڑی دیر پہلے جو ہوا تھا۔۔۔وہ اس شخص کے سامنے بھی نہیں جانا چاہتی تھی۔۔

اس نے اس بارے میں آرزو اور اجالا کو بھی نہیں بتایا تھا۔۔۔

بات ہی ایسی تھی۔۔۔اور غلطی ساری اس کی تھی۔۔۔

جو کے چھوٹی غلطی ہرگز نہیں تھی۔۔

محمل باہر آئی تھی۔۔۔جہاں اس وقت کیک کاٹا جارہا تھا۔۔۔

زرقان کرمانی نے زینب کو گود میں اٹھا رکھا تھا۔۔اس کے

دونوں اطراف فارینہ اور رومیسا کھڑی تھیں۔۔۔جس کے ساتھ

عاصمہ بیگم،راحم اور شہیر تھے۔۔۔

ان کے گھر کی باقی لوگ کہاں پر تھے۔۔ محمل سوچ کر رہ گئی تھی۔۔۔ کیا وہ اس دنیا میں نہیں تھے۔۔۔

وہ سب ایک ساتھ بہت خوش لگ رہے تھے۔۔۔اس فیملی کو دیکھ کسی احساس کے تحت محمل کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔

کیک کٹنے کے بعد سب کھڑے آپس میں بات کرتے مسکرا رہے تھے۔۔۔جب محمل کو لگا تھا کہ فارینہ نے اس کی جانب دیکھتے کوئی بات کی ہے۔۔۔

جس کے جواب میں زر قان کرمانی نے بھی اس کی جانب دیکھا

تھا۔۔۔ اس کے تاثرات بالکل سرد تھے۔۔

محمل نے گھبرا کر نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔۔ اس دشمنی میں

اترتے وقت اسے موت کا خوف نہیں تھا۔۔۔ وہ بہت دلیری کے

ساتھ داخل ہوئی تھی اس خطرناک دنیا میں۔۔۔

یہ شخص سے جان سے مار دیتا اسے پرواہ نہیں تھی۔۔۔ مگر اس

شخص کو دیکھ کر جو عجیب سا محسوس ہوتا تھا۔۔۔ محمل کو اس سے

گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔۔

"آپ کہاں پر ہیں۔۔۔میں انتظارِ کر رہی ہوں آپ کا۔۔۔"

محمل شور کی وجہ سے باہر آ کر اس سے کال کرنے لگی تھی۔۔۔

جس نے کب سے کہا تھا مگر وہ ابھی تک آئی نہیں تھی۔۔۔

"مجھے زرقان کے آدمیوں نے اندر نہیں جانے دیا۔۔میں واپس جا رہی ہوں۔۔۔"

رائنہ کی بات پر محمل حیران ہوئی تھی۔۔

"کک کیا مطلب آپ نے مجھے فون کیوں نہیں کیا۔۔۔میں سر کو انفارم کرتی آپ کے آنے کا۔۔۔وہ تو خوش ہوتے۔۔۔شاید ان کے آدمیوں نے انہیں بتایا ہی نہ ہو۔۔۔"

محمل الجھن کا شکار ہوئی تھی۔۔

"اس کے خاص آدمی خان نے روکا مجھے۔۔۔جو اس کی مرضی کے بغیر سانس بھی نہ لے۔۔۔زرقان کرمانی کے کہنے پر ہوا یہ۔۔۔اس کے گھر کی عورتیں پسند نہیں کرتیں مجھے۔۔۔وہ ان کے بیچ نہیں لانا چاہتا مجھے۔۔۔"

رائنہ کی بات پر محمل کی حیرت مزید بڑھ چکی تھی۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتی جب کسی نے اس کے کمر میں انتہائی بے رحمی سے اپنا بازو لپیٹتے اسے کھینچ کر دیوار سے پٹخا تھا۔۔۔

محمل کے لبوں سے مارے تکلیف کے کراہ نکلی تھی۔۔۔

"کس سے پوچھ کر انوائیٹ کیا تھا اس کو۔۔۔"

اس کے جبڑے کو اپنی مٹھی میں جکڑ تا وہ اس پر دھاڑا تھا۔۔۔

محمل اس حملے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔وہ بری طرح سے سہم گئی تھی۔۔

زرقان کی آگ اگلتی سانسیں اس کو جھلسا کر رکھ گئی تھیں۔۔۔وہ بہت زیادہ غصے میں تھا۔۔

"مم مجھے لگا آپ کو خوشی ہو گی۔۔۔"

اس نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا تھا۔۔۔مارے درد کے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔

اس نے زرقان کو خود سے دور کرنے کی خاطر اس کے کوٹ کو مٹھیوں میں دبوچتے دور دھکیلنے کی کوشش کی تھی۔۔

"اس پوری دنیا میں کوئی ایسی شے یا انسان نہیں ہے جو زرقان کرمانی کو خوشی دے سکے۔۔۔"

زرقان نے اس کے چہرے کو آزاد کر دیا تھا۔۔ مگر مخمل اس کے الفاظ پر اپنی جگہ پر سن ہوئی تھی۔۔۔

"میں نے تم سے کہا ہے کہ رائنہ کو شاہ میر سے چھین کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے لے کر آؤ۔۔۔ تم کیوں مرنا چاہتی ہو میرے ہاتھوں۔۔۔"

اس کے دونوں اطراف اپنی ہتھیلیاں رکھے وہ اس پر جھکا ہوا دھاڑا تھا۔۔۔ وہ بہت زیادہ غصے میں تھا اس وقت۔۔

سے کا چہرا بے حد سرخ ہو چکا تھا۔۔۔ محمل کی نظریں اس کی بھوری آنکھوں کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ وہ چند لمحوں کے لیے اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔۔

ان نگاہوں سے وہ اپنی نگاہیں ہٹا نہیں پائی تھی۔۔۔کچھ تھا ان میں جو اسے باندھ رہا تھا۔۔

اس کی سانسیں تیز تیز چل رہی تھیں۔۔مگر وہ بالکل ساکت کھڑی تھی۔۔۔اس کے دونوں ہاتھوں کی گرفت اب بھی زرقان کے کوٹ پر تھی۔۔وہ اس کے حصار میں قید بالکل ساکت کھڑی تھی۔۔۔

اس کی بات کا جواب دینے کے بجائے وہ آنکھیں بند کر گئی تھی۔۔۔۔

اس کے دل کی کیفیت اسے پریشان کر رہی تھی۔۔۔وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ اس شخص کی آنکھوں کا یہ کیسا اثر تھا۔۔۔

زرقان نے خاموش نگاہوں سے اس لڑکی کے انداز کی یہ بے کلی دیکھی تھی۔۔۔

اس کی گرم سانسیں اب بھی محمل کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔؟؟"

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا جب قریب سے سنائی دیتی آواز پر وہ دونوں اپنی جگہ ساکت ہوئے تھے۔۔

محمل نے فوراً سے آنکھیں کھولی تھیں۔۔زر قان لمحے کے ہزارویں حصے میں اس سے دور ہوا تھا۔۔۔جب اسی لمحے محمل کے لبوں سے کراہ نکلی تھی۔۔

اس کا لاکٹ زر قان کے کوٹ کی بٹن کی ساتھ الجھ گیا تھا۔۔۔

قریب کھڑی فارینہ کو دیکھ اور اس کی پر شوخ مسکان پر محمل کا دل چاہا تھا کہ وہ یہاں سے غائب ہو جائے۔۔۔

وہ نجانے کیا سمجھ رہی تھی۔۔

زرقان کے پیچھے ہونے پر محمل کی گردن پر کھینچاؤ آیا تھا۔۔۔۔
اسے تکلیف ہوئی تھی۔۔۔

"آرام سے زرقان۔۔۔۔"

فارینہ زرقان کی بے رحمی پر خفگی سے اسے گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔ جب اگلے ہی لمحے زرقان نے ہاتھ بڑھا کر اس کی لاکر توڑ دیا تھا۔۔۔ جس کے سٹونز ادھر ادھر بکھر گئے تھے۔۔

محمل کو لاکٹ ٹوٹنے کا افسوس نہیں ہوا تھا۔۔۔ بلکہ وہاں سے نجات ملنے پر شکر کرتی تیزی سے وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

"آہم آہم۔۔۔۔ یہ کیا ہو رہا تھا ابھی۔۔۔۔؟؟"

وہ وہاں سے جانے لگا تھا جب فارینہ اس کے سامنے آئی تھی۔۔۔۔ فارینہ اس سے چھ سات سال بڑی تھی۔۔۔ اس کی چچازاد بھی تھی اور بھابھی بھی۔۔۔

وہ اس کی بہت زیادہ عزت اور احترام کرتا تھا۔۔۔ آج تک کبھی اس سے غصے سے بات نہیں کی تھی۔۔۔ اوپر سے کچھ سال پہلے جو

ٹریجڈی اس کے ساتھ ہوئی تھی۔۔۔وہ زرقان کو پہلے سے زیادہ عزیز ہو گئی تھی۔۔۔

"جیسا آپ سوچ رہی ہیں ویسا کچھ بھی نہیں تھا۔۔"

زرقان اس وقت بہت زیادہ غصے میں ہونے کے باوجود اس کے چھیڑنے پر نرمی سے بولا تھا۔۔۔ورنہ اگر یہاں کوئی اور ہوتا تو اس کا حشر بگڑ جاتا۔۔۔

"میں مان ہی نہیں سکتی۔۔۔وہ لڑکی تمہاری پناہوں میں کانپ رہی تھی۔۔۔اس کی حالت دیکھی تھی۔۔۔کیسے سرخ ہو چکی

تھی۔۔۔ یہ غصے یا لڑائی میں تو بالکل بھی نہیں ہوتا۔۔۔ اس سے پہلے بھی تمہاری کئی ایمپلائز کو ڈانٹ پڑتی ہے تم سے۔۔ پہلے تو کبھی کسی کے اتنے قریب نہیں گئے تم زرقان۔۔۔ کہیں ہمیں بتائے بغیر لڑکی ڈھونڈ تو نہیں لی۔۔۔۔

ویسے ہے تو بہت پیاری۔۔۔ تمہارے ساتھ لگ بھی اچھی رہی تھی۔۔۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ میری طرف سے یہ لڑکی اوکے ہے۔۔۔ بہت کیوٹ سی ہے۔۔۔ مجھے تو پہلی نظر میں ہی اچھی لگی تھی۔۔"

فارینہ اس کے بگڑتے تاثرات کے باوجود اپنے دل کی بات کہہ گئی تھی۔۔۔ جبکہ اس کی بات کے اختتام تک زرقان کا ماتھا شکنوں سے بھر گیا تھا۔۔۔

"ہو گیا آپ کا؟؟؟"

اس کی کسی ایک بھی بات کو سیریس لیے بغیر زرقان نے ابرو آچکا کر اسے گھورا تھا۔۔

"میں سیریس ہوں زرقان۔۔۔ مجھے اس لڑکی کو اپنی دیورانی بنانا ہے۔۔۔ مجھے نہیں پتا۔۔۔"

فارینہ ضدی لہجے میں بولی تھی۔۔۔ آج سے پہلے اس نے کبھی

زرقان سے ایسی کوئی ضد نہیں کی تھی۔ آج جو کر رہی تھی

زرقان اس پر اپنی پیشانی مسل کر رہ گیا تھا۔۔

"بھابھی وہ صرف ایک معمولی ایمپلائے ہیں۔۔۔ اس سے زیادہ

کچھ بھی نہیں۔۔۔ مجھے بالکل بھی نہیں پسند اور آپ جیسا اسے

سمجھ رہی ہیں وہ ویسی نہیں ہے۔۔۔۔ یہ کیوٹنیس صرف دیکھنے کی

حد تک ہے۔۔۔ ورنہ بہت ہوشیار لڑکی ہے وہ۔۔"

زرقان نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

فارینہ نے اس کی بات پر اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

"زرقان کرمانی اگر اس وقت تمہارا بھائی زندہ ہوتا تو دیکھتی کیسے اس کے آگے انکار کرتے ہو تم۔۔۔"

فارینہ ناراضگی سے بولی تھی۔۔۔

"بھابھی۔۔۔۔"

زرقان کی آنکھوں میں خون اترا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا فارینہ نے یہ بات جان بوجھ کر کی تھی۔۔۔

"آپ یہ اس لیے کہہ رہی ہیں نا کہ اس لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کرلوں تاکہ رائنہ سے پوری طرح سے دور ہو جاؤں۔۔۔"

زرقان کی بات پر فارینہ نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس شخص سے کوئی بھی بات چھپانا مشکل تھا۔۔۔

"مجھے اچھی لگی ہے وہ۔۔اس لیے کہا۔۔۔باقی تمہاری اپنی مرضی۔۔۔میں بھلا کون ہوتی ہوں زرقان کرمانی کو کچھ کہنے والی۔۔۔"

فارینہ رائنہ کا نام اپنی زبان پر بھی نہیں لانا چاہتی تھی۔۔۔وہ زرقان کی بات کو نظر انداز کرتے خفگی سے بولتی وہاں سے جانے لگی تھی۔۔۔

"اگر آپ کو وہ اچھی لگی ہے تو میں اس کی ڈیوٹی فل ٹائم اسی گھر میں کر دوں گا۔۔۔"

زرقان کی بات پر فارینہ نے پلٹ کر اسے گھورا تھا۔۔۔

"زرقان کرمانی ان بندوقوں اور بارودوں کے بیچ رہ کر تمہارے اندر سے ایموشنز ہی ختم ہو چکے ہیں۔۔۔رہو تم ساری زندگی

اکیلے ایسے ہی۔۔ اچھی بات ہے ویسے تم شادی نہ ہی کرو اس سے تو بہتر ہے۔۔ ورنہ اس ہنستی مسکراتی لڑکی کو بھی اپنے جیسا بنا دو گے۔۔"

فارینہ غصے میں کہتے وہاں سے پلٹ گئی تھی۔۔۔ واپس پلٹتے اسے وہم ہوا تھا کہ وہ مسکرا رہا تھا شاید۔۔۔

فارینہ نے واپس سے گھورا تھا اسے۔۔۔ مگر اس بار وہی برفیلے تاثرات تھے۔۔۔ جس کے فارینہ خود کو ہی پاگل سمجھتی وہاں سے آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔

مسکرانا تو وہ اس ایک انسان کے بعد سے بھول چکا تھا۔۔۔ جس کو اپنے ہاتھوں اس نے دفن کیا تھا۔۔

وہ واپس پارٹی میں آیا تھا۔۔۔ جہاں اس وقت مہمان آہستہ آہستہ رخصت ہو رہے تھے۔۔۔

"تھینکیو سو مچ ہمارا فنکشن اتنا اچھا بنانے کے لیے۔۔۔"

فارینہ اور رومیسا کو وہ تینوں بہنیں بہت پسند آئی تھیں۔۔ محمل فارینہ کے سامنے شرمندہ سی تھی۔۔۔

نجانے وہ اس کے بارے میں کیا سوچ رہی ہو گی۔۔۔

فارینہ نے ان تینوں کے فون نمبر لیے تھے۔۔۔وہ ان سے دوبارہ بھی ملنا چاہتی تھی۔۔۔زرقان کے سامنے تو وہ غصے سے آگئی تھی۔۔۔ مگر اس کے دماغ میں یہ بات اب بیٹھ چکی تھی۔۔

زرقان نے بالکل ٹھیک سمجھا تھا۔۔۔اسے رائنہ جنید کو زرقان کی زندگی سے ہمیشہ کے لیے نکالنا تھا۔۔

اس نے پہلی بار زرقان کو کسی لڑکی کے اتنے قریب دیکھا تھا۔۔ اسے وہ پیاری سی لڑکی اچھی لگی تھی۔۔

اس نے پورا فنکشن اسے زرقان کی طرف دیکھتے پایا تھا۔۔

اور ملازمہ سے اسے یہ بات بھی پتا چلی تھی کہ محمل غلطی سے

زرقان کے کمرے میں سو گئی تھی۔۔۔زرقان کے کمرے میں

جانے کے آدھے گھنٹے بعد ملازمہ نے محمل کو اس کے کمرے سے

نکلتے دیکھا تھا۔۔

جو بات فارینہ کو زیادہ حیران کر گئی تھی۔۔کی زرقان نے اتنی

بڑی بات پر کوئی ری ایکٹ ہی نہیں کیا تھا۔۔۔

اسے بہت سارے ایسے کلو مل رہے تھے۔۔۔جن کی بنیاد پر اس

نے زرقان کو اس حوالے سے راضی کرنے کی کوشش کی

تھی۔۔۔مگر وہ تو ہمیشہ کی طرح ہتھے سے ہی اکھڑ گیا تھا۔۔۔

" آپ بہت اچھی ہیں۔۔۔ لگتا ہی نہیں کہ وہ کرمانی برادرز کی کچھ لگتی ہیں۔۔"

اجالا کے لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔ جب آرزو کے کہنی مارنے پر اس نے فوراً زبان دانتوں تلے دبائی تھی۔۔ کیونکہ وہ تینوں کچھ فاصلے پر ہی کھڑے تھے۔۔۔

اس کی بات پر فارینہ اور رومیسا ہنسنے لگی تھیں۔۔۔

"وہ دراصل ان کو ابھی تک کوئی ایسی اچھی لڑکیاں ملی نہیں نا۔۔۔ اسی خاطر دماغ خراب ہے ان کا۔۔۔"

فارینہ کی بات پر محمل نے پلٹ کر زرقان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو غصے بھری نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

محمل نے گھبرا کر نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔۔ آج نجانے

کیوں بار بار اس کا اس شخص سے ٹکراؤ ہو رہا تھا۔۔

وہ اب یہاں سے نکلنا چاہتی تھی۔۔۔

اسی خاطر فارینہ اور رومیسا سے ملتے وہ وہاں سے آگئی تھی۔۔۔ باہر

نکلتے وقت اس نے پلٹ کر زرقان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو

زینب کو گود میں اٹھائے اس سے پیار کر رہا تھا۔۔

"زرقان کو بچوں سے بہت زیادہ پیار ہے۔۔ اس نے ایک بہت بڑا یتیم خانہ بھی بنا رکھا ہے۔۔"

یہ بات فارینہ نے کہی تھی۔۔۔ اس کی زینب سے محبت دیکھ یہ بات نظر بھی آتی تھی۔۔

مگر محمل کے دماغ کی یہی سوچ آئی تھی کہ یقیناً اس کے یتیم خانے میں وہی بچے آتے ہونگے جن کے ماں باپ کو یہ شخص اپنی دشمنی میں قتل کر دیتا ہو گا۔۔۔

"جی میڈم آپ نے بلایا مجھے۔۔۔۔"

زرقان اپنے کمرے میں تھا۔۔۔جب فارینہ نے باہر کھڑے خان کو اپنے پاس بلایا تھا۔۔۔۔

"تمہیں میرا ایک کام کرنا ہو گا خان۔۔۔ مگر اس کے بارے میں کسی کو بھی خبر نہیں ہونی چاہیے۔۔۔ تمہارے باس زرقان کرمانی کو بھی نہیں۔۔۔۔"

فارینہ کی بات پر خان کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔۔۔
زرقان کی مرضی کے خلاف وہ کچھ نہیں کرتا تھا۔۔۔

"میڈم اگر سر کو بتا کر کر لیں۔۔۔وہ آپ کو کبھی کسی کام سے نہیں روکیں گے۔۔۔"

خان ان کی ساری باتیں مان سکتا تھا مگر زرقان کو نہ بتانے والی بات اس کو تھوڑی مشکل لگی تھی۔۔۔

"خان۔۔۔جب میں نے کہہ دیا ہے کہ اس کو پتا نہیں چلے گا تو اس کا یہی مطلب ہے کہ زرقان کرمانی کو اس کام کے بارے میں نہیں بتاؤ گے تم۔۔۔بھولو مت خان میں ابراہیم کرمانی کی بیوہ ہوں۔۔

تم پر لازم ہے کہ زر قان کے ساتھ ساتھ تم میرا فرض بھی مانو۔"

فارینہ اسے اپنے انداز میں ایموشنل بلیک میل کر رہا تھا۔۔

اس کی بات کر خان کا چہرا جھک گیا تھا۔۔ اس نے زر قان کرمانی سے ٹکرانے کے لیے ابراہیم کرمانی کا حوالہ دے دیا تھا۔۔

"حکم کریں میڈم۔۔۔"

سر جھکائے ہاتھ باندھے وہ بے چارگی کے عالم میں بولے گیا تھا۔۔۔

جس پر فارینہ خوش ہوتی اس کو سارا پلان سمجھانے لگی تھی۔۔۔

جس پر خان کے چہرے کی تاثرات بدل چکے تھے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"محمل ہم ٹھیک کر رہے ہیں نا۔۔۔؟"

وہ صبح تیار ہو رہی تھی جب آرزو اس کے پاس آئی تھی۔۔ آرزو نے واپس آنے کے بعد راحم کو میسج کر کے اس کا شکریہ ادا کیا تھا۔۔۔ جس کے بعد اس سے کافی دیر ٹیکسٹ پر بات ہوتی رہی تھی اس کی۔۔

اس نے بہت اچھے سے بات کی تھی۔۔۔ مگر صبح تک آرزو کو یہی لگ رہا تھا کہ وہ لوگ جو کر رہی تھیں وہ ٹھیک بھی تھا یا نہیں۔۔۔

اس کی بات پر مخمل نے بیچارگی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ہمارے پاس اور کوئی آپشن بھی تو نہیں ہے نا۔۔۔ تمہیں لگتا ہی میں یہ سب خوشی سے کر رہی ہوں۔۔۔"

مخمل کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔

جو بات ان دونوں کو تڑپا گئی تھی۔۔

"نن نہیں محمل۔۔۔مجھے بس ڈر لگتا ہے۔۔۔کہ کہیں کچھ غلط نہ ہو جائے۔۔۔وہ مافیہ گینگ کے لوگ ہیں۔۔۔ان کی دماغ ہم سے کئی زیادہ تیز چلتے ہیں۔۔۔وہ اتنے پاور فل ہیں اور ہم تن تنہا کمزور لڑکیاں۔۔

اگر کبھی ان کو ہمارے بارے میں پتا چل گیا تو ہمیں زندہ گاڑھ دیا جائے گا۔۔۔وہ آنکھیں جو ہماری منتظر ہیں۔۔۔ان کا انتظار ہی رہ جائے گا۔۔۔"

اجالا کو ہمیشہ نان سیریس رہتی تھی۔۔۔محمل کے گرد حصار باندھتے اس نے جو بات کہی تھی۔۔

اس پر ان دونوں کا دل بھی کوئی مٹھی میں جکڑا گیا تھا۔۔۔

"اچھے کی امید رکھو۔۔۔ ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ اللہ نے اب تک ہماری مدد کی ہے۔۔۔وہ آگے بھی کرے گا۔۔۔"

محمل نے ان دونوں کو اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے ٹیبل پر پڑا اس کا موبائل زور و شور سے بج اٹھا تھا۔۔۔اس اچانک آتی آواز پر وہ تینوں دہل اٹھی تھیں۔۔۔

"اب تو ہر آہٹ پر ایسے لگتا ہے جیسے ابھی زرقان کرمانی کے بندے آکر فائرنگ کرنے لگیں گے۔۔"

آرزو کی بات پر اجالا نے ٹیبل پر پڑے موبائل سکرین کو گھورتے منہ بنا کر ان دونوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تمہارا اجلاد کرمانی یاد کر رہا ہے تمہیں۔۔۔"

اس نے موبائل محمل کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔ جس پر محمل کے چہرے کی رنگت ایک دم سے سرخ ہوئی تھی۔۔

"اے ہیلو۔۔۔ اتنی لال کس خوشی میں ہو رہی ہو تم۔۔۔؟ سب خیریت ہے نا۔۔؟"

ان دونوں نے مشکوک نگاہوں سے محمل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"پاگل ہوگئی ہو تم لوگ۔۔۔مجھے ڈر لگتا ہے اب اس سے۔۔۔

اسی لیے ہو رہا ایسا۔۔۔"

محمل نے گھبرا کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

"تو ہم بھی یہی کہہ رہے تھا۔۔۔تک پچھ اور سمجھی تھی کیا۔۔۔

ویسے اس بندے کی پرسنالٹی اچھی خاصی ہے۔۔۔تم پتا نہیں کیسے

اس کے ساتھ کام کر رہی ہو۔۔۔مجھے تو بات کرتے ہوئے بھی ڈر

لگتا ہے۔۔"

آرزو اور اجالا پارٹی میں اس سے ملنے اور دیکھنے کے بعد کتنی بار یہ بات کر چکی تھی۔۔

"وہاں تو وہ اچھے موڈ میں تھا۔۔۔جب غصے میں ہوتا ہے تو پھر تو جان کو آیا ہوتا ہے۔۔۔"

محمل نے منہ بنایا تھا۔۔۔اس نے کال پک نہیں کی تھی۔۔۔

"ہاں تمہاری گردن پر اثار نظر آرہے ہیں۔۔۔"

اجالا نے اس کی ہمت کو داد دی تھی۔۔۔

فون دوبارہ بجنے لگا تھا۔۔اب کی بار محمل نے جلدی سے کال پک کی تھی۔۔۔

"میری کال پک کیوں نہیں کی۔۔۔؟؟"

برفیلا لہجہ سپیکر پر ابھرا تھا۔۔

"آئم سوری سر وہ میں۔۔۔"

محمل کی صورت دیکھتیں وہ دونوں مسکرا رہی تھیں۔۔۔یہ ان کی بہادر شیرنی تھی۔۔۔جو اتنی ہوشیاری سے شکار کرتی تھی کہ اگلے کو پتا بھی نہیں لگتا تھا۔۔۔

زر قان کرمانی کے ساتھ بھی یہ ہو چکا تھا۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا

تھا کہ اب آگے اس کے ساتھ یہ لڑکی کیا کرنے والی تھی۔۔۔

"مجھے رائہان سے ملنا ہے۔۔۔۔ اسے کرمانی ٹاور پر لے کر آؤ۔۔۔

شام آٹھ بجے مجھے وہ وہاں پر چاہیے ہے۔۔۔ انڈرسٹینڈ۔۔۔۔"

محمل نے اس حکم پر ہونقوں کی طرح سکرین کو گھورا تھا۔۔۔

وہ اس کے دشمن کی بیوی تھی۔۔۔ مگر وہ ایسے فرمائش کر رہا تھا جیسے

کوئی راہ چلتی لڑکی کو پکڑ کر اس کے پاس لے کر جانا ہو۔۔۔

"اوکے سر۔۔۔"

انکار کرنے کا آپشن تھا ہی نہیں اس کے پاس۔۔۔

"یہ جلاد کرمانی خود کو سمجھتا کیا ہے۔۔۔وہ اس کے دشمنی کی بیوی ہے۔۔۔ مگر آرڈر ایسے دیتا ہے جیسے اس کی اپنی ہو۔۔۔اب اگر وہ آنے کے لیے نہ مانی تو کیا کروں گی میں۔۔۔ اس نے تو مجھے نہیں چھوڑنا۔۔۔"

محمل نے بے چارگی سے کہا تھا۔۔۔

"کیا یہ واقعی اس سے اتنی شدید محبت کرتا ہے۔۔۔؟؟"

اجالا متجسس ہوئی تھی۔۔۔زرقان کرمانی کی کسی کے لیے اتنا شدت بھرا انداز دیکھ۔۔۔

جس پر محمل نے کل والی بات بتائی تھی کہ اسے گھر میں گھسنے نہیں دیا تھا۔۔۔

"ہو سکتا اس سے ناراض ہو گئی ہو۔۔۔اسی لیے منانے کے لیے فون کیا ہو۔۔۔"

آرزو کی بات پر محمل نے بے ساختہ اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

نجانے کیوں مگر اسے یہ سب اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

وہ آفس جانے کے بجائے شامیر خان کے گھر آگئی تھی۔۔۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی۔۔ اسے وہاں کسی کے غصے سے بولنے کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔ وہ شخص انگلش میں ہی بول رہا تھا۔۔۔ غور کرنے پر محمل کو اس کی باتیں سمجھ آنے لگی تھیں۔۔۔ وہ زرقان کرمانی کے بارے میں بات کر رہا تھا۔۔۔ بہت زیادہ غصے میں تھا۔۔۔ شاید اس کا کوئی نقصان ہوا تھا۔۔۔

محمل دروازے کے ساتھ کھڑی سننے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ جب اسے سمجھ آئی تھی کہ زرقان نے شاہ میر خان کے بھائی کو قتل کر دیا تھا۔۔۔ اس کی لاش تک نہیں دی گئی تھی۔۔۔

محمل کی خوف کے مارے جان نکل گئی تھی۔۔۔ کتنا خطرناک بندہ تھا۔۔۔

محمل کو یاد آیا تھا کہ اسے بھی تو دوبار مارنے کی کوشش کر چکا تھا۔۔۔ اس انسان کے لیے کسی کی جان لینا مشکل تھا ہی نہیں۔۔۔

"مس محمل آپ یہاں۔۔۔؟؟"

وہ دروازے کے ساتھ جڑ کر کھڑی تھی۔۔ جب اپنے عقب سے آتی آواز پر وہ اچھل گئی تھی۔۔۔

"السلام و علیکم۔۔"

شاہ میر کو سامنے کھڑے دیکھ وہ بوکھلاہٹ میں سلام کر گئی تھی۔۔ اس طرح پکڑے جانے پر اسے شرمندگی ہوئی تھی۔۔

جو اس کے چہرے سے نظر آ رہی تھی۔۔۔۔

"و علیکم السلام۔۔ آپ یہاں۔۔۔؟؟"

شاہ میر اسے وہاں دیکھ حیران ہوا تھا۔۔ اوپر سے وہ دروازے کے ساتھ لگی ان کی باتیں سن رہی تھی۔۔

"ہاں میں نے بلایا ہے مخمل کو۔۔۔"

اس سے پہلے کہ محمل اسے جواب دیتی جب رائنہ نے وہاں آتے جان بوجھ کر ایسا کہا تھا۔۔

وہ جانتی تھی اس لڑکی کو یہاں زرقان نے بھیجا تھا۔۔اسی خاطر وہ اسے پکڑوانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

اسے دیکھتے محمل اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔جب اسی لمحے کمرے سے کوئی باہر نکلا تھا۔۔ محمل دیکھ نہیں پائی تھی اور سیدھی اس کے کندھے سے ٹکرا گئی تھی۔۔

"آہ۔۔۔"

محمل کے لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔ جبکہ مقابل اپنی جگہ کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

محمل نے چہرا اوپر اٹھا کر دیکھا تھا۔۔۔ جہاں وہ لمبا چوڑا شخص کھڑا اسے عجیب نگاہوں سے گھور رہا تھا۔۔۔ محمل نے اسے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا یہاں۔۔۔

"یہ مس محمل ہیں۔۔۔ ہمارے دشمن کی دشمن۔۔۔"

شاہ میر نے بھائی کی جانب دیکھتے مسکرا کر بتاتے کچھ یاد دلایا تھا۔۔۔ جس پر اس کے بڑے بھائی شاہ ویز خان کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔۔۔

اس نے اب کی بار محمل کو سر سے پیر تک گھورتے اس کا معائنہ کیا تھا۔۔۔ مکمل کور ہونے کے باوجود محمل کو یہ بات بہت بری لگی تھی۔۔۔وہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔۔۔

اس کا یہ غصے بھرا انداز ان سب نے ہی دیکھا تھا۔۔۔

"کیا ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔۔۔ آپ سے ملنے کا بہت اشتیاق تھا ہمیں۔۔۔"

شاہ ویز نے دلچسپی بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے کہا تھا۔۔۔ اس کا انداز بہت مہذبانہ تھا۔۔۔۔

وہ حیرت بھری نگاہوں سے شاہ میر کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔ اسے تو اب تک یہی لگ رہا تھا کہ شاہ میر نے جس سے مدد لی تھی وہ کوئی ایسے ہی عام سی لڑکی ہو گی۔۔۔

مگر یہاں مخمل کو دیکھ اس کی ستائشی نگاہیں ہٹ ہی نہیں رہی تھیں۔۔

"میں ایسے ہر کسی سے بات نہیں کرتی سوری۔۔"

وہ اس کو دوٹوک جواب دیتی رائنہ کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔جو اسے لیے اپنے کمرے میں آگئی تھی۔۔۔

جبکہ وہاں پر کھڑے شاہ ویز کی نگاہوں نے دور تک مخمل کا پیچھا کیا تھا۔۔۔

"یہ لڑکی۔۔۔۔؟؟"

اس نے کچھ بولنا چاہا تھا۔۔جب شاہ میر نے اسے ٹوک دیا تھا۔۔۔

"اچھی لڑکی ہے۔۔۔تمہارے ٹائپ کی بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔

اسے پریشان کرنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔"

شاہ میر نے اسے تنبیہہ کی تھی۔۔۔

"تمہاری بیوی کو بچایا ہے اس لیے احسان مند ہو اس کے۔۔۔"

شاہ ویز اس کے ساتھ دوسرے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

"ہاں۔۔۔"

شاہ میر نے سر ہلا دیا تھا۔۔۔

"ویسے یہ ایشین بیوٹی ہے بہت پیاری۔۔۔ ایسا حسن یہاں کم ہی دیکھنے کو ملتا ہے۔۔۔ تمہاری بیوی سے تو کہیں زیادہ پیاری ہے۔۔۔ حوالے کر دیتے اسے زرقان کرمانی کے۔۔۔ اور اسی سے شادی کر لیتے۔۔۔"

زرقان کے ذکر پر ان دونوں کی آنکھوں میں نفرت ہلکورے لینے لگی تھی۔۔۔

ان کے بھائی کو جس بے دردی سے قتل کروایا تھا اس نے۔۔۔ ان کے زخموں سے ابھی بھی خون رس رہا تھا۔۔

"تم اچھے سے جانتے ہو وہ یہاں کیوں ہے۔۔۔؟؟"

شاہ میر جانتا تھا اس کا بھائی غصے میں تھا۔۔۔ مرے ہوئے بھائی کا آخری بار چہرا تک نہیں دیکھنے دیا گیا تھا ان کو۔۔۔

"تمہاری محبت میں تو بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔ کسی کے خوف میں ہے۔۔۔"

شاہ ویز نے سامنے پڑے شراب کا گلاس اٹھاتے کہا تھا۔۔۔ اپنے بھائی کی موت کا غم مٹانے کی خاطر ہو وہ نجانے کتنی شراب اپنے اندر اتار چکا تھا۔۔

"جس بھی وجہ سے ہے۔۔۔اتنا کافی نہیں ہے کہ وہ اس سے دور اور میرے پاس ہے۔۔۔"

شاہ میر کو اس دن زرقان کرمانی کی آنکھوں میں ہار دیکھ کر بہت سکون ملا تھا۔۔۔وہ اسے ایسے ہی زندگی کے ہر موڑ پر ہرانا چاہتا تھا۔۔۔

اسے بس یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس دن زرقان نے اتنی بے خوفی اور اعتماد کے ساتھ ان کے آپسی تعلقات پر جو چوٹ کی تھی۔۔۔وہ کیسے پتا چلا تھا اسے۔۔۔

اس حوالے سے تو شاہ میر نے اپنے بھائیوں کو بھی نہیں پتا

تھا۔۔۔

"مجھے یہ لڑکی اچھی لگی ہے۔۔۔اوپر سے ہے بھی اتنی زہین۔"

شاہ ویز کے سر سے ابھی اس کا بھوت ہی نہیں اتر رہا تھا۔۔

"وہ ایسی ویسی نہیں لگتی۔۔۔"

شاہ میر نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔

"تو پھر طاقت کے بل پر اٹھا لیں گے۔۔"

شاہ ویز کو شاہ میر سے ہی پتا چلا تھا کہ وہ زرقان کی ایمپلائے بھی تھی۔۔۔ جس کے بعد سے اس کا انٹرسٹ اور بڑھ گیا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

محمل کو یقین نہیں آیا تھا کہ رائنہ زرقان سے ملنے کے لیے مان گئی تھی۔۔۔ اس کے باوجود کے ابھی کچھ ہی دنوں پہلے اس شخص نے اس کے دیور کو انتہائی بے دردی سے قتل کیا تھا۔۔

یہ لڑکی اسے شاہ میر سے زیادہ زرقان پر فدا نظر آتی تھی۔۔۔

پھر اس نے زرقان کو چھوڑ کر شاہ میر سے شادی کیوں کی تھی۔۔۔

اپنی الجھنوں میں وہ واپس آچکی تھی۔۔۔ آج پہلی بار وہ کرمانی سٹیٹ ٹاور میں آئی تھی۔۔۔ جس کی چکاچوند اور باقی آسائشیں دیکھ اس کے چہرے پر ستائشی تاثرات تھے۔۔۔

وہ گھوم گھوم کر ہر شے دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ ابھی آفس میں تھا اسی وجہ سب محمل اتنے سکون سے پھر رہی تھی۔۔۔

رائنہ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ساڑھے سات بجے وہاں پہنچ جائے گی۔۔۔ ایسا ہی ہوا تھا وہ وہاں پہنچ چکی تھی اپنے ٹائم پر۔۔۔۔ دوسری جانب محمل اسے کمرے میں چھوڑنے کے بعد اب زرقان کرمانی کے آنے کی منتظر تھی۔۔

جبکہ اندر ہی اندر اسے تجسس نے پاگل کر رکھا تھا کہ اس ملاقات کا کیا مقصد تھا۔۔۔

وہ جو زرا سا ٹائم اوپر ہونے پر چھٹی مانگ لیتے تھی۔۔۔

آج وہاں سے ہل بھی نہیں رہی تھی۔۔اوپر سے رائنہ کی تیاری دیکھ وہ بار بار اسے گھورے جا رہی تھی۔۔ اتنی تیاری کے ساتھ دشمن سے بھلا کون ملنے آتا تھا۔۔

اس نے مہرون رنگ کا سلیو لیس ٹاپ پہن رکھا تھا۔۔ جس کے نیچے بلیک کلر کی شارٹ سکرٹ تھی۔۔ جس میں سے اس کی ٹانگیں کافی حد تک جھانک رہی تھیں۔۔۔

جو دیکھ محمل کتنی بار اسے گھور چکی تھی۔۔۔۔ ریڈ لپسٹک کے ساتھ بالوں کو کندھوں پر کھلا چھوڑے وہ صوفے پر آڑی ترچھی لیٹی ہوئی تھی۔۔ اس کے ہاتھ میں موبائل تھا۔۔

جبکہ لبوں پر بہت کی دلفریب مسکراہٹ تھی۔۔۔ زرقان کرمانی نے اسے اس طرح سے ملنے کے لیے بلایا تھا تو اسے حالات خوشگوار ہوتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

محمل دروازے میں کھڑی تھی۔۔۔جب زرقان اندر داخل ہوا تھا۔۔

اسے دیکھ کر محمل نے پلٹ کر رائنہ کو گھورا تھا۔۔۔جو ابھی بھی ویسے ہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

"سر وہ رائنہ میڈم۔۔۔۔۔"

محمل نے کچھ بولنا چاہا تھا جب زرقان نے اسے باہر جانے کا اشارہ کیا تھا۔۔

محمل نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ تو وہ دونوں اکیلے میں بات کرنے والے تھے۔۔۔ محمل کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔ اسے نہ تو اس لڑکی کے تیور ٹھیک لگے تھے۔۔۔ نہ زرقان کرمانی کے سرد تاثرات۔۔

اس کے باہر نکلتے ہی دروازہ بند کر دیا گیا تھا۔۔۔ محمل نے آنکھیں پھاڑ کر دروازے کو گھورا تھا۔۔۔

"بے شرم، بے حیا، بے غیرت لوگ۔۔۔۔ وہ کسی اور کی بیوی ہے۔۔ ایسے کسی غیر مرد کے ساتھ اس حلیے میں۔۔۔ وہ بھی اکیلے۔۔۔"

محمل کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے اتنا غصہ کیوں آرہا تھا۔۔۔

وہ دروازے کے سامنے کھڑی یہ بول رہی تھی۔جب کسی احساس کے تحت اس نے پلٹ کر دائیں جانب دیکھا تھا۔۔جہاں خان ہاتھ باندھے سر جھکائے کھڑا تھا۔۔

وہ کافی دیر سے کیا کیا بولے جا رہی تھی۔۔۔اسے دیکھ ایک دم سے خفیف سی ہوئی تھی۔۔۔یقیناً اس نے ساری باتیں سن لی تھیں۔۔۔

"یہ غلط ہے۔۔کسی کی بیوی کو ایسے نہیں بلانا چاہیے۔۔۔"

محمل نے اس سے تھوڑے فاصلے پر کھڑے ہوتے اسے مخاطب کرتے کہا تھا۔۔جو صرف دیکھنے میں انسان لگتا تھا۔۔۔باقی اس کی حرکتیں بالکل روبورٹ والی تھیں۔۔

محمل کی بات پر اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔

"خان تمہیں پتا کرنا چاہیے اندر جا کر۔۔آدھا گھنٹہ گزر چکا ہے۔۔

"

محمل کتنی دیر سے مسلسل باہر ٹہل رہی تھی۔۔۔اگر خان نہ کھڑا ہوتا یہاں تو وہ اندر جھانک بھی لیتی۔۔

"اجازت نہیں ہے باس کی جانب سے۔۔۔"

اس کے کہنے پر خان بس اتنا ہی بولا تھا۔۔۔جس پر محمل اسے گھور کر دیکھتی دروازے کے قریب ہوئی تھی۔۔۔وہ خود اپنی اس بے چینی کو سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

اسے لیٹ ہو جانے پر آرزو اور اجالا کے فون آرہے تھے۔۔

مگر وہ وہاں سے ہل بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔اس بات سے انجان کے اس لڑکی کے انداز کی یہ بے چینی زرقان کرمانی کے اس روبوٹ کی آنکھوں میں محفوظ ہو رہی تھی۔۔۔

وہ وہاں فاصلے پر پڑی کرسیوں میں سے ایک پر جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔اسے بہت زیادہ نیند آ رہی تھی۔۔۔

کرسی پر بیٹھتے ایک دو بار اس کی آنکھ بھی لگ گئی تھی۔۔۔مگر پھر وہ گھبرا کر اٹھ جاتی تھی۔۔۔

خان نے اسے کہا تھا کہ وہ چلی جائے۔۔۔زر قان کو بتا دے گا

وہ۔۔۔۔

مگر محمل کا کہں ا تھا کہ رائنہ کے ساتھ ہی جائے گی وہ۔۔۔۔

کافی دیر بعد جا کر دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔۔۔ محمل کی نظر باہر نکلتی رائنہ پر تھی۔۔۔۔

وہ ٹشو سے اپنا چہرا صاف کرتی رو رہی تھی۔۔۔اس کی بات سنے بغیر تیزی سے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔ محمل نے اس کے

پیچھے جانا چاہا تھا۔۔ مگر خان کی جانب سے زرقان کرمانی کے

دیئے پیغام پر وہ کمرے میں آئی تھی۔۔

وہ وہاں رکھی کرسی پر بیٹھا آنکھیں موندے ہوئے تھا۔۔ محمل

کی نظروں نے پورے کمرے کا جائزہ لیا تھا۔۔

جس دوران وہ یہ بھول گئی تھی کہ مقابل اسے گھور رہا ہے۔۔۔

جب پورے کمرے میں اسے کوئی غیر معمولی شے نظر نہیں آئی

تو وہ زرقان کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔ جو سرخ آنکھوں کے

ساتھ اسے گھور رہا تھا۔۔

اس کی ان بھوری پر کشش آنکھوں سے آنکھیں ٹکرانے پر وہ گڑبڑا سی گئی تھی۔۔

"اگر کمرے کا جائزہ لیا جا چکا ہو تو کچھ بول سکتا ہوں میں۔۔۔"

طنز میں ڈوبا لہجہ تھا۔۔۔وہ اس کے برابر آن کھڑا ہوا تھا۔۔

"آئم سوری سر۔۔۔۔"

وہ خفت زدہ سی سر جھکا گئی تھی۔۔۔زرقان کی نگاہوں جب بغور اس کا جائزہ لیا تھا۔۔۔وہ آج اپنے پہلے والے حلیے میں ہی

تھی۔۔۔بلیک کلر کے لانگ کوٹ نے آج بھی اس کے پورے

وجود کو چھپا رکھا تھا۔۔۔

"میں نے تمہیں جو کام دیا تھا۔۔۔ آج اس ٹاسک کو یہیں ختم کرتا

ہوں۔۔ آج کے بعد تم رائنہ جنید سے نہیں ملو گی۔۔۔نہ کسی بھی

حوالے سے اس سے تمہاری کوئی بات ہو گی۔۔۔

یہ کام یہی پر ختم کرتا ہوں میں۔۔۔ تم نے اچھا کام کیا ہے۔۔

تمہاری سزا ختم ہوئی۔۔

کل سے تم آفس جوائن کر سکتی ہو۔۔"

اس کی بات پر محمل کے لب حیرت بھرے انداز میں واں ہوئے تھے۔۔

ان گلابی پنکھڑیوں کی اس ادا کر زرقان کرمانی کی نظریں ان پر ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔

"کوئی اعتراض ہے۔۔؟؟"

اس کے اس ری ایکشن پر زرقان نے سوالیہ نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔ جس پر وہ نفی میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔

"گڈ گرل۔۔۔ اب جاؤ یہاں سے۔۔"

وہ سیگریٹ لبوں میں دباتا اسے وہاں سے جانے کو اشارہ کر گیا تھا۔۔

محمل اس کی نگاہوں کی تپش ہر گھبراہٹ کا شکار ہوتی باہر آگئی تھی۔۔ جہاں خان ابھی بھی ویسے ہی کھڑا تھا۔۔

"خان۔۔۔"

محمل نے اس کے پاس جاتے پکارا تھا۔۔۔

"جی میڈم۔۔۔"

خان نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھے جواب دیا تھا۔۔۔

"میں نے تمہارے سامنے جو بھی الٹا دیکھا بولا تمہارے باس کو۔۔۔ پلیز مت بتانا۔۔۔ ورنہ تمہارا باس مجھے جان سے مار دے گا۔۔۔"

خفگی اور غصے میں وہ الٹا سیدھا بول تو چکی تھی۔۔۔ مگر اب اسے خوف محسوس ہو رہا تھا کہ کہیں خان اسے بتا ہی نہ دے۔۔۔

"بے فکر رہیں میڈم۔۔۔"

ہاتھ باندھے سر جھکائے بولتا وہ اس کے لیے تابعداری ظاہر کر گیا تھا۔۔۔

وہ سب ہی اچھے سے پیش آتے تھے۔۔۔ سوائے اس ایک

جنگلی انسان کے۔۔۔

محمل گھر واپس آچکی تھی۔۔۔ مگر اس کے دماغ سے ابھی بھی یہ

بات نہیں نکل رہی تھی کہ اس بدتمیز کمرے میں کیا بات ہوئی

تھی۔۔

"مجھے کیا وہ جو بھی کرے۔۔۔ میری طرف سے بھاڑ میں

جائے۔۔"

کمبل سر تک لپیٹتے اس نے خود کو ڈپٹا تھا۔۔۔وہ دنوں سوچکی

تھیں۔۔۔

مگر کروٹ پر کروٹ بدلتے سے بالکل بھی نیند نہیں آرہی

تھی۔۔۔کچھ دیر بعد وہ بال سمیٹ کر اپنی جگہ پر بیٹھتی وہ لیپ

ٹاپ کھول گئی تھی۔۔۔

اس نے بالوں کو جوڑے میں مقید کر رکھا تھا۔۔۔

وہ ایک ہیکر تھی۔۔۔آرام سے کسی بھی سسٹم میں گھس سکتی

تھی۔۔اس نے آج سے پہلے کبھی کوئی غیر اخلاقی کام نہیں کیا

تھا۔۔۔پیسوں کی اشد ضرورت ہونے کے باوجود اس نے ایک روپیہ بھی نہیں چرایا تھا۔۔۔۔

زرقان کرمانی کو جوئے میں ہرا کر جو ایک غلط حرکت کی تھی۔۔ وہ ابھی بھی اس کے گلے پڑی ہوئی تھی۔۔۔

مگر اس وقت وہ تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر یہ کام کرنے سے خود کو نہیں روک پائی تھی۔۔۔وہ جاننا چاہتی تھی کہ اس بند کمرے میں ایسا کیا ہوا تھا کہ رائنہ ایسے روتے ہوئے گئی تھی۔۔

اور زر قان کرمانی نے اسے اس حوالے سے دی سزا ابھی ختم کر دی تھی۔۔ محمل کے دماغ میں اس وقت بہت کچھ چل رہا تھا۔۔۔ اس کے چہرے کی رنگت سرخ تھی۔۔۔

کسی کے کمرے کا کیمرہ تک رسائی حاصل کرنا بہت غلط بات تھی۔۔۔ مگر پھر اس کے دماغ میں یہی چل رہا تھا کہ نہ تو وہ دونوں میاں بیوی تھے اور نہ ہی وہ ان کا بیڈ روم تھا۔۔

وہ زر قان کرمانی کا میٹنگ روم تھا۔۔۔ جہاں اس نے رائنہ کو بلوایا تھا۔۔

یہی سوچ کر اس نے کرمانی اسٹیٹ ٹاور کی سیکورٹی میں گھسنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔ وہ اپنے کام میں بہت ماہر تھی۔۔۔ اسے بہت کم وقت لگا تھا۔۔۔ ان کا سیکورٹی کلیچ توڑنے میں۔۔۔۔

اس ایک ٹاور میں سو سے زائد کیمرے تھے۔۔۔۔ محمل کے سامنے سب سے پہلے ابھی کی فوٹیج گھوم گئی تھی۔۔۔۔ جہاں وہ تینوں اس وقت ڈائننگ روم میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔۔

محمل نے ٹائم دیکھا تھا۔۔۔ رات کو ایک بج رہا تھا۔۔۔

اس نے کیمرے کو زوم کیا تھا۔۔۔ فوکس زرقان کرمانی تھا۔۔۔ اگلے ہی پل محمل کی نگاہیں ساکت ہوئی تھیں۔۔۔ وہ ہنس رہا تھا۔۔۔ وہ تینوں ہی ہنس رہے تھے۔۔۔ مگر زرقان کو اس نے ایسے پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا پہلے سے بھی کہیں زیادہ دلکش لگا تھا۔۔۔۔ محمل کتنے ہی لمحے اسے تکے گئی تھی۔۔۔ جب اسی لمحے زرقان کرمانی کی بھوری آنکھیں کیمرے کی جانب اٹھی تھیں۔۔

محمل کو ایسا لگا تھا جیسے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا ہو۔۔ وہ ایک دم سے سہم گئی تھی۔۔۔

اس کی انگلیاں تیزی سے کی بورڈ پر چلتیں کیمرہ بدل گئی تھیں۔۔۔اگر زرقان کرمانی کو پتا چل جاتا کہ اس نے یہ حرکت کی ہے تو وہ اسے چھوڑتا نہیں اس بار۔۔

محمل نے اب کی بار اپنے مطلوبہ کمرے کی فوٹیج اوپن کرتے اس پر وہ دورانیہ لکھا تھا جس کے دوران اسے یہ فوٹیج دیکھنی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد اسے وہ جگہ مل چکی تھی۔۔۔زرقان کرمانی نے اندر داخل ہوتے دروازہ بند کیا تھا۔۔۔

رائنہ کے انداز اور حلیہ دیکھ محمل کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھتی زرقان کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔

محمل کی رنگت اس لڑکی کی بے شرمی کو دیکھتے سرخ ہوئی تھی۔۔۔جواب زرقان کے گلے لگ چکی تھی۔۔۔۔ محمل کا دل چاہا تھا کہ وہ بند کر دے۔۔۔۔یہ غلط تھا۔۔۔

مگر زرقان کاری ایکشن دیکھنے کی خاطر اسکی بڑھتی انگلیاں تھم سی گئی تھیں۔۔

کیونکہ زرقان نے اس کے بازو کو پکڑ کر اسے خود سے دور کر دیا تھا۔۔۔ محمل یک ٹک اسے تکے گئی تھی۔۔۔ محمل کی آنکھوں میں سرخی سی ابھری تھی۔۔۔وہ زیادہ اس شخص کو کی غلط سمجھ رہی تھی۔۔۔

جواب صوفے پر بیٹھتا سیگریٹ سلگھا گیا تھا۔۔۔

رائنہ روتے ہوئے اسے کچھ کہہ رہی تھی۔۔۔وہیں دور کھڑے کافی دیران جب بیچ بات ہوتی رہی تھی۔۔ جس میں وہ دونوں ہی غصے سے بول رہے تھے۔۔۔ محمل نے کوشش کی تھی کہ اسے

آڈیو مل جائے۔۔۔ مگر اس کیمرے میں آڈیو ریکارڈنگ کا آپشن خود بند کیا گیا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد رائنہ اسے زرقان کے قریب جاتی اس کے قدموں میں بیٹھتی نظر آئی تھی۔۔۔اس کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے وہ اسے کچھ کہہ رہی تھی۔۔۔

مگر زرقان کرمانی سیگریٹ پر سیگریٹ پھونکتا اس کے آنسوؤں کو نظر انداز کر رہا تھا۔۔۔وہ کسی بات پر اس کی منتیں کر رہی مگر زرقان بے حسی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔۔۔

محمل کا تجسس کم ہونے کی بجائے بڑھ گیا تھا۔۔۔ تھکے تھکے انداز میں رائنہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔ ٹیبل پر پڑی اپنی چیزیں اٹھاتے وہ ایک نظر زرقان کرمانی پر ڈالتی روتے ہوئے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔

محمل حیرت زدہ سی تھی۔۔ اپنی سوچ پر وہ خفت کا شکار تھی۔۔۔ زرقان کرمانی نے اس لڑکی کو ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا۔۔ بلکہ قریب آنے پر خود سے دور کر دیا تھا۔۔۔

زرقان اس کے جانے کے بعد بھی ویسے ہی بیٹھا رہا تھا۔۔۔ جب کچھ دیر بعد وہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ محمل کیمرہ آف

کرنے لگی تھی۔۔۔ جبکہ سامنے نظر آتا منظر دیکھ اس کی آنکھیں ساکت ہوئی تھیں۔۔۔

اس کے پلٹنے پر زرقان کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔ اور پھر اس کے بعد محمل نے حیرت انگیز طور پر اس شخص کے چہرے پر مسکراہٹ آتے دیکھی تھی۔۔

وہ اسے دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔۔ محمل کا دل بے اختیار دھڑک اٹھا تھا۔۔۔ اسے اپنی بصارتوں پر یقین نہیں آیا تھا۔۔

اس نے دوبارہ ری پلے کیا تھا۔۔۔ اسے لگا تھا کہ شاید اسے کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔ مگر ایسا نہیں تھا۔۔ وہ واقعی مسکرایا تھا۔۔

محمل عجیب سے احساسات میں گھرتی لیپ ٹاپ بند کر گئی تھی۔۔ بنا کوئی چھیڑ چھاڑ کیے وہ اس سیکیورٹی سسٹم سے نکل آئی تھی۔ مگر پوری رات اس منظر سے نہیں نکل سکی تھی۔۔۔

اس کی پوری رات بے چینی میں گزری تھی۔۔۔

جب صبح اٹھتے ہی اس کے سر پر ایک اور مصیبت آن پڑی تھی۔۔ اس مہینے اس کا پاسپورٹ ایکسپائر ہونا تھا۔۔۔ جسے ری نیو

کروانے سے پہلے ہی زر قان کرمانی نے اس کے سارے

ڈاکومنٹس جلا دیئے تھے۔۔۔

وہ پاکستان ایمبیسی بھی گئی تھی۔۔۔ جہاں سے اسے کوئی حوصلہ

افزا جواب نہیں ملا تھا۔۔۔

وہ بہت زیادہ پریشان تھی۔۔۔۔ کیونکہ اب وہاں بنا پاسپورٹ

کے رہنا غیر قانونی بن چکا تھا اس کے لیے۔۔۔۔ اگر پولیس تک

یہ خبر پہنچ جاتی تو انہوں نے اسے مشکوک سمجھ کر گرفتار کر لینا

تھا۔۔۔

اس کے پاس کوئی ایسا مضبوط حوالہ نہیں تھا کہ وہ وہاں بچ پاتی۔۔۔ایمبسی والے اس سے بھاری رقم کے ساتھ ساتھ یہ بھی یقین نہیں دلوا رہے تھے کہ اس طرح سے اس کو پاسپورٹ بن سکے گا۔۔۔

کیونکہ مسئلہ یہ آرہا تھا کہ اس کا امیگریشن سٹیٹس کی ایکسپائر ہو چکا تھا۔۔۔وہ تینوں ہی اس بات پر بہت زیادہ پریشان تھیں۔۔۔محمل کو کسی بھی وقت گرفتار کیا جا سکتا تھا۔۔۔

مسلسل دو ہفتے بھاگ دوڑ کے بعد بھی کوئی حل نہیں نکل پایا تھا۔۔۔

آرزو کی ان دنوں راحم سے بہت اچھی سلام دعا بن چکی تھی۔۔
محمل کے کہنے پر اس نے راحم سے بھی مدد مانگی تھی۔۔ جس نے کہا تھا کہ وہ کوشش کرے گا۔۔۔ مگر پھر اس نے بھی یہ کہا تھا کہ اتنی جلدی یہ سب ہو پانا مشکل تھا۔۔۔

محمل کے پاس وہاں رہنے کا کوئی ثبوت نہیں تھا۔۔۔

ان کی پریشانی ہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔
دوسری جانب محمل کی دوبار شاہ ویز خان سے حادثاتی ملاقات ہو چکی تھی۔۔۔ جو ہر بار اسے یہی کہتا تھا کہ اگر وہ زرقان کی دشمن ہے تو ان کے ساتھ مل کر کام کرے۔۔۔

الگ الگ وہ کمزور تھے۔۔ مگر ایک ساتھ مل کر وہ بہت مضبوط ہو سکتے تھے۔۔۔اس کی یہ باتیں محمل کو کچھ سوچنے پر مجبور کر رہی تھیں۔۔۔ لیکن اس سے پہلے وہ ادھر دھیان دیتی اسکے اپنے وہاں رکنے کے لالے پڑ گئے تھے۔۔۔۔

زرقان کرمانی الگ دماغ خراب کر دیتا تھا۔۔اسے اتنے مشکل مشکل سیکیورٹی ٹاسک دیتا تھا کہ اس کی راتیں جاگتے گزر جاتی تھیں۔۔۔وہ اس سے گدھوں کی طرح کام لے رہا تھا۔۔۔

محمل اس بندے کے روڈ بی ہیوئیر اور ایٹی ٹیوڈ سے زچ ہو جاتی تھی۔۔۔خود کو نجانے کیا سمجھتا تھا۔۔۔ محمل دل ہی دل میں اسے صلواتیں سنا کر اپنے دل کو سکون پہنچاتی تھی۔۔

رائنہ کا اس دن کے بعد سے کوئی ذکر یا رابطہ نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ منظر سے ایسے ہٹ گئی تھی۔۔۔ جیسے اس دنیا میں موجود ہی نہ ہو۔۔۔ محمل کا تجسس ابھی بھی تجسس ہی رہا تھا۔۔۔

کہ اس رات ان دونوں کے بیچ کیا بات ہوئی تھی۔۔۔وہ کس بات پر اس کی منتیں کر رہی تھی۔۔۔ اور زرقان کرمانی بے رحم بنا رہا تھا۔۔

پچھلے ایک ہفتے سے وہ ملک سے باہر گیا ہوا تھا۔۔ جس کی وجہ سے آفس میں سب ریلیکس تھے۔۔ اس کے ہوتے ہوئے سب کی ہی ہوائیاں اڑی رہتی تھیں۔۔

اتنا دہشت ناک اور روڈ بندہ محمل نے اپنی زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔

مگر پھر جب اس کا وہ مسکرانا یاد آتا تھا تو دل کی ہارٹ بیٹ ہی بدل جاتی تھی۔۔۔ وہ اپنی اس کیفیت سے بہت زیادہ پریشان تھی۔۔۔

جس انسان سے ایک طرف وہ اتنی نفرت کرتی تھی۔۔۔وہی انسان دوسری جانب اس کے دل پر اثر انداز ہوتا تھا۔۔

اس شخص نے اس پر قہر ڈھانے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔اس کی سانسیں روک کر ایک بار تو اسے اپنی طرف سے پوری طرح سے مار ہی دیا تھا۔۔پھر بھی وہ ان بھوری آنکھوں کے سحر میں کیوں مبتلا ہو جاتی تھی۔۔۔

اسے غصہ آتا تھا خود پر۔۔۔اپنی کیفیت پر۔۔۔۔مگر غصے کے سوا اور کچھ بھی اس کے بس میں نہیں تھا۔۔۔

وہ تینوں اپنے اپنے کام کو سست روئی مگر بہت ہی دھیان کے ساتھ لے کر چل رہی تھیں۔۔۔ آرزو اور اجالا کو اس نے جو کام دیا تھا۔۔ وہ اس پر زور و شور سے کام کر رہی تھیں۔۔

راحم اور زوحا کی دوستی ٹوٹ چکی تھی۔۔۔ زوحا کو راحم کی آرزو کی جانب بڑھتی نزدیکی بالکل بھی پسند نہیں آرہی تھی۔۔۔ راحم کو اس کا شک کرنا غصہ دلا دیتا تھا۔۔۔

یہ ان بن اس حد تک پہنچی تھی کہ راحم نے زوحا سے اپنا تعلق ختم کر دیا تھا۔۔۔ وہ کرمانی خاندان کا خون تھا۔۔۔

جو کسی کے آگے منت نہیں کرتا تھا۔۔۔

جبکہ اجالا اپنی کیو ٹنیس کے ساتھ شہیر کو اپنی جانب متوجہ کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔ لیکن ابھی تک شہیر کی جانب سے کوئی خاص رسپانس نہیں آیا تھا۔۔ اس کی گرل فرینڈ میرا زوحا جیسی بے وقوف نہیں تھی۔۔

وہ بہت ہوشیاری سے شہیر کو اپنی اداؤں کا اسیر کے ہوئے تھی۔۔ جس کا مقابلہ اجالا جیسی سادہ لڑکی نہیں کر سکتی تھی۔۔ نہ وہ کرنا چاہتی تھی۔۔ کیونکہ اسے اپنی حدود کا پتا تھا۔۔۔

محمل کے دماغ میں کب کیا چلتا تھا۔۔ وہ کسی سے ڈسکس نہیں کرتی تھی۔۔۔ وہ اس وقت شاہ ویز خان کی آفر پر غور کر رہی تھی۔۔۔ مگر ساتھ اسے ڈر بھی تھا کہ اگر اس بار پکڑی گئی تو زرقان کرمانی نے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینے تھے۔۔

"کیا پلان ہے آج کا۔۔۔؟؟"

آج چھٹی کا دن تھا۔۔ وہ پورا دن کسلمندی سے بستر میں گھسی رہی تھی۔۔

جب آرزو نے اس کے پاس آتے پوچھا تھا۔۔۔

"سونے کا اور آرام کرنے کا۔۔"

محمل نے انگڑائی لیتے کیا تھا اور دوبارہ کمبل میں چہرا چھپا لیا تھا۔۔۔

"فارینہ بھابھی کی کال آئی تھی۔۔انہوں نے شہر سے باہر اپنے کسی فارم ہاؤس پر گیٹ ٹو گیدر رکھا ہے۔۔۔ ہمیں بھی انوایٹ کیا ہے۔۔۔اور کہا ہے کہ لازمی آئیں۔۔۔ورنہ آج ناراض ہو جائیں گی۔۔۔"

آرزو کی بات پر محمل کی آنکھوں میں عجیب سا احساس آن ٹھہرا تھا۔۔۔

"مجھے نہیں جانا تم لوگ چلی جاؤ۔۔۔"

محمل نے بے دلی سے کہا تھا۔۔۔

"آجاؤ۔۔۔ تمہارا اجلاد کرمانی تو ویسے بھی ملک سے باہر ہے۔۔۔ تم سکون سے انجوائے کرنا۔۔۔۔"

اجالا نے اندر آتے اسے چھیڑا تھا۔۔

"بکواس مت کرو میرا نہیں ہے وہ۔۔"

محمل خفگی سے بولی تھی۔۔ جس پر وہ دونوں ہنسی تھی۔۔ محمل زرقان کرمانی کے نام سے جتنا چڑھتی تھی وہ اسے اتنا ہی تنگ

کرتی تھیں۔۔۔ جس کے بعد اس کے چہرے کے بگڑتے تاثرات دیکھ انہیں بہت مزا آتا تھا۔۔۔

"آجاؤ نا محمل تمہارے بغیر ہمیں بالکل بھی مزا نہیں آئے گا۔۔ اور میں نے فارینہ بھابھی سے تمہارے مسئلے کو ڈسکس کیا ہے۔۔۔ وہ کہہ رہی تھیں کہ وہ کچھ کریں گی۔۔۔"

آرزو کی بات پر محمل نے کمبل سے چہرا نکالتے اسے گھورا تھا۔۔۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔ یہ بات کسی کو بھی نہیں بتانی تھی۔۔"

محمل خفگی سے بولی تھی۔۔۔

"وہ بہت اچھی ہیں۔۔ ان تینوں سے تو بہت مخلتف ہیں۔۔۔ تم دیکھنا وہ مدد کریں گی۔۔۔"

آرزو اسے تسلی دیتے ہوتے بولی تھی۔۔۔

"جب راحم نے منع کر دیا تو وہ کیا کریں گی۔۔۔ تمہیں نہیں بتانا چاہیے تھا۔۔۔ ایسے نہ ہو وہ لوگ کمپلین کر کے پکڑ وا دیں مجھے۔۔۔"

محمل کو گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔

"الٹا ہی سوچنا تم۔۔۔انہوں نے مجھے خود کہا ہے کہ ان کے پاس ایک حل ہے۔۔۔مسئلہ حل کر دیں گی وہ۔۔ایک بار آپ لوگ آؤ تو سہی۔۔۔"

آرزو کی بات پر محمل بھی ڈھیلی پڑ گئی تھی۔۔۔فارینہ بہت اچھے مزاج کی تھی۔۔۔وہ ایک دو بار ان کے گھر ملنے بھی آ چکی تھی۔۔۔مگر جو بھی تھا وہ زرقان کی بھابھی تھی۔۔۔محمل کو نجانے کو اتنی جلدی کسی پر بھی بھروسہ نہیں ہوتا تھا۔۔۔

ان دونوں کے مجبور کرنے پر وہ ناچار جانے کے لیے تیار ہو گئی تھی۔۔۔

اس نے آج نیوی بلو کلر کا پیروں تک آتا فراک پہن رکھا تھا۔۔۔ جو کے کناروں پر وائٹ دھاگوں کی بہت خوبصورت کڑھائی کی گئی تھی۔۔۔ اوپر وائٹ گرم سویٹر پہنے، سر پر اونی ٹوپی اور بالوں کو پونی میں جکڑ کر اس نے کمر پر چھوڑ دیا تھا۔۔

یہ خالص پاکستانی لباس تھا۔ جو وہ آفس ٹائم میں نہیں پہن سکتی تھی۔۔ وہاں فارمل ڈریسنگ ہی چلتی تھی۔۔

اسی خاطر آج یہاں آتے ہوئے اس کے پہن لیا تھا۔۔ وہ بہت مخلتف اور پہلے سے بھی زیادہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔

"یار اس لڑکی کو میں جب بھی دیکھتی ہوں یہ مجھے پہلے سے بھی زیادہ حسین لگتی ہے۔۔۔مجھے تو جیسے گرل کرش ہو گیا ہے محمل پر۔۔۔"

فارینہ نے ان کو لینے کے لیے ڈرائیور بھیجا تھا۔۔وہ سب خود پہلے سے پہنچ چکے تھے۔۔۔وہاں فارینہ اور رومیسا کی کچھ دوستیں اور ان کے ہزبینڈ تھے۔۔۔رومیسا کے ہزبینڈ جو اس دن ملک سے باہر تھے۔۔۔

وہ بھی آج وہاں موجود تھے۔۔۔ منصور کرمانی بہت ہی ہنس مکھ اور خوش مزاج بندہ تھا۔۔۔اس نے ان کے سروں پر ہاتھ رکھتے شفقت بھرے انداز میں ان سے بات کی تھی۔۔

وہ عمر میں اتنا بڑا نہیں تھا۔۔۔ مگر اس نے انہوں بہنوں کی طرح ٹریٹ کرتے جو عزت دی تھی۔۔۔ان تینوں کو بہت اچھا لگا تھا۔۔۔

تھوڑی سی دیر میں وہ ان سب کے درمیان گھل مل گئی تھیں۔۔۔ ایسے لگا ہی نہیں تھا کہ آج پہلی بار مل رہی تھیں۔۔۔

سب کے سامنے فارینہ کی جانب سے کی گئی تعریف پر وہ جھینپ گئی تھی۔۔۔ کچھ دیر بعد شہیر اور راحم بھی وہاں پر آ گئے تھے۔۔۔ جس کے بعد محفل میں مزید رنگ بھر گئے تھے۔۔۔

"کتنا مزا آرہا ہے نا۔۔۔ تم ایسے ہی نہیں آنا چاہ رہی تھی۔۔۔"

وہ ٹیرس پر آئی تھی۔۔۔ جہاں اس وقت ڈوبتے سورج کا منظر اور ہلکی ہلکی سنوں بال بہت زیادہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔ ہاتھ میں بھاپ اڑاتا چائے کا مگ تھا۔۔

ہاتھ پیر بالکل ٹھنڈے ہو چکے تھے۔۔۔ مگر پھر بھی اسے وہاں کھڑا رہنا اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

"ہممہ۔۔۔۔ کتنی پر سکون زندگی ہے نا ان لوگوں کی۔۔۔ سب ایک ساتھ ہیں۔۔۔"

محمل نے یاسیت بھرے انداز میں کہا تھا۔۔۔

"نہیں ایسا نہیں ہے۔۔۔ کچھ سال پہلے فارینہ بھابھی نے اپنا شوہر کھویا ہے۔۔ جس سے وہ بہت زیادہ محبت کرتی تھیں۔۔۔ ان کے پیرنٹس کی بھی ڈیتھ ہو چکی ہے۔۔۔ راحم کے فادر کی بھی اسی

دشمنی میں ڈیتھ ہوئی ہے۔۔۔ یہ لوگ خطرے اور دشمنیوں میں گھرے ہوئے ہیں۔۔۔ اس خاندان کے تین افراد ابھی بھی اسی خطرے میں ہیں۔۔ ابھی تم اوپر ہونا۔۔۔ اس لیے نہیں پتا۔۔۔۔

نیچے رومیسا اور فارینہ بھابھی رو رہی تھیں۔۔

راحم نے بتایا ہے کہ شاہ ویز خان نے زرقان کرمانی پر جان لیوا حملہ کیا ہے۔۔۔ ابھی تک ان سے رابطہ نہیں ہو پا رہا تھا۔۔"

آرزو کی بات پر محمل کتنی ہی دیر کچھ بول نہیں پائی تھی۔۔۔

"وہ دشمن ہے ہمارا۔۔۔ مگر سچ کہوں تو اس کے بارے میں یہ خبر سن کر اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔ کتنی نفرت کے ساتھ ہم اس دنیا میں آئی تھیں۔۔۔ مگر اب عجیب سا لگتا ہے۔۔۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں کچھ وقت بات دشمنوں کے بجائے ہمیں اپنے ہی دلوں سے نہ جنگ لڑنی پڑ جائے۔۔۔"

اجالا جو فاصلے پر کھڑی ان دونوں کی باتیں سن چکی تھی۔۔ قریب آتے اداسی بھرے انداز میں بولی تھی۔۔

وہ نرم دل رکھنے والی ساری سی لڑکیاں تھیں۔۔ جنہیں وقت اور حالات نے کیا سے کیا بنا دیا تھا۔۔۔

"ایسا کبھی نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ دشمن کو برباد کرنا ہے اپنے دل کو نہیں۔۔"

محمل نے اس کی بات کی فورا سرزنش کی تھی۔۔۔ جبکہ ایسا کرتے ہوئے اس کا اپنا دل ڈوب سا گیا تھا۔۔۔ یہ کہاں پھنس گئی تھی وہ۔۔۔

"ایسا ہی ہو گا۔۔۔"

وہ دونوں اس کا خوف دیکھ ہلکے سے مسکرا دی تھیں۔۔۔

"باقی سب کے بارے میں بتادیا تم نے۔۔۔زر قان کرمانی کے پیرنٹس کہاں پر ہیں۔۔۔؟؟"

اجالا بھی اس وقت باہر تھی۔۔۔یہ ساری باتیں فارینہ کی صرف آرزو سے ہوئی تھیں۔۔۔اجالا کے سوال پر اس کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔ مگر بظاہر وہ انجان بنی کھڑی رہی تھی۔۔

"زر قان اور رومیسا کی مدر ان کو چھوڑ کر چلی گئی تھیں شاید کسی اور سے شادی کر لی تھی۔۔۔اور ان کے فادر بھی الگ رہتے ہیں۔۔ اپنی الگ دنیا میں۔۔۔ان کے بڑے بھائی ابراہیم کرمانی جو فارینہ

بھابھی کے ہزبینڈ تھے۔۔ ان کا کچھ سال پہلے قتل ہو چکا ہے۔۔ جو شاہ ویز خان اور اس کے بھائیوں نے کیا تھا۔۔"

آرزو کی بات پر محمل کو اس شخص کی ان لوگوں کے لیے نفرت سمجھ آئی تھی۔۔۔

"رائنہ کیوں چھوڑ کر گئی زرقان کو اس کے دشمنوں کے پاس۔۔۔
"

یہ الفاظ بے ساختگی میں محمل کے لبوں سے نکلے تھے۔۔۔

"کیونکہ زرقان نے رائنہ کے باپ کو قتل کیا تھا۔۔۔"

آرزو کی بات پر ان دونوں نے حیرت زدہ ہو کر اس کی جانب دیکھا

تھا۔۔۔

"مگر وہ تو اب بھی محبت کرتی ہے زرقان کرمانی سے۔۔۔"

محمل اس دن وہ فوٹیج دیکھ اس لڑکی کی زرقان کے لیے تڑپ دیکھ

اس کی محبت کا اندازہ لگا چکی تھی۔۔

"محبت تو پھر اختیار میں نہیں ہوتی نا۔۔۔وہ تو کبھی بھی کسی سے

بھی ہو جاتی ہے۔۔۔"

اجالا کے الفاظ پر آرزو نے اسے گھورا تھا۔۔۔ جبکہ محمل برف ہوئی وہاں ساکت کھڑی تھی۔۔

اس ویڈیو میں ایسا کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ رائنہ نے زرقان کو چھوڑا تھا۔۔۔ وہاں بے حسی اور بے رحمی اسی شخص کے چہرے پر نظر آ رہی تھی۔۔

محمل کا دماغ الجھنے لگا تھا۔۔۔ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ اس بارے میں اتنا کیوں سوچ رہی تھی۔۔

"زرقان کرمانی کو اس کے ماں باپ دونوں ہی چھوڑ گئے ہیں۔۔۔
اسی وجہ سے وہ ایسا ہے۔۔۔ کسی کے کنٹرول میں نہ آنے
والا۔۔۔"

اجالا کی بات پر محمل خاموش ہی رہی تھی۔۔۔

"ہممم۔۔۔۔ پتا نہیں کیوں مگر مجھے ایسا لگتا ہے کہ زرقان کرمانی
اتنا برا بھی نہیں ہے۔۔ کیا پتا ہم غلط شک کر رہے ہوں۔۔"

آرزو کی جب سے راحم سے بات ہونے لگی تھی۔۔۔اس کے خیالات کافی حد تک بدل چکے تھے۔۔۔جبکہ اس کی بات پر مخمل کی نظریں اس پر اٹھی تھیں۔۔۔

"تم جانتی ہو تم کیا کہہ رہی ہو۔۔؟ مجھ پر ڈاؤٹ کر رہی ہو تم۔۔۔؟؟ ہمیں ان تینوں بھائیوں کو جدا کر کے ان سے اپنے مطلب کا کام نکلوانا ہے۔۔۔زرقان کرمانی کو اس کے بھائیوں سے جدا کر کے اکیلا اور کھوکھلا کرنا ہے۔۔۔خود ایک دوسرے سے الگ نہیں ہونا۔۔۔ابھی کچھ دن ہوئے نہیں تمہیں بات کرتے ہوئے اور تم یہ سب بولنے لگ گئی ہو۔۔۔"

محمل ویسے ہی خود سے الجھی ہوئی تھی۔۔ آرزو کے الفاظ اسے مزید آگ لگا گئے تھے۔۔

اس کے ایک دم سے اس طرح بھڑکنے پر وہ دونوں گھبرا گئی تھیں۔۔

"ایسا نہیں ہے محمل۔۔۔ تم پر خود سے زیادہ بھروسہ ہے۔۔۔ میں نے تو ویسے ایک خیال ظاہر کیا تھا۔۔ پلیز ایسا مت سوچو۔۔۔"

آرزو نے اس کا ہاتھ تھامتے نرمی سے کہا تھا۔۔۔

جس پر محمل اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑواتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔

"اس کو اچانک سے کیا ہوا ہے۔۔اتنا غصہ کیوں کر رہی ہے۔۔۔؟؟"

آرزو نے حیرت زدہ ہو کر اجالا سے پوچھا تھا۔۔وہ پہلے کبھی ایسے نہیں کرتی تھی۔۔

"پتا نہیں۔۔۔ مگر مجھے کچھ دنوں سے یہ بدلی بدلی لگ رہی

ہے۔۔۔ ایسا نہیں لگ رہا جیسے یہ زرقان کرمانی کے جیسے ہوتی جا

رہی ہے۔۔۔"

اجالا نے ہمیشہ کی طرح سنجیدہ سچویشن میں بھی ایسی بات کر دی

تھی کہ آرزو کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

"اللہ خیر کرے اور ہمیں اس سب میں ایک ساتھ جوڑے

رکھے۔۔۔ مجھے پتا نہیں کیوں بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔؟؟"

آرزو کو انجانا سا خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔

مخمل نیچے آئی تھی۔۔۔کچھ دیر پہلے جہاں خوشگوار ماحول تھا۔۔۔

وہاں اس وقت سوگواری اور سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔زرقان سے

ابھی تک کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا۔۔

فارینہ اور رومیسا کی حالت ایسی تھی جیسے سانس تک نہ لے پارہی

ہوں۔۔

فارینہ کو زرقان اپنے سگے بھائی سے بھی زیادہ عزیز تھا۔۔۔جس

طرح اس نے ابراہیم کی موت کے بعد مشکل وقت میں اسے

سنبھالا تھا۔۔۔اگر وہ نہ ہوتا تو فارینہ اب تک بری طرح سے

ٹوٹ چکی ہوتی۔۔۔

وہ اس کی بیٹی کے لیے چچا نہیں بلکہ باپ کی طرح تھا۔۔۔ ہر وقت ان لوگوں کی جان سولی پر اٹکی رہتی تھی۔۔۔ وہ چاہتی تھیں کہ تینوں بھائی اس سب سے باہر آجائیں۔۔۔

مگر ایسا پاسبل نہیں تھا اب ان کے لیے۔۔۔

اب اس سب سے نجات انہیں صرف موت کی صورت ہی مل سکتی تھی۔۔۔

"پلیز آپ سنبھالیں خود کو۔۔۔ وہ خیریت سے ہونگے۔۔۔۔ وہ جلاد کرمانی اتنی جلدی یہ دنیا نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔۔"

محمل نے فارینہ کو تسلی دیتے آخری جملہ دل میں بولا تھا۔۔۔

وہ اس کا دشمن تھا۔۔۔ لیکن اس وقت وہ بھی اس کے زندہ ہونے کی دعائیں کر رہی تھی۔۔۔ کیونکہ ابھی اس دشمن کا مرنا اس کے لیے بھی نقصان دہ تھا۔۔۔

اس کے لبوں سے انجانے میں اس شخص کی سلامتی کی دعا نکلی تھی۔۔۔۔

وہ جو کہتا ہے مجھے دشمنِ جاں اپنا وہی

رات خوابوں میں مری دل کو صدا دیتا وہی

زہر جیسی ہے زباں، آگ سے لپٹی باتیں

پھر بھی آنکھوں سے کبھی پیار جتا دیتا وہی

میری نفرت بھی اسی نام پہ قرباں کر دوں

دشمنی کر کے بھی چاہت کا مزہ دیتا وہی

کبھی کہتا ہے کہ رشتوں کی ہمیں پرواہ نہیں

اور لمحوں میں مجھے جان سے پیارا لگے وہی

اس کی باتوں میں عداوت بھی ہے، الفت بھی ہے

درد دیتا ہے مگر مرہم بنا لیتا وہی

کتنی ضد ہے، کہ نہ مانے کبھی ہارِ دل کو

پھر بھی تنہائی میں خوابوں کو سجا لیتا وہی

ہم نے سمجھا تھا کہ دشمن ہے فقط میرا وہ

وقت آیا تو مرے حق میں دعا دیتا وہی

اسے اندازہ بھی نہیں ہوا تھا کہ جب پلکوں کی باڑ پر ایک آنسو آن ٹھہرا تھا۔۔۔

"راحم، شہیر۔۔۔ تم لوگ اس کے ساتھ کیوں نہیں گئے۔۔۔ وہ کیوں ہمیشہ ایسے خطروں میں اکیلا گود پڑتا ہے۔۔۔ اس کو نہیں پتا اس کی زندگی کتنی قیمتی ہے ہمارے لیے۔۔"

فارینہ نے روتے ہوتے اندر داخل ہوتے راحم اور شہیر کو لتاڑا تھا۔۔

"کیونکہ فالکن ہمیشہ اکیلا رہتا اور اکیلا شکار کرتا ہے۔۔۔ وہ اکیلا ہی کافی ہے سب پر۔۔۔ ابھی بات ہوئی ہے اس سے۔۔ وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔ اور ادھر ہی آ رہا ہے۔۔۔ اس کے آنے سے پہلے اپنے آنسو صاف کر لیں۔

ورنہ آپ جانتی ہیں اس کے غصے کو۔۔۔"

راحم کے مسکرا کر کہنے پر وہاں ایک دم سے ماحول بدل گیا

تھا۔۔۔

محمل نے نمی کے احساس پر حیرت زدہ سا ہو کر اپنی پلکوں کو چھوا

تھا۔۔جب انگلی کی پوروں پر نمی دیکھ وہ کچھ پل کے لیے اپنی جگہ

سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔

اس بات سے بے خبر کے وہاں کھڑے کسی نے یہ منظر کیپچر کیا

تھا اور زرقان کرمانی کے نمبر پر سینڈ کر دیا تھا۔۔۔

محمل نے ایک لمحہ لگایا تھا اس نمی کو مٹانے کے لیے۔۔۔

"زرقان۔۔۔۔"

آرزو اور اجالا بھی اندر آچکی تھیں۔۔۔جب خان کے ساتھ دروازے سے اندر ہوتے زرقان کو دیکھ فارینہ اور رومیسا اپنی جگہ سے اٹھتیں اس کی جانب بڑھتیں اس کے مضبوط سینے سے جا لگی تھیں۔۔۔

محمل جو فارینہ کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھی تھی اس کی نظریں بھی اسی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

ان دونوں کو اپنی مضبوط بانہوں کے حصار میں لیتا وہ ان دونوں کو کوئی بات کہتا ہولے سے مسکرایا تھا۔۔۔اس کی مسکراہٹ طلسم میں جکڑنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔۔۔

محمل نے بے اختیار نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔۔

"واپس چلیں اب۔۔۔"

ان دونوں کو مخاطب کرتے محمل نے واپس جانے کو کہا تھا۔۔۔

رات ہونے والی تھی۔۔۔

وہ روشنی ختم ہونے سے پہلے واپس جانا چاہتی تھیں۔۔

"واپس۔۔۔۔ اتنا مزا آ رہا ہے۔۔۔ کل چلیں جائیں گے واپس۔۔۔"

آرزو کا بالکل بھی دل نہیں چاہا تھا۔۔۔ جب محمل کے آنکھیں نکالنے پر وہ اثبات میں سر ہلا گئی تھیں۔۔۔

"میں راحم کو بتا دوں۔۔۔"

آرزو نے اس کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔

"شوہر نہیں ہے وہ تمہارا۔۔۔"

محمل نے خود انہیں یہ ٹاسک سونپا تھا۔ اور اب خود ہی آرزو کے

منہ سے راحم کا نام سن کے زچ ہو جاتی تھی۔۔۔ اس کی بات پر

آرزو اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"شہیر نے ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے کہا تھا کہ آپ لوگ آج یہیں

رک جانا۔۔۔"

محمل کے تیور دیکھ اجالا بھی ہولے سے منمنائی تھی۔۔۔

"تو رہو تم دونوں یہیں پر۔۔۔ میں واپس جاؤں گی۔۔۔"

محمل غصے سے بولی تھی۔۔

"تم اکیلے کیسے جاؤ گی۔۔؟؟"

محمل جس نے یہ بات صرف غصے میں کہی تھی کہ وہ بھی اس کی ساتھ آجائیں گی۔۔۔اجالا کے معصومیت سے پوچھے جانے والے سوال پر وہ اسے گھور کر رہ گئ تھی۔۔۔

آرزو نے ہونٹ دانتوں تلے دباتے بہت مشکل سے اپنی ہنسی روکی تھی۔۔۔

محمل نے ان کو گھورتے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔اور پھر جیسے اپنی جگہ پر ساکت ہوئی تھی۔۔۔

زرقان کرمانی سب سے مل کر صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔۔اور اس وقت بھوری آنکھیں اسی پر فوکس تھیں۔۔۔

محمل نے گڑبڑا کر نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔۔اس شخص پر تو اسے ویسے ہی بہت غصہ تھا۔۔۔

اس کے سارے کاغذات جلا کر اس شخص نے اسے بہت بڑی مصیبت میں ڈال دیا تھا۔۔وہ جو اس امید پر بیٹھی تھی کہ ایمبیسی سے رابطہ کر کے آرام سے اپنا پاسپورٹ دوبارہ بنوا لے گی۔۔۔

پچھلے دو ہفتوں سے وہ اس کام میں خوار ہو چکی تھی۔۔۔ لیکن وہ اس کی بات سن ہی نہیں رہے تھے۔۔۔ محمل کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ایسا کیوں ہو رہا تھا۔۔

اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے کوئی جان بوجھ کر ایسا کر رہا ہے۔۔

اس کے کام کو نہیں ہونے دیا جا رہا تھا۔۔۔ یہ بات سے زیادہ تشویش میں مبتلا کیے ہوئے تھی۔۔

فارینہ نے انہیں دور کھڑا دیکھ پاس بلایا تھا۔۔ وہ دونوں تو پہلے سے آگے چل دی تھیں۔۔ جبکہ محمل اس محفل کا حصہ ہرگز نہیں بننا چاہتی تھی اب۔۔۔ جس میں اب وہ شخص شامل ہو چکا تھا۔۔۔

"محمل کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟"

محمل اچانک کال آجانے پر وہاں سائیڈ پر کھڑی تھی۔۔ جب اس کے چہرے کی زرد پڑتی رنگت دیکھ فارینہ اٹھ کر اس کے پاس آئی تھی۔۔۔ آرزو کو بھی اس کے کانپتے ہاتھ دیکھ پریشانی ہوئی تھی۔۔۔

باقی سب کی نظریں بھی اس کی جانب ہی تھیں۔۔۔

محمل کو اس کی ہمسائی نے کال کی تھی۔۔۔ ان کے فلیٹ پر پولیس آئی تھی۔۔۔ کسی نے محمل کے الیگل ہونے کی خبر پولیس کو دے دی تھی۔۔۔ اس کا امیگریشن سٹیٹس نہیں تھا اب۔۔۔

اگر وہ آج یہاں نہ آتی تو اب تک گرفتار ہو چکی ہوتی۔۔۔

محمل کے چہرے پر اس وقت خوف سے ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔۔۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔

فارینہ کے پوچھنے پر اس کے سفارت خانے والوں کا رویہ بھی بتادیا تھا۔۔ کہ وہ اس کی بات سن ہی نہیں رہے تھے۔۔

انہوں نے تو اسے صاف کہہ دیا تھا کہ اگر اس کے پاس کوئی بھی شناخت نہیں تھی تو وہ یہاں غیر قانونی تھی۔۔۔

محمل کو لگ رہا تھا کہ شاید سفارت خانے کی جانب سے ہی کسی نے رپورٹ کی تھی۔۔۔

"اچھا پریشان مت ہو۔۔۔ ادھر آ کر بیٹھو۔۔ کوئی حل نکالتے ہیں اس کا۔۔۔"

فارینہ اس کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سب کے بیچ لے آئی تھی۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔ سب خیریت ہے۔۔۔؟؟"

منصور نے اس کی پریشان حالت دیکھ پوچھا تھا۔۔۔ جس پر فارینہ نے اسے ساری بات بتائی تھی۔۔۔

" مگر اتنے اہم ڈاکومنٹس جلے کیسے۔۔۔ کیا ان کی کوئی فوٹو کاپی یا کوئی بھی شناختی کاغذات نہیں ہیں آپ کے پاس۔۔۔"

منصور یہ ساری بات سن کر حیران ہوا تھا۔۔۔ جبکہ محمل نے خون خوار نگاہوں سے سامنے بیٹھے شخص کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اس

سب کا زمہ دار تھا اور اب انتہائی پر سکون انداز میں زینب کو اپنی گود میں بیٹھائے اس سے باتیں کرتا۔۔۔

اس معاملے میں بالکل ہی لاپرواہی ظاہر کیے ہوئے تھا۔۔ جیسے وہ کچھ سن ہی نہ رہا ہو۔۔

"کسی کے ہاتھوں غلطی سے جل گئے۔۔۔۔"

راحم نے زرقان کی جانب دیکھتے ہولے سے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

جب منصور اتنی سی بات پر ہی سارا معاملہ سمجھ گیا تھا۔۔

زر قان کرمانی کی غلطیاں کتنے انجانے میں سرزد ہوتی تھیں۔۔یہ

بات وہ سب جانتے تھے۔۔۔

"اوہ یہ تو بہت برا ہوا۔۔۔"

رومیسا کے افسوس بھرے انداز میں کہا تھا۔۔

"ان کی شناخت کے لیے کسی نا کسی کاغذات کا ہونا ضروری

ہے۔۔۔جس پر ان کی شناخت درج ہو۔۔ کوئی حوالہ ساتھ ہونا

ضروری ہے۔۔"

منصور کی بات پر محمل مزید پریشان ہوئی تھی۔۔ ایسا کوئی حوالہ نہیں تھا اس کے پاس اس وقت۔۔۔

"میں نے وکیل کو کال کی ہے۔۔ وہ بس پہنچنے ہی والے ہونگے۔۔۔ وہی کوئی حل نکالیں گے۔۔۔"

فارینہ کی بات پر محمل کو تھوڑا حوصلہ ملا تھا۔۔ اس وقت وہ اسے اپنے لیے کسی فرشتے سے کم نہیں لگی تھی۔۔

اگر وہ آج یہاں نہ بلواتی اسے۔۔۔ تو اب تک وہ پولیس کے ہتھے چڑھ چکی ہوتی۔۔۔ جس کے بعد پھر اس کے لیے سب ختم ہو جانا تھا۔۔۔ اسے ڈیپورٹ کر دیا جانا تھا۔۔

جس کے بعد کئی سالوں تک وہ اس ملک میں واپس داخل نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔ اس پر پابندی لگ جانی تھی۔۔

ایسا سوچتے اس کی سانسیں رکنے لگی تھیں۔۔۔ اس نے زہریلی نگاہوں سے اس شخص کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جسے کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا۔۔

جب کہ سارا کیا دھرا اسی کا تھا۔۔۔

اس کی ایک غلطی پر یہ شخص اسے کتنا ذلیل اور ٹارچر کر چکا تھا۔۔۔

وہ ایسا ہی کرتا تھا۔۔۔ کسی کو نہیں چھوڑتا تھا۔۔۔۔

خان کے ساتھ وکیل صاحب اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔ خان نے نظریں اٹھا کر فارینہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو پہلے سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ آنکھوں ہی آنکھوں میں کیا اشارہ ہوا تھا۔۔۔ کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔

فارینہ محمل کا ہاتھ پکڑے سے تسلی دے رہی تھی۔۔۔ محمل جو تھوڑے بہت حوصلے میں تھی۔۔۔

بیرسٹر رابرٹ کرمانی خاندان کا وکیل تھا۔۔۔ ان کے سارے معاملات وہی دیکھتا تھا۔۔۔ اور انتہائی قابل انسان تھا۔۔۔

"آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔ ایسا ہی ہے۔۔۔ سفارت خانہ آپ کی کوئی بات سن ہی نہیں سکتا جب تک آپ کے پاس کوئی شناخت نہ ہو۔ پاسپورٹ، آئی ڈی، کچھ بھی۔"

وکیل کی بات پر محمل نے بے بسی سے گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔

"تو پھر؟ میں تو ہمیشہ کے لیے پھنس گئی نا؟"

وہاں سب ہی خاموش بیٹھے اس ڈری سہمی لڑکی کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔

جس کے نین کٹورے آنسوؤں سے بھر چکے تھے۔۔وہ پہلے ہی آج بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔سب کی نظروں کو اپنی جانب کھینچ رہی تھی۔۔۔اور اس وقت جو اس کی حالت تھی۔۔۔سب کو ہی اس وقت اس سے بہت زیادہ ہمدردی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس کی آنسوؤں میں بھیگی روہانسی آواز سنتے اس لمحے زرقان نے بھی نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

ایسا خوف اور پریشانی تو اس کے چہرے پر اس نے اس وقت بھی نہیں دیکھی تھی جب وہ اس کو موت کے قریب لے جا رہا تھا۔۔۔ صرف اس ملک میں رہنے کے لیے اتنی تڑپ کیوں تھی اس لڑکی کو۔۔۔

اس پل وہ اس کی جانب دیکھتا یہ سوچ کر رہ گیا تھا۔۔

جس کی آنکھوں سے آنسو نکل کر اس کے گلابی گال پر پھسل گیا تھا۔۔۔زر قان کرمانی کو فرق نہیں پڑا تھا کہ یہ سب اس کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔

وہاں کسی کی ہمت تھی بھی نہیں اسے بلیم کرنے یا کچھ کہنے کی۔۔۔

"نہیں ایک حل ہے میرے پاس۔۔۔اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو۔۔۔"

وکیل کی بات پر محمل نے امید بھری نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کیسا حل۔۔۔؟؟ پلیز آپ بتائیں۔۔۔ ہمیں بس اس وقت محمل کو یہاں پر قانونی حیثیت دلوانی ہے۔۔۔ اور اس کا پاسپورٹ واپس بنوانا ہے۔۔۔"

فارینہ کو اس لڑکی سے بہت زیادہ ہمدردی تھی۔۔۔

زرقان کرمانی نے فارینہ کو اس معاملے میں اتنا سیریس ہو کر انوالو ہوتے دیکھ گھورا تھا۔۔

جبکہ فارینہ اسے اس وقت بالکل ہی اگنور کیے ہوئے تھی۔۔

جو بات راحم اور شہیر بہت اچھے سے نوٹ کر رہے تھے۔۔وہ نہیں جانتے تھے کہ فارینہ کے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔۔۔

لیکن زرقان اپنی بھابھی کے کام بہت اچھے سے سمجھ رہا تھا۔۔۔

جو انسان دشمنوں کی سوچ پڑھ لیتا تھا۔۔اپنے قریبی لوگوں کی دماغ پڑھنا تو مشکل تھا ہی نہیں۔۔

"وہ حل یہ ہے۔اگر آپ کسی امریکن نیشنلٹی ہولڈر سے شادی کر لیں۔۔۔اور یہ شادی سول کورٹ یا کاؤنٹی آفس میں رجسٹر ہو

جائے۔۔۔تو یہ آپ کی پہلی پہچان بن جائے گی۔ آپ کے نام پر لیگل ریکارڈ وجود میں آجائے گا۔ پھر ہم سفارتخانے پر دباؤ ڈال سکتے ہیں کہ نیا پاسپورٹ جاری کریں۔۔"

وکیل کی بات سن کر اس کے چہرے کا رنگ بالکل ہی اڑ چکا تھا۔۔۔

"مطلب کسی ایسے اثر و رسوخ والے امریکن شہری سے شادی کرنی ہوگی جو اپنی بیوی کی خاطر سفارت خانے پر دباؤ بھی ڈال سکے اور اس کی دہشت سے کام بھی ہوسکے۔۔۔"

یہ بات کرتے اس پورے دورانیے میں پہلی بار فارینہ نے زرقان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

رومیسا جو اس لڑکی کے لیے پریشان ہو رہی تھی۔۔۔

فارینہ کے الفاظ اور اس کی نظروں کو سمجھتی وہ پہلے حیران ہوئی تھی اور پھر دانتوں تلے لب دباتی اپنی مسکراہٹ چھپا گئی تھی۔۔

اسے اب سمجھ آئی تھی کہ اس کی پیاری بھابھی اتنی تنگ وہ کیوں کر رہی تھیں۔۔۔

"اگر میں نے نکاح نہ کیا تو۔۔۔؟"

مخمل کے لب کانپ گئے۔

زرقان نے پھر سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

آج پہلی بار یہ لڑکی اسے معصوم لگی تھی۔۔۔

وہ چاہے جتنی بھی ہوشیار ہو مگر اسے یہ نہیں پتا تھا کہ کرمانیوں کا دماغ کونوعیت کا تھا۔۔۔

"تو پھر آپ غیر قانونی ہی رہیں گی۔ کسی بھی وقت گرفتار اور ڈیپورٹ ہو سکتی ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے جس سے آپ نہیں بھاگ سکتیں۔"

وکیل صاحب کے دوٹوک انداز پر محمل نے گھبرا کر آرزو اور

اجالا کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جن کی حالت بھی اسی جیسی تھی۔۔۔

محمل کے بغیر وہ یہاں سروائیو نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔

"اس کے علاوہ کوئی اور حل نہیں ہے۔۔کیا آپ لوگ اپنے

سورسز استعمال نہیں کر سکتے۔۔۔؟"

آرزو نے راحم کے ساتھ ساتھ زرقان کی جانب بھی دیکھا تھا۔۔۔

جو وہاں سے اٹھ رہا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔وکیل صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔"

راحم نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"دیکھیں۔۔۔جب تک آپ کے پاس کوئی ایسی شناخت نہیں ہو گی جس پر آپ کا نام لکھا ہو، پاکستانی سفارت خانہ آپ کی مدد نہیں کرے گا۔

نکاح اگر رجسٹرڈ نہ ہو تو یہ قانونی ثبوت نہیں ہو گا۔ لیکن اگر آپ امریکی شہری سے شادی کرتی ہیں اور یہ شادی کاؤنٹی میں رجسٹر ہو جاتی ہے، تو ہی آپ کے نام پر نیا پاسپورٹ نکل سکتا ہے۔"

وکیل نے اسے دوبارہ سے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

مگر محمل تو اسی بات میں ہی پریشان تھی کہ وہ کس سے شادی کرے گی۔۔۔

یہاں تو کسی پر بھی اسے بھروسہ نہیں تھا۔۔۔نہ اس کے پاس کوئی ایسا انسان تھا۔۔۔

نہ وہ ایسا کچھ کرنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اس کے علاوہ بھی تو کوئی حل نہیں تھا۔۔۔

محمل کا دل چاہا تھا۔۔۔زر قان کرمانی کا منہ نوچ لے۔۔۔۔یہ

سب اس کی وجہ سے ہوا تھا۔۔۔

مگر وہ بالکل ہی انجان بنا بیٹھا تھا۔۔۔۔

"یہ نکاح صرف مذہبی نہیں ہو گا، ہمیں اسے سول طریقے سے

رجسٹر بھی کرانا ہو گا۔اور رجسٹریشن کے لیے اگرچہ پاسپورٹ

آسانی پیدا کرتا ہے، مگر آپ کا شوہر اگر امریکی شہری ہے تو یہ

شادی ایک بیس لائن پروف کے طور پر استعمال ہو سکتی ہے۔۔۔

اس کے بعد ہی سفارت خانہ آپ کو سننے پر مجبور ہو گا۔"

وکیل اسے اپنی طرف سے ساری تفصیل بتا چکا تھا۔۔۔

فارینہ نے شہیر سے کہہ کر اسے ڈرائینگ روم میں بیٹھنے کو کہا تھا۔۔۔

"ایسا کونسا انسان ہو سکتا ہے جس پر اتنا بھروسہ کر سکتی ہیں آپ۔۔۔؟"

رومیسا نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔ وہاں سے نکلتے ہوئے زرقان کرمانی نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"کوئی بھی نہیں۔۔۔"

روتے ہوئے نفی میں سر ہلاتے وہ چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی۔۔۔ جو کہیں کھوگئی تھی اور نکلنے کو کوئی راستہ نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔

"بھابھی اب کیا ہوسکتا ہے پھر۔۔۔۔"

رومیسا کے فارینہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ آرزو اور اجالا بھی بالکل گم صُم سی تھیں۔۔۔

"میرے دماغ میں تو یہی آرہا ہے کہ جو اس سب کا زمہ دار ہے۔۔۔ اسے ہی پکڑنا چاہیے۔۔۔۔"

فارینہ کی بات پر محمل کو سو والٹ کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔بالکل بھی نہیں۔۔۔"

اس نے وہاں بیٹھے اس کے گھر والوں کی پرواہ کیے بغیر فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

اس لڑکی کا یہ خوف دیکھ وہاں بہت سارے چہروں پر بہت ہی دلفریب مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔جہاں لڑکیاں مرتی تھیں زرقان کرمانی کی صرف گرل فرینڈ بننے پر۔۔۔وہاں یہ لڑکی بیوی بننے سے بھی سخت انکاری ہوئی تھی۔۔۔

"بھابھی آپ کو لگتا ہے زرقان مانے گا۔۔۔کبھی بھی نہیں۔۔۔"

راحم فارینہ کو بہت حد تک سمجھ چکا تھا۔۔۔اور اسے دبے لفظوں میں سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا تھا۔۔

زرقان کو یہ لڑکی بالکل بھی پسند نہیں تھی۔۔۔وہ تو اب تک اس کی ہٹ لسٹ پر تھی۔

"یہ کوئی پراپر شادی تو نہیں ہو رہی نا۔۔۔ صرف ضرورت کے تحت ایک رشتہ جوڑا جا رہا ہے۔۔جو کام ہونے کے بعد ختم کر دیا جائے گا۔۔۔زرقان جیسا بندہ آرام سے اس کے لیے لڑ سکتا ہے۔۔۔

اور سب سے اچھی بات کہ دونوں کو ایک دوسرے میں کوئی

انٹرسٹ نہیں ہے۔۔تو کسی بھی طرح کی پرابلم کو بھی نہیں

سکتی۔۔۔یہ دونوں ایسے ہی اجنبی ہی رہیں گے۔۔۔"

فارینہ کی بات آرزو اور اجالا کو بھی ٹھیک لگی تھی۔۔۔

وہ دونوں بھی تو محمل کی زرقان کے لیے ناپسندیدگی اور نفرت

سے واقف تھیں۔۔۔

محمل اس وقت بالکل پتھر کی ہو چکی تھی۔۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں

آرہا تھا۔۔۔

اس کے لیے اس وقت آگے کنواں اور پیچھے کھائی والی سچویشن تھی۔۔۔۔

نہ وہ ڈیپورٹ ہونا چاہتی تھی اور نہ ہی ایسا کوئی قدم اٹھانا چاہتی تھی۔۔۔ اس کا دماغ چلنا بند ہو چکا تھا۔۔۔

اسے اندازہ نہیں تھا کہ مجبوری کے تحت پیسوں کی خاطر اس کا اٹھایا ہوا ایک قدم اسے کس مصیبت میں دھکیل دے گا۔۔۔۔

بے شک یہ نکاح کاغذی کہلایا جانا تھا۔۔۔ مگر اس کے مذہب میں ایسے کوئی فرضی کانٹریکٹ نہیں چلتے تھے۔۔۔

نکاح میں ایک دوسرے کو قبول کرنے کا مطلب نکاح ہی تھا۔۔۔

جس میں اس شخص کو محمل پر پورا اختیار مل جانا تھا۔۔۔

اس کے وجود پر اس سے بھی زیادہ کسی اور کا حق ہونا تھا۔۔۔یہ

سوچ کر ہی محمل کے رونگٹے کھڑے ہو چکے تھے۔۔۔

"محمل ہمارے پاس کوئی اور آپشن نہیں ہے۔۔جب تم اپنی

زندگی داؤ پر لگا سکتی ہو تو یہ نکاح کرنا تو پھر معمولی بات ہے۔۔۔

اور ویسے بھی زرقان کرمانی تمہیں دنیا میں سب سے زیادہ ناپسند

ہے۔۔۔

نکاح میں جڑنے کے بعد بھی مجھ یقین ہے کوئی فرق نہیں آنا تمہاری فیلنگز میں۔۔۔

دشمن تو دشمن ہی رہے گا نا۔۔۔"

آرزو اور اجالا فارینہ کے کہنے پر اسے روم میں لے آئی تھیں اور سمجھانے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔

جبکہ محمل ان کی باتوں پر اپنے دل میں انجانا چور سا محسوس کرنے لگی تھی۔۔

"ایسا نہیں ہو گا۔۔۔زرقان کرمانی کبھی نہیں مانے گا اس نکاح کے لیے۔۔۔اور نہ ہی کوئی اور ایسا انسان ہے۔۔"

شہیر اور راحم کا آپشن نہ ادھر سے کسی نے لیا تھا اور نہ ہی آرزو اور اجالا نے۔۔۔

اس طرف سے کوئی ایسا چاہتا نہیں تھا۔۔۔سب کا دھیان زرقان کرمانی پر تھا۔۔۔ آرزو اور اجالا کے دماغ میں ایسی سوچ آئی ہی نہیں تھی۔۔۔نہ وہ لانا چاہتی تھیں۔۔۔۔

محمل کا تو ویسے ہی دماغ نہیں چل رہا تھا۔۔۔ مگر نجانے کیوں دل میں اس شخص کو دشمن ماننے کے باوجود اسے وہ ایک پائیدار بندہ لگتا تھا۔۔۔ جس پر اور اعتبار کیا جاسکتا تھا۔۔۔

مگر جب محمل اس شخص کے حوالے سے سوچ جانے والے اپنے خطرناک ارادوں کا سوچتی تھی۔۔۔ وہ آج کل جو شاہ ویز سے ہاتھ ملانے کا سوچ رہی تھی۔۔۔

تو اس کے پورے وجود میں بے چینی پھیل جاتی تھی۔۔۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں ایسا کوئی رشتہ بننے سے وہ کمزور نہ پڑ جائے۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

"زرقان پلیز۔۔۔ایک آخری بار یہ بات مان لو۔۔۔اس کے بعد کبھی کچھ بھی نہیں کہوں گی۔۔۔"

فارینہ پچھلے آدھے گھنٹے سے زرقان کی منتیں کررہی تھی۔۔۔جو ماننے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔

اس کا صاف کہنا تھا کہ اسے شادی نہیں کرنی تھی۔۔۔اسے خود پر کسی کو بھی اختیار نہیں دینا تھا۔۔۔دوسرا اسے اپنی زندگی پر کوئی بھروسہ نہیں تھا۔۔۔وہ ان جھنجھنٹوں میں پڑنا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔

فارینہ اسے ابراہیم کی وجہ سے بہت زیادہ عزیز تھی۔۔۔اسی وجہ سے وہ اتنی دیر سے اس کی بات سن رہا تھا۔۔

اگر اس کی جگہ گھر کا کوئی اور فرد ہوتا تو یہ بات سنتے ہی وہ اسے چلتا کر چکا ہوتا۔۔۔

"وہ بچاری مجبور ہے اس کی مدد ہو جائے گی۔۔۔"

فارینہ کے لبوں سے بے ساختہ نکل گیا تھا۔۔وہ بھول گئی تھی سامنے زرقان کرمانی تھا۔۔

جسے ایموشنل بلیک میل تو بالکل بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔۔۔

"میں اس بچاری کی نکاح کے بغیر مدد کر دوں گا۔۔۔ آپ کو کیا لگتا ہے میں یہ سب جو ہو رہا ہے وہ نہیں سمجھا۔۔"

زرقان کی بات پر فارینہ خفیف سی ہوئی تھی۔۔

"وہ اچھی لڑکی ہے۔۔ پلیز ایک موقع دے دو۔۔۔ کیا پتا تمہاری زندگی کا روٹھا سکون واپس لے آئے۔۔۔"

فارینہ اسے منانے کی سر توڑ کوششیں کر رہی تھی۔۔۔ ان سب کو اطمینان اور سکون سے رکھنے والا اس کا یہ بہت پیارا دیور کتنا بے سکون تھا یہ وہ بہت اچھے سے جانتی تھی۔۔

"زرقان کرمانی اپنے لیے کافی ہے۔۔مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔اور رہی بات اس لڑکی کے سکون لانے کی تو کیا پتا وہ میرے لیے مزید بربادی کا باعث بن جائے۔۔۔پھر کیا کریں گی آپ۔۔

آپ کیوں کسی انجان پر اتنا بھروسہ کر رہی ہیں۔۔۔"

زرقان نے اسے نرمی سے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔اسے اس وقت بہت غصہ آرہا تھا۔۔۔

مگر وہ اس سے سختی نہیں برت سکتا تھا۔۔ اسی بات کا فایدہ وہ اٹھا رہی تھی۔۔

"مجھے لگتا ہے وہ تم سے پیار کرتی ہے۔۔۔ میں نے اسے بہت بار تمہاری طرف دیکھتے نوٹ کیا ہے۔۔ تمہارے ذکر پر اس کے تاثرات بول جاتے ہیں۔۔۔ وہ چھوٹی موئی سی بہت پیاری لڑکی ہے۔۔۔ جو تم جیسے فالکن کو اپنا اسیر بنا سکتی ہے۔۔

پاکیزگی اور شرم وحیا والی ہے۔۔۔ بالکل ویسی جیسی میرا بھائی ڈیزرو کرتا ہے۔۔"

وہ بول رہی تھی۔۔۔ جبکہ زرقان کی آنکھوں کی سطح بالکل سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

وہ گہرا سانس بھرتا اس کے سامنے سے اٹھ گیا تھا۔۔۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے نا کہ نفرت سے دیکھتی ہو۔۔۔۔ ضروری تو نہیں ہر دیکھنے والی نظر محبت کی ہو۔۔ لیکن آپ کو نہیں لگتا غلط بیانی کر کے آپ اس لڑکی کے ساتھ زیادتی کر رہی ہیں۔۔۔"

اس نے سیگریٹ سلگھاتے پوچھا تھا۔۔۔

"میں اسے بعد میں سب بتا دوں گی۔۔ اتنا اچھا ہمسفر ملے گا اسے۔۔۔ وہ تو دعائیں دے گی مجھے۔۔۔"

اس کو ڈھیلا پڑتا دیکھ فارینہ بھی اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

جس بات پر زرقان کرمانی عجیب سے انداز میں ہنسا تھا۔۔

"دعائیں نہیں پوری زندگی کے لیے بد دعائیں لینا چاہتی ہیں آپ۔۔۔ آپ بہت اچھے سے واقف ہیں میرے مزاج سے۔۔۔"

وہ بچپن سے ایک ساتھ ایک گھر میں رہے تھے۔۔۔فارینہ اس کے بھائی کی محبت اور اس کے لیے ہمیشہ سے بڑی بہن اور ماں کے مقام پر رہی تھی۔۔

"جانتی ہوں۔۔۔ابراہیم کے بعد سے تو تم مزید جنونی ہو چکے ہو۔۔۔ایس خاطر چاہتی کہ کوئی ایسا انسان ہو جو تمہارے اس جنون کارخ موڑ دے۔۔۔"

فارینہ کو اس کی بہت فکر تھی۔۔۔وہ اس کی انسومنیہ کی رپورٹس دیکھ چکی تھی۔۔۔

جو صرف خان کو پتا تھیں۔۔۔اور اسی نے بتائی تھیں۔۔۔

خان اگر زرقان کے بعد کسی کی بات مانتا تھا تو وہ صرف فارینہ

تھی

۔۔۔۔

جس بات سے زرقان بھی واقف تھا۔۔۔ مگر فارینہ کے معاملے

میں اس نے کبھی کوئی روک ٹوک اور سختی نہیں کی تھی۔۔۔

"وہ ایسا نہیں کر پائے گی بھابھی۔۔۔ آپ انجانے میں مجھے پہلے

سے بھی زیادہ بڑی تباہی کی طرف دھکیل رہی ہیں۔۔۔'

زر قان اسے منع کر رہا تھا۔۔ مگر فارینہ ایک کوشش کرنا چاہتی تھی۔۔

یہ شخص اس کے شوہر کو اپنی زندگی میں سب سے زیادہ عزیز تھا۔۔۔

"ایک بار اپنی بھابھی پر یقین کرلو۔۔ چاہے ابھی اس نکاح کو ویسے ہی لے کر چلو۔۔۔ جیسا محمل کے نزدیک ہو گا۔۔۔ اور اگر کبھی اس رشتے میں کچھ محسوس نہ ہوا تو میری طرف سے تم پر کوئی دباؤ نہیں ہو گا۔۔۔

تم ختم کر دینا سب۔۔۔"

فارینہ اب منتوں پر آ چکی تھی۔۔

"وہ مان گئی ہے۔۔"

زرقان کی بات پر فارینہ کے چہرے پر خوشی سے بکھری تھی۔۔

"مان جائے گی۔۔۔"

فارینہ نے سکون کا سانس بھرا تھا۔۔۔ جب وہ اس فالکن کو منا سکتی تھی تو پھر محمل کو مناں ماتو اسے مشکل ہی نہیں لگا تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔"

زرقان کرمانی کے بے دلی سے بولے جانے والے اتنے سے الفاظ ہی بہت تھے اس کے لیے۔۔۔

"پھر میں راحم اور منصور کو کہتی ہوں۔۔۔وہ نکاح خواں اور گواہوں کا انتظام کریں۔۔۔"

فارینہ کی بات پر اب کی بار اسنے خفگی سے اسے گھورا تھا۔۔۔

"ابھی نکاح کروانا چاہ رہی ہیں آپ۔۔۔"

بھنویں اٹھائے بھوری ضبط سے سرخ ڈورے لیے ان مقناطیسی

نگاہوں سے اسے گھورتا وہ اس پل فارینہ کو بہت پیارا لگا تھا۔۔۔

پہلی بار آج اسے وہ بے بس لگا تھا۔۔۔

جس کا مطلب تھا کہ اسے اس نکاح سے فرق پڑ رہا تھا۔۔۔فارینہ

کو اس کا انداز دیکھ اپنی پہلی جیت لگی تھی۔۔۔۔

"مجھ پر ہو تو میں ابھی رخصتی بھی کر وادوں۔۔۔ مگر اس بچاری کی

تمہارے خوف سے ہی جان نکل جانی ہے۔۔۔ جس پر اب تک

تم نے جو ٹارچر کیا ہے سب باتوں سے واقف ہوں میں۔۔۔"

فارینہ مسکرا کر اسے گھورتی واپس پلٹ گئی تھی۔۔۔

وہ بہت زیادہ خوش تھی۔۔۔زرقان کو شادی کے لیے منانا بہت بڑا پہاڑ سر کرنے کے برابر تھا۔۔۔

اس کے شوہر نے اپنے بھائی کی بھلائی میں ایک فیصلہ کیا تھا۔رائنہ کو اس کی زندگی میں شامل کروا کر۔۔۔جو اس کے لیے بہت برا ثابت ہوا تھا۔۔۔

مگر فارینہ کو پورا یقین تھا اس بار ایسا نہیں ہونے والا تھا۔۔۔

مگر پھر بھی اندر کہیں ایک انجانہ خوف سا تھا۔۔۔ اگر زرقان جو کہہ رہا تھا ویسا ہو جاتا پھر۔۔۔

وہ محمل کی طرف آئی تھی۔۔۔۔ جس کی حالت ایسی تھی جیسے اسکے جسم سے سارا خون نچوڑ گیا ہو۔۔

"زرقان مان گیا ہے۔۔۔ نکاح کی تیاری شروع کر دی ہے۔۔۔"

فارینہ کے الفاظ پر محمل کے سینے میں دھڑکنوں کا طوفان شور مچا گیا تھا۔۔۔ اس کی حالت مزید خراب ہوئی تھی۔۔۔

"بھابھی اس کے علاوہ اور کوئی حل نہیں ہے کیا۔۔۔ کیا وہ نکاح کے بغیر میری مدد نہیں کرسکتے۔۔۔"

محمل نے اس کے پاس بیٹھنے پر کمزور سی آواز میں کہا تھا۔۔

"میں نے وکیل صاحب سے پوچھا ہے۔۔۔ کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ زرقان بھی اس کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔ تم پریشان کیوں ہو رہی ہو۔۔۔۔ میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔ سب ٹھیک ہو گا۔۔۔"

فارینہ نے اس کی پیشانی چومتے نرمی سے کہا تھا۔۔۔ جبکہ اندر ہی اندر جھوٹ بولے جانے پر وہ شرمندہ بھی تھی۔۔۔

مگر زرقان کی خاطر تو وہ قتل تک کر سکتی تھی۔۔ جھوٹ بولنا تو اس کی مقابلے میں چھوٹا جرم تھا۔۔۔

"آپ بہت اچھی ہے بھابھی۔۔۔ اگر آپ نہ ہوتیں تو پتا نہیں کیا ہوتا ہمارا۔۔۔"

اجالا اس کی احسان مند ہوئی تھی۔۔۔

اس بات سے انجان کے فارینہ تو زینب کی برتھ ڈے پارٹی میں

ان دونوں کو قریب دیکھنے کے بعد سے ہی یہ ارادہ بنا چکی تھی۔۔۔

اس رات خان کو بلوا کر اس نے یہی کہا تھا کہ کسی بھی طرح سے

کوئی ایسی سچویشن بناؤ۔۔۔

خان کاغذات والے معاملے سے واقف تھا۔۔۔ اسی نے ہی

سفارت خانے میں محمل کا کام ہونے نہیں دیا تھا۔۔

جو ویسے بھی ہو پانا مشکل تھا۔۔۔ مگر کچھ چانسز بن سکتے تھے۔۔ جو

خان نے فارینہ کے کہنے پر بننے نہیں دیئے تھے۔۔

فارم ہاؤس کی اس آؤٹنگ کا پروگرام بھی اسی پلان کا حصہ تھا۔۔۔

پولیس کو رپورٹ کرنے والے بھی فارینہ اور خان ہی تھے۔۔۔

مخمل کے فارم ہاؤس پہنچنے کے بعد انہوں نے یہ کیا تھا۔۔۔

زرقان کو اس حوالے سے کچھ نہیں بتایا گیا تھا۔۔۔وہ پھر بھی

سب سمجھ گیا تھا۔۔۔

اسی خاطر اس نے انٹرسٹ نہیں لیا تھا۔۔۔مگر مسلسل ایک گھنٹے

سے اپنے آگے منتیں کرتی وہ اپنی بھابھی کی خاطر اس بات کے

لیے مان گیا تھا۔۔۔

راحم اور شہیر کو تو ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ نکاح ہو رہا ہے۔۔۔۔

زرقان کرمانی نکاح کے لیے مان گیا ہے۔۔۔۔وہ بھی اس لڑکی سے جسے وہ دو بار موت کے بہت قریب پہنچا چکا تھا۔۔۔

مگر پھر یہ جان کر کہ فارینہ اس سب میں انوالو تھی۔۔۔وہ سمجھ چکے تھے کہ زرقان کرمانی کا ماننا اب بنتا تھا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں نکاح خواں کے آنے پر گواہوں کے سامنے ان کا نکاح پڑھوا دیا گیا تھا۔۔۔ شہیر اور راحم مخمل کے گواہ بنے تھے۔۔۔ جو زرقان کے کہنے پر کیا گیا تھا۔۔۔

نکاح نامے پر سائن کرتے مخمل کے ہاتھ بالکل برف ہو چکے تھے۔۔۔ اس کے اعصاب بالکل منجمد تھے۔۔۔

اس کی پلاننگ میں زرقان کرمانی سے ٹکراؤ ضرور تھا۔۔۔ مگر یہ نکاح کبھی نہیں تھا۔۔۔

لیکن اگر وہ یہاں رہ ہی نہ پاتی تو پھر پلان کیسے چل پانا تھا۔۔۔

نکاح کے بعد وہ بنا کسی کی سنے یا دیکھے کمرے میں آ گئی تھی۔۔۔وہ ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔۔اجالا نے اس کے اوپر کمبل ڈالا تھا۔۔۔

"محمل ریلیکس۔۔۔۔یہ صرف کاغذی رشتہ بنایا گیا ہے۔۔۔"

آرزو نے اس کا برف کی طرح یخ بستہ ہاتھ اپنی گرفت میں لیتے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔

"مجھے فرق نہیں پڑتا اس سب سے۔۔۔"

محمل نے اپنے اندر جنگ لڑتے خود کو بولنے کے قابل بنایا تھا۔۔۔ مگر وہ پھر اس بات میں الجھ جاتی تھی کہ اس کی تو مجبوری تھی۔۔۔ مگر یہ زرقان کرمانی کیسے مان گیا تھا اس نکاح کے لیے۔۔۔

وہ اتنا اچھا تو ہرگز نہیں تھا۔۔۔ مگر پھر آرزو کے بتانے پر کہ فارینہ کی وجہ سے وہ مانا تھا۔۔۔ اپنی بھابھی کی کوئی بات نہیں ٹالتا تھا وہ۔۔۔

جس کے بعد محمل کو تھوڑا اطمینان ہوا تھا۔۔۔ مگر دماغ ابھی بھی ماؤف ہی تھا۔۔۔

اس سب میں رات کافی ہو گئی تھی۔۔۔ سب سو چکے تھے۔۔۔ مگر محمل کا دماغ ابھی تک کچھ بھی قبول نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔ یہ بہت بڑا فیصلہ کیا تھا اس نے۔۔۔

کہیں یہ آگے چل کر اس کے لیے مشکل نہ پیدا کر دے۔۔۔۔ وہ بہت زیادہ سوچوں میں الجھی ہوئی تھی۔۔۔

نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔ آج تو نیند آنے کا تصور ہی نہیں تھا۔۔

اسے مسلسل شاہ ویز کے میسجز آرہے تھے۔۔۔وہ اس کا فیصلہ جاننا چاہتا تھا۔۔۔۔ایک بار فون پر بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

محمل کو وہاں گھٹن سی محسوس ہونے لگی تھی۔وہ فون ہی بند کرتی اٹھ کر باہر آگئی تھی۔۔۔۔ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔۔۔محمل کچھ دیر کوریڈور کے آگے بنی بالکنی میں شیڈ کے نیچے کھڑی بارش کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ٹھنڈ پہلے سے بھی زیادہ بڑھ چکی تھی۔۔۔۔اس نے اپنی گرم شال لپیٹ رکھی تھی۔۔۔۔

لیکن ٹھنڈ کی شدت بہت زیادہ تھی۔۔۔ اسے اپنا وجود برف ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ مگر وہ وہاں سے ہل نہیں رہی تھی۔۔۔

اس ٹیرس کے بالکل سامنے نیچے سوئمنگ پول بنا ہوا تھا۔۔۔ جس میں روشنیاں جگمگا رہی تھیں۔۔۔

بارش کی بوندیں اس روشن پانی کو مزید خوبصورت بنا رہی تھیں۔۔۔ محمل کو یہ منظر بہت پیارا لگا تھا۔۔۔

وہ یک ٹک سی اسے تکے گئی تھی۔۔۔ شام میں ہوئی برف اس پانی میں پگھل چکی تھی۔۔۔

اس اپنی کو دیکھتے ٹھنڈ کا احساس مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔۔ اسے لگ رہا تھا کہ وہ اگر مزید یہاں کھڑی رہی تو ٹھنڈ کے مارے اس نے حل بھی نہیں پانا تھا۔۔۔

ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی جب اچانک اسے اپنے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی تھی۔۔۔

محمل گھبرا کر پلٹی تھی۔۔۔ جب زرقان کو وہاں کھڑا دیکھ وہ گھبرا گئی تھی۔۔۔

سیاہ شرٹ ٹراؤزر کے اوپر کوٹ پہنے وہ عام سے حلیے میں بھی وہ شخص اپنی مردانہ وجاہت کے ساتھ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔

محمل نے نگاہیں پھیر لی تھیں۔نن

"کیا کر رہی ہو تم یہاں پر۔۔۔اس وقت۔۔۔۔؟؟"

سرد ٹھٹھرا دینے والا لہجہ اس کی سماعتوں سے ٹکرایا تھا۔۔۔انداز حاکمانہ تھا۔۔۔

جو بات محمل کو آگ لگا گئی تھی۔۔۔کیا یہ شخص اس پر نکاح کی وجہ سے حاکمیت جتا رہا تھا۔۔۔

اس کی بات کا جواب دیئے بغیر وہ جو جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

وہیں کھڑی رہی تھی۔۔۔

"نیچے جاؤ سب لیڈیز کو وہیں رہنے کو کہا گیا ہے۔۔۔"

اس کی خاموشی کے جواب میں وہ پھر سے بولا تھا۔۔۔ مگر محمل پر

اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔ وہ ویسے ہی کھڑی رہی تھی۔۔۔

"تمہیں سنائی نہیں دے رہے میری بات۔۔۔"

مسلسل اگنور کیے جانے پر زرقان نے اس کا بازو پکڑ کر ایک

جھٹکے سے اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا۔۔۔۔

محمل اس حملے کے لیے تیار تھی پہلے سے۔۔۔اس نے بہت مشکل سے خود کو اس سے ٹکرانے سے بچایا تھا۔۔

"میری مرضی میں جہاں بھی کھڑی ہوں۔۔۔ آپ کو کیا مسئلہ ہے۔۔۔میں اس وقت آپ کی ایمپلائے نہیں ہوں۔۔۔جو آپ مجھے آرڈر دے رہے ہیں۔۔"

محمل نے دوسرے رشتے کو بیچ میں لانے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔کیونکہ وہ کاغذی ہی رہنا چاہیے تھا۔۔۔

اس کی بات پر وہ بھوری آنکھیں انتہائی سنگینی بھرے انداز میں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

"یہ تم کیسے جواب دے رہی ہو مجھے۔۔۔ کہیں یہ ابھی تھوڑی دیر پہلے بنے رشتے کی وجہ سے تو اتنا منہ نہیں کھل رہا۔۔۔؟؟ کسی بھی غلط فہمی میں شکار ہونے کی کوشش مت کرنا۔۔۔"

زرقان کرمانی سے یہ لہجہ برداشت نہیں ہوا تھا۔۔۔ وہ عادی نہیں تھا۔۔۔

اس کے قریب ہوتے وہ انتہائی غصے سے غرایا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی سرخ آنکھیں دیکھ محمل کی جان نکل گئی تھی۔۔۔

یہ خود سے الجھتے ضد اور غصے میں کیا کیا تھا اس نے۔۔۔ چپ چاپ چلی جاتی اندر۔۔۔۔

"مم میں ایسا کچھ نہیں سمجھ رہی۔۔۔ نہ کبھی سمجھنا چاہتی ہوں۔۔۔ آپ اب بھی صرف میرے باس ہیں۔۔۔"

محمل اس کے آگے بڑھنے پر پیچھے کو کوئی تھی۔۔ جہاں شیڈ ختم ہو چکا تھا۔۔۔ اور بارش کی بوچھاڑ نے ایک دم سے اسے اپنے لپیٹ میں لیا تھا۔۔۔

"جب تک میں نہ چاہوں۔۔۔ اس رشتے کے حوالے سے کوئی بھی بات باہر نہیں نکلے گی۔۔۔۔"

زرقان نے اسے وارننگ کرتی نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔ جس پر وہ فوراً اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔

زرقان کے قدم رکے نہیں تھے۔۔۔اس سے دور ہونے کی کوشش میں وہ پوری طرح سے کھلے آسمان تلے آچکی تھی۔۔۔

زرقان بھی اس کے ساتھ بارش میں بھیگ رہا تھا۔۔۔

وہ اس وقت محمل کو بہت زیادہ غصے میں لگا تھا۔۔۔اس کی بھوری آنکھیں مضطرب سی تھیں۔۔۔

"مم میں کسی کو بھی نہیں بتاؤں گی۔۔۔"

اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔وہ تو خود بھی یہی چاہتی تھی کہ یہ رشتہ جلدی ختم ہو جائے۔۔۔

"ہمارے بیچ کچھ بھی ہو وہ بھی نہیں۔۔۔"

زرقان کے چہرے سے بارش کی بوندیں بہہ کر اس کے چہرے سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔اسے اپنی دھڑکنوں پر اختیار نہیں رہا تھا۔۔۔

بارش کے شور سے زیادہ اسے اپنی دھڑکنوں کا شور سنائی دے رہا تھا۔۔۔

اس نے نظریں جھکائی تھیں۔۔۔۔جب اس کی نظر زرقان کی سختی سے بند مٹھیوں پر پڑی تھی۔۔۔

"کک کچھ بھی مطلب۔۔۔؟؟"

اس کی بات پر محمل کی زبان لڑکھڑا سی گئی تھی۔۔۔اس نے اپنی آنکھوں کو ناقابلِ یقین حد تک سکیڑتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ٹھنڈ کے مارے اعصاب بھی منجمند ہو چکے تھے۔۔

اس کا دھیان ہی نہیں رہا تھا کہ وہ ٹیرس کے آخری سرے پر پہنچ چکی تھی۔۔۔

جس کے آگے روکاوٹ کے لیے کچھ نہیں لگا ہوا تھا۔۔۔

"کچھ بھی سے مطلب آگے چل کر کچھ بھی جو ہو گا۔۔۔"

اس کے بالکل سفید پڑتے چہرے اور ٹھنڈ سے لرزے ہونٹوں کو گھورتا وہ اس کی الجھن کو مزید الجھاتا دبے الفاظ میں جوبات کہہ گیا تھا۔۔۔اس نے محمل کے حواس چھین لیے تھے۔۔۔

یہ شخص ایسا کیوں بول رہا تھا۔۔۔

یہ رشتہ تو کاغذی ہی تھا۔۔۔اس کا دماغ سن ہونے لگا تھا۔۔۔

"اب نیچے جاؤ۔۔۔دوبارہ یہاں نظر مت آنا تم مجھے۔۔۔"

زرقان کرمانی اسے تنبیہہ کرتا وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔۔

محمل بالکل جم چکی تھی۔۔۔اسے بالکل بھی اپنے پیر محسوس نہیں ہو رہے تھے۔۔جب بے دھیانی میں اس نے اپنا پیر پیچھے کو کیا تھا۔۔

جہاں سے آخری کنارہ بھی ختم ہو چکا تھا۔۔۔اگلے ہی لمحے اپنا توازن برقرار نہ رکھ پاتے وہ پورے قد سے بالکنی سے نیچے پول میں جاگری تھی۔۔

اس کے لبوں سے دل خراش چیخ برآمد ہوئی تھی۔۔پول میں گرنے کی وجہ سے بہت زوردار آواز آئی تھی۔۔۔

زرقان جو ابھی تھوڑا سا ہی آگے بڑھا تھا۔۔اس آواز پر اس نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔

خالی ٹیرس کو دیکھ سارا معاملہ سمجھتے وہ ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر کنارے پر آتا پول میں اس کے پیچھے کود گیا تھا۔۔

محمل کو تیرنا نہیں آتا تھا۔۔اس برف کے پانی میں گرتے ہی اس کو اپنی سانسیں بند ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔اس کا جسم بالکل جمنے لگا تھا۔۔

اسے لگا تھا وہ اب مر جائے گی۔۔۔اس برف جیسے پانی میں اس کو بچانے کوئی نہیں آنے والا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔۔۔جب دو بانہوں نے اسے اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔

مخمل نے بے یقینی سے اس مدد گار کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اس کو بانہوں میں اٹھا کر تیرتے ہوئے کنارے پر آیا تھا۔۔۔مکمل کے حواس اس کے ساتھ چھوڑ رہے تھے۔۔۔مگر وہ ابھی بھی سب محسوس کر پا رہی تھی۔۔۔

اس کے اندر پانی جا چکا تھا۔۔۔وہ سانس نہیں لے پا رہی تھی۔۔۔۔اسے ٹیرس کے قریب بنے شیڈ کے نیچے زمین پر سیدھا لیٹاتے اس نے محمل کا گال تھپتھپایا تھا۔۔۔

جس کی سانسیں بالکل بدل کو چکی تھیں۔۔۔۔اسے تشویش ہوئی تھی۔۔۔

پانی اس کے اندر جا چکا تھا۔۔۔

سی پی آر دیتے زرقان نے اس کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے دباؤ ڈالا تھا۔۔

پھر جھکا تھا اور اس کے ٹھنڈ سے سرد پڑتے گداز ہونٹوں پر ہونٹ رکھتے اسے سانس دیا تھا۔۔۔ایک پل کے لیے زرقان کرمانی کے نزدیک سب کچھ تھم سا گیا تھا۔۔۔۔

بارش کا شور تک سنائی دینا بند ہوا تھا۔۔۔وہ اسے سانس دیتا رہا تھا۔۔۔

جب اس کے ساکت پڑے وجود میں ہلچل ہوئی تھی۔۔زرقان دور ہوا تھا۔۔۔

وہ کھانسنے کے ساتھ ساتھ زور زور سے سانس لینے لگی تھی۔۔۔

جس کے ساتھ ہی محمل نے ہچکی لی تھی۔۔۔اور اس کے منہ سے پانی باہر نکلنے لگا تھا۔۔

اس کی آنکھیں کھل گئی تھیں۔۔۔وہ ہوش میں آچکی تھی۔۔۔۔

مگر اس شخص کو اپنے اوپر جھکا دیکھ چکی تھی وہ۔۔۔اس کے پورے وجود میں سرد لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔"

اسے خوفزدہ دیکھ زرقان نے جھک کے اسے اپنی بانہوں میں اٹھا لیا تھا۔۔۔۔۔

محمل ابھی تھوڑی دیر پہلے جس خوف سے گزری تھی۔۔اس نے ایک بار پھر موت کو اپنے بہت قریب دیکھا تھا۔۔۔مگر اس بار بچانے والا وہ تھا۔۔۔

جس نے پہلے دو بار اس کی سانسیں چھیننے کی کوشش کی تھی۔۔۔

وہی اس بار اسے اپنی سانسیں دے گیا تھا۔۔۔

وہ اس وقت بہت زیادہ خوف کے زیر اثر تھی۔۔۔۔اسے اونچائی اور پانی سے بہت ڈر لگتا تھا۔۔۔

کچھ دیر پہلے اس نے قیامت دیکھی تھی۔۔۔اس کے حواس ابھی تک جگہ پر نہیں تھے۔۔۔

مارے گھبراہٹ کے اس نے بے دھیانی میں زرقان کا کوٹ اپنی مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔۔۔

اسے ڈر تھا کہ وہ دوبارہ نہ گر جائے۔۔۔

زرقان اسے لیے نیچے موجود اپنے بیڈروم میں لے آیا تھا۔۔۔
اپنے کمرے میں گہری نیند سوئی فارینہ کو خبر بھی نہیں تھی۔۔ کہ

اس نے آج ہی محمل کو زرقان کے کمرے میں بھیجنے کی جو خواہش کی تھی۔۔

وہ پوری ہو چکی تھی۔۔۔ جس میں کسی کا ہاتھ یا زور زبردستی نہیں تھی۔۔۔

شاید ان کی قسمت بھی یہی چاہتی تھی۔۔۔۔

"مجھے کچھ بھی فیل نہیں ہو رہا۔۔۔"

زرقان نے اسے روم میں لاتے نیچے اتارا تھا جب وہ لڑکھڑا سی گئی تھی۔۔

اس کی گرنے کے خوف سے زرقان کے سینے سے شرٹ کو دبوچ لیا تھا۔۔۔زرقان نے فوراً اس کے گرد اپنے بازو کا حصار قائم کیا تھا۔۔۔

محمل کی نم آلود تکلیف بھری آواز پر زرقان کرمانی اس کی جانب دیکھنے پر مجبور ہوا تھا۔۔۔

جس کی آنکھوں سے مارے بے بسی کے آنسو نکل رہے تھے۔۔۔

اس کی بال بالکل بھیگ چکے تھے۔۔۔جو اس کے وجود کی گرد چپکے ہوئے تھے۔۔۔

زرقان کرمانی نے اس قیامت خیز منظر سے نگاہیں چرائی تھیں۔۔

"یہاں بیٹھو۔۔۔"

اس نے محمل کو کرسی پر بیٹھاتے دیواروں میں فٹ آتش دان آن کیا تھا۔۔۔وہ خود بھی پورا گیلا تھا۔۔۔مگر اس کی فکر بھری نظریں اس لرزتی کانپتی لڑکی پر تھیں۔۔۔

جو بہت زیادہ ڈری ہوئی تھی۔۔۔وہ اسے کرسی پر بیٹھا کر پیچھے ہٹنے لگا تھا۔۔۔جب وہ اس کا بازو پکڑ گئی تھی۔۔۔

زرقان نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اور اسے دونوں کندھوں سے تھام کر کھڑا کر گیا تھا۔۔۔

"کچھ نہیں ہوا۔۔۔ تم اب بالکل محفوظ ہو۔۔۔ میں ساتھ ہوں۔۔۔"

اس کا چہرا اپنے دونوں ہاتھوں میں لیتے وہ اس کا خوف کم کرنے کی خاطر اسے تسلی دے گیا تھا۔۔۔ جبکہ اپنے الفاظ پر اسے بھی حیرت ہوئی تھی۔۔۔

جب اگلے ہی لمحے وہ اپنی جگہ پتھر کا ہوا تھا۔۔ جب وہ روتی ہوئی

اس کے سینے سے ان لگی تھی۔۔۔

اس کے سینے میں چہرا چھپائے وہ رو رہی تھی۔۔۔۔ اس کے

دونوں ہاتھ زرقان کے گرد بندھے تھے۔۔۔۔

ایسی حرکت کرنے پر وہ لڑکیوں کو کھینچ کر دور پھینکتا تھا۔۔۔ مگر

اس لڑکی کے ساتھ وہ ایسا نہیں کر پایا تھا۔۔۔

ٹرانس کی کیفیت میں اس کا ہاتھ محمل کی کمر پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔

اس نے دھیرے سے اسے قریب کر لیا تھا۔۔۔

"ریلیکس محمل۔۔۔۔ سب ٹھیک ہے۔۔۔ تم اس وقت جن پناہوں میں ہو۔۔۔ تمہیں کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

اس کے ماتھے پر لب رکھتے وہ بول رہا تھا۔۔۔۔

یہ کوئی عام الفاظ نہیں تھے۔۔ یہ زرقان کرمانی کے لبوں سے نکلے الفاظ تھے۔۔

جن کی آنے والے دنوں میں کیا اہمیت ہونے والی تھی۔۔۔ اس کا اندازہ یہ الفاظ ادا کرنے والے کو بھی نہیں تھا۔۔ جبکہ اس کے

دونوں ہاتھ محمل کے گرد بندھے ہوئے تھے۔۔۔کتنے ہی لمحے ان کے بیچ ایسے ہی گزر گئے تھے۔۔۔

وہ خود نہیں جانتے تھے کہ یہ لمحے کیونکر اور کیسے آ گئے تھے ان کے بیچ۔۔۔

کافی دیر بعد جب محمل کے اعصاب بحال ہوئے تو خود کو اس شخص کی پناہوں میں محسوس کرتے وہ جی جان سے لرز اٹھی تھی۔۔۔

اس ہلچل پر زرقان نے اسے اپنے حصار سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔

"آئم سوری وہ میں۔۔۔"

محمل شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔ مگر وہ ابھی بھی ایک قدم بھی اس سے دور نہیں ہوئی تھی۔۔

کیونکہ اس کا وجود ابھی بھی ٹھنڈ سے سن تھا۔۔۔بے بسی کے مارے اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔

آرزو اور اجالا کو کیسے بلاتی یہاں۔۔۔۔ مگر اس کے علاوہ کوئی آپشن نہیں تھا اس کے پاس۔۔۔

"آپ پلیز میری بہنوں کو بلوا دیں۔۔"

اس کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب زرقان کرمانی نے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اس اپنے قریب کیا تھا۔۔

"میں نے کیا کہا تھا تم سے۔۔۔؟ ہمارے حوالے سے کوئی بات کسی کو نہ پتا چلے۔۔۔ تم صبح سب کے سامنے مشہور ہونا چاہتی ہو کہ تم رات کو میرے بیڈروم سے پائی گئی ہو۔۔؟؟ یا پھر زرقان کرمانی چند گھنٹے پہلے نکاح میں لی گئی لڑکی کو سنبھال نہیں سکا۔۔۔ اسے ٹھنڈ میں مرنے کے لیے چھوڑ دیا۔۔ مجھے اپنے حوالے سے ایسی باتیں ہرگز پسند نہیں ہیں۔۔"

اس نے محمل کو اپنے بے پناہ قریب کر رکھا تھا۔۔اس کے الفاظ پر محمل کی پلکیں کانپ گئی تھیں۔۔تو کیا یہ شخص ساری رات اسے اپنے پاس اس کمرے میں رکھنے والا تھا۔۔۔

اس کی سانسیں پھر سے رکنے لگی تھیں۔۔۔

"لباس چینج کر لو۔۔۔"

اسے حصار سے آزاد کرتے بولا تھا وہ۔۔۔

جبکہ اس کی بات پر محمل کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔۔اس کے پاس نہ تو دوسرا لباس تھا۔۔۔اور نہ ہی اس میں لباس تبدیل کرنے کی سکت تھی۔۔۔

وہ یہاں سٹے کرنے کا سوچ کر نہیں آئی تھی۔۔

اس کی سانسیں بہت مدھم مدھم چل رہی تھیں۔۔۔اس شخص کے ساتھ تنہا ایک کمرے میں ہونے کے خیال سے اس کی جان جا رہی تھی۔۔۔ڈوبنے کے خوف کی جگہ اب اس سے بھی خطرناک خوف حاوی ہو چکا تھا۔۔

گھر میں سب سو رہے تھے۔۔ اس وقت اس شخص کے سوا کوئی

اس کی مدد کو نہیں آ سکتا تھا۔۔۔

یہ مغرور انسان نہ کسی سے مدد مانگنے والا تھا۔۔ کیونکہ اس شخص

کی انا اس کی سوچ سے بھی زیادہ بڑی تھی۔۔۔ اتنی اکڑ اس نے

پہلی بار کسی انسان میں دیکھی تھی۔۔۔

"مم میرے پاس اور کوئی ڈریس نہیں ہے۔۔۔"

محمل کرسی پر بیٹھتے ایسے بولتی تھی جیسے بہت بڑی غلطی ہو یہ۔۔۔

زرقان پلٹ کر اپنے وارڈروب کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ جہاں سے اس نے وائٹ کلر کی شرٹ اور بلیک ٹراؤزر نکال کر اس کے قریب رکھا تھا۔۔۔

"پہن لو انہیں۔۔۔ اگر پوری رات یہ لباس پہنی رکھا تو یہ جو سانسیں مشکل سے چل رہی ہیں یہ بھی رک جائیں گی۔۔۔"

اس کے دشواری سے سانس لینے کو وہ بھی نوٹ کر چکا تھا۔۔۔

اس کی بات پر محمل کی رنگت بالکل سرخ ہوئی تھی۔۔۔اس سے

ہلا بھی نہیں جارہا تھاوہ چینج کیسے کرتی۔۔۔ اور وہ بھی اس کا

لباس کیسے پہنتی۔۔۔

محمل کو خود پر غصہ آنے لگا تھا کہ کیا تکلیف تھی ضد کرنے

کی۔۔۔جب وہ کہہ رہا تھا تو چپ کر کے کمرے میں چلی جاتی۔۔۔

یہ اس کا گھر تھا۔۔۔

وہ حکم چلا سکتا تھا۔۔۔ مگر اب کو سنے کے علاوہ وہ کچھ نہیں کر سکتی

تھی۔۔۔

یہ نکاح پہلی ہی رات اس کے لیے آزمائش بن چکا تھا۔۔۔

وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔۔۔اس لباس میں اس کی ٹھنڈ سے حالت خراب ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ اس کی کیفیت سمجھتا جو خود بھی چینج کرنے جا رہا تھا۔۔۔اس کے پاس آیا تھا۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟؟"

زرقان نے اس کے مقابل ٹیبل پر بیٹھتے پوچھا تھا۔۔۔

"میں اپنے ہاتھ پیر نہیں ہلا پا رہی۔۔۔ مجھ سے چینج نہیں ہو سکتا۔۔۔ میں ابھی یہاں سے اٹھ بھی نہیں سکتی۔۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی میں کیا کروں۔۔ آئم سوری میری وجہ سے آپ کو پریشانی ہو رہی ہے۔۔"

محمل اس شخص کے سامنے یہ سب بولتی بری طرح سے شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔

وہ کیا سوچتا ہو گا اس کے بارے میں۔۔۔۔

"یہ لو۔۔ کال کر کے بلا لو جسے بھی بلانا ہے۔۔۔"

زرقان نے اپنا موبائل اس کی جانب بڑھا دیا تھا۔۔۔ محمل نے بہت مشکل سے موبائل پکڑا تھا۔۔۔اس کی انگلیاں کام نہیں کر رہی تھیں۔۔۔ مگر پھر بھی بہت مشکل سے اس نے باری باری آرزو اور اجالا دونوں کا نمبر ملایا تھا۔۔

کالز جاتی رہی تھیں۔۔۔ مگر وہ گھوڑے گدھے بیچ کر سوئی ہوئی تھیں۔۔۔ان کے موبائل اکثر سائلنٹ پر ہوتے تھے۔۔۔

محمل نے بچارگی سے زرقان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ملازمین سب سو چکی ہو نگی۔۔میں اب یہاں تمہارے لیے کسی کو نہیں بلوا سکتا۔۔۔ہاں تم چاہو تو تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔۔۔"

بغور اس کی جانب دیکھتے زر قان کرمانی کی نگاہیں اس نازک سراپے پر ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔

جو ٹھنڈ سے کانپتا اس وقت بہت تکلیف میں تھا۔۔۔

محمل جو ابھی اس کی مدد والی بات سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔زر قان آگے ہوا تھا اور ہاتھ بڑھاتے اس کی سویٹر کے بٹن کھولنے لگا تھا۔۔۔ محمل کی جان نکل گئی تھی۔۔۔

"یہ یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟"

اس کے لبوں سے بمشکل نکلا تھا۔۔۔۔جب زرقان نے اس کے لبوں پر اپنا بھاری ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔۔

وہ اتنا کسی کو برداشت نہیں کرتا تھا جتنا نجانے کیوں اس لڑکی کو کر رہا تھا۔۔۔

"بالکل چپ۔۔۔آواز نہ نکلے اب تمہاری۔۔۔"

اس کے بھاری ہاتھ کے نیچے محمل سانس بھی نہیں لے پائی تھی۔۔۔ جبکہ اپنی ہتھیلی پر اس کے نرم لبوں کا لمس محسوس کرتا وہ اپنا ہاتھ ہٹا گیا تھا۔۔

وہ ایک ایک کر کے اس کے سویٹر کے بٹن کھول چکا تھا۔۔۔ جبکہ اسکے ہاتھوں کا لمس محمل کی کپکپاہٹ میں مزید اضافہ کر گیا تھا۔۔۔

اس شخص کے لیے یہ شاید بڑی بات نہ ہو مگر اس کو آج تک کسی مرد نے ایسے نہیں چھوا تھا۔۔۔ اس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔۔۔

زرقان نے اس نازک وجود کو جیسے ہی سویٹر سے آزاد کیا۔۔۔

اس دلفریب بھیگے وجود میں حشر سامانیوں پر اسے اپنے ماتھے پر

اسے ٹھنڈ میں بھی پسینے آنے لگے تھے۔۔۔

"مم میں چینج کرلوں گی۔۔۔"

محمل کی آواز کانپ رہی تھی۔۔۔

"ہمم یہی بہتر رہے گا۔۔۔ میں واش روم میں ہوں تم چاہو تو یہاں

چینج کر سکتی ہو۔۔۔"

زر قان ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔اس شخص کی آنکھوں کی بدلتی رنگت محمل کی جان نکال گئی تھی۔۔۔ اس کی آواز بھی بوجھل سی تھی۔۔۔

ایک مرد سے وہ اس سے زیادہ ضبط کی امید نہیں رکھ سکتی تھی۔۔۔وہ ابھی بھی اپنی حد میں تھا۔۔۔

محمل تھوڑی سی ریلیکس ہوئی تھی۔۔۔ورنہ اگر وہ چینج کروانے کی کوشش کرتا تو محمل اسے روک نہیں سکتی تھی۔۔۔

اس سوچ پر محمل کے پورے وجود میں برقی رو دوڑ گئی تھی۔۔۔

وہ واش روم میں جا چکا تھا۔۔

محمل کو اس وقت اس کا لباس پہننے کے سوا کوئی حل نظر نہیں آیا تھا۔۔۔ اپنے ہاتھوں کو بہت مشکل سے حرکت دیتے۔۔ اس نے چینج کیا تھا۔۔۔ وہ شرٹ کے بٹن بند کر رہی تھی۔۔ جو کرنے میں اسے بہت مشکل پیش آ رہی تھی۔۔

جب زرقان واش روم سے نکلا تھا۔۔ اس کی کھلی سی شرٹ اور ٹروزار میں محمل بالکل چپ گی تھی۔۔۔اس کی شرٹ محمل کے گھٹنوں تک آ رہی تھی۔۔۔

اور پینٹ کو بھی اس نے پائنچوں تک اچھا خاصہ فولڈ کیا تھا۔ اب آہستہ آہستہ اس کو محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔

وہ ہاتھ پیر ہلا پا رہی تھی۔۔۔ کمرہ اب ہیٹر کی وجہ سے اچھا خاصا گرم ہو چکا تھا۔۔۔

زرقان کی نظریں اس کی جانب اٹھتیں اس کے بھیگے بالوں سے الجھنے لگی تھیں۔۔۔ جن میں انگلیاں پھیرتی ان کو جھٹکتی وہ آگے کو جھکی ہوئی تھی۔۔۔

جھکنے کی وجہ سے اس کے کھلے گلے کی واضح ہوتی رعنائیاں زرقان کا دماغ گھما گئی تھی۔۔۔۔اس لڑکی نے اس کی آج کی رات مزید مشکل کر دی تھی۔۔۔۔

"تم چینج کر چکی ہو تو اب ادھر بیڈ پر سو جاؤ۔۔۔"

زرقان نے اپنی پیشانی مسلتے اس کی جانب دیکھنے سے گریز برتتے کہا تھا۔۔۔

جبکہ خود وہ صوفے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ محمل اس شخص کا گریز دیکھ تھوڑی ریلیکس ہوئی تھی۔۔۔

وہ کرسی سے اٹھتی بیڈ کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔اسے اس وقت اتنی زیادہ ٹھنڈ لگ رہی تھی کہ اس کا پورا وجود درد سے ٹوٹنے لگا تھا۔۔۔یہ نرم گرم بستر اس کے لیے غنیمت تھا۔۔۔

زرقان کرمانی ویسے بھی اس میں انٹرسٹڈ نہیں تھا۔۔یہ وجہ تھی کہ وہ اس کی موجودگی سے خوف کھائے بغیر اس کے بستر میں لیٹتے خود کو کمفرٹر سے ڈھانپ گئی تھی۔۔۔۔

"ریلیکس محمل۔۔۔۔ سب ٹھیک ہے۔۔۔ تم اس وقت جن پناہوں میں ہو۔۔۔ تمہیں کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

اس نے جیسے ہی آنکھیں موندیں جی بھاری گھمبیر لہجہ اس کی سماعتوں سے ٹکرایا تھا۔۔۔ماتھے پر ہونٹوں کا حدبھرا احساس آن ٹھہرا تھا۔۔

جس کے ساتھ ہی باہر ہوش میں آنے کا منظر یاد کرتے اس کے چہرے پر خون سمٹ آیا تھا۔۔۔جب وہ ہوش میں آئی تھی تو اسے اپنے لبوں پر گرفت محسوس ہوئی تھی۔۔۔

محمل بے چین سی ہوتی پہلو بدل گئی تھی۔۔۔اس کی دھڑکنوں کی رفتار بڑھنے لگی تھی۔۔۔۔

اسے ہیٹر لگا ہونے کے باوجود اسے بے حد گرم کمفرٹر میں بھی ٹھنڈ لگ رہی تھی۔۔۔ جبکہ وہ شخص جو اس کے جتنا ہی بھیگا تھا۔۔۔ اور اس کو بچانے پول میں بھی کودا تھا۔۔۔

وہ بنا کسی گرم شے کے صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔ مخمل کو اس کے لیے برا لگ رہا تھا۔۔۔ جس بات پر وہ خود بھی حیران تھی۔۔۔ اسے برا نہیں لگنا چاہیے تھا۔۔۔

وہ شخص بچارا تو بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔ مسلسل کروٹیں بدلتے اس شخص کے بارے میں سوچتے اس کی کب آنکھ لگی اسے خبر نہیں ہوئی تھی۔۔۔

زر قان کرمانی صوفے پر بیٹھا حسب معمول سیگریٹ پر سیگریٹ پی رہا تھا۔۔۔وہ شراب نہیں پیتا تھا۔۔۔

اسی خاطر پانی تشنگی اسی سے بجھاتا تھا۔۔۔پہلے بھی اس کی ساری رات جاگتے گزرتی تھی۔۔۔

مگر آج بے سکونی اور اضطراب کا لیول ہی الگ تھا۔۔۔وہ جب بھی آنکھیں بند کرتا تھا۔۔۔گداز لبوں کا وہ لمس اس کو اپنے ہونٹوں پر محسوس ہونے لگتا تھا۔۔۔۔

وہ ضبط کرتا اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا تھا۔۔۔باہر اب برف باری شروع ہو چکی تھی۔۔۔ٹھنڈ کی شدت گزرتی رات کے ساتھ بڑھتی ہی جا رہی تھی۔۔۔۔

وہ کمرے میں ٹہلتا بیڈ سے دوری پر رکھے ہوئے تھا خود کو۔۔۔۔۔ رائنہ بہت لمبے عرصے کے لیے اس کی گرل فرینڈ رہی تھی۔۔۔ مگر زرقان نے کبھی اسے چھوا نہیں تھا۔۔۔

اس کی بہت زیادہ خواہش کے باوجود زرقان نے اس سے کوئی حرام تعلق قائم نہیں کیا تھا۔۔۔نہ کبھی اس کے اندر رائنہ کو لے کر ایسی کوئی خواہش پیدا ہوئی تھی۔۔وہ بولڈ لڑکی تھی۔۔۔

جس کی ادائیں قاتلانہ تھیں۔۔۔جو دوسرے لوگوں کو اٹریکٹ کرتی تھیں۔۔مگر زرقان کرمانی کو یہ بولڈ انداز پسند نہیں تھے۔۔۔۔وہ کبھی اسے بہتر لباس پہننے کو کہتا تو وہ اسے دقیانوسی سوچ کا مالک بولتی تھی۔۔۔

ان کے درمیان بہت سارے اختلافات تھے۔۔۔۔رائنہ اس سے شادی کرنا چاہتی تھی مگر زرقان نے اسے پہلے دن سے بتایا تھا کہ وہ شادی کرنے اور گھر بسانے کے حق میں نہیں تھا۔۔۔

اگر وہ محبت کی دعوے دار تھی۔۔۔تو اسے ایسے ہی قبول کرے۔۔۔۔

ابراہیم اور فارینہ ہمیشہ سے چاہتے تھے کہ وہ شادی کرلے۔۔۔۔

رائنہ کو اس کے قریب لانے والا بھی اس کا اپنا بھائی تھا۔۔۔

اس نے بھی ایسے ہی اصرار کر کے رائنہ کو اس کی زندگی میں داخل کیا تھا۔۔۔ جیسے آج فارینہ نے اس لڑکی کے معاملے میں کیا تھا۔۔

وہ ایک بروکن فیملی سے تعلق رکھنے والا انسان تھا۔۔اس نے اپنے ماں باپ کی ایک دوسرے کے لیے ایسی نفرت دیکھی تھی کہ وہ شادی کرنے اور فیملی بنانے کے ہی خلاف تھا۔۔

رائنہ کیوں اسے چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔اسے واپس حاصل کرنے کا اس کا کیا مقصد تھا۔۔۔اور جب وہ اس کے پاس واپس آنے کو تیار تھی تو اس نے کیا فیصلہ کیا تھا۔۔

اس بارے میں اس کے اپنے جاننا چاہتے تھے۔۔۔مگر اس نے اس حوالے سے کسی کو کچھ بھی بتانا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔۔ اسے اپنے معاملات سب کو بتانا پسند نہیں تھے۔۔۔اسی وجہ سے سب یہی سمجھ رہے تھے کہ وہ رائنہ کی جدائیبر داشت نہیں کر پا رہا۔۔۔

اسی وجہ سے اسے واپس حاصل کرنا چاہتا ہے۔۔۔ مگر اصل وجہ کچھ اور تھی۔۔۔ جو وہ اور رائنہ ہی جانتے تھے۔۔۔۔

زرقان اپنی سوچوں میں گم تھا۔۔۔ جب ہلکی ہلکی کراہوں کی آواز پر وہ چونک گیا تھا۔۔۔۔

سیگریٹ کو ایش ٹرے میں مسلتے اس نے بیڈ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ قریب جاتے اس نے مخمل کے اوپر سے کمفرٹر ہٹایا تھا۔۔۔

وہ سکڑی سمٹی لیٹی بری طرح سے لرز رہی تھی۔۔۔وہ غنودگی میں تھی۔۔۔۔ مگر اس کے آدھ کھلے لبوں سے کراہیں نکل رہی تھیں۔۔۔

"محمل۔۔۔ محمل آنکھیں کھولو۔۔۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔۔؟؟"

زرقان اس کی کیفیت سمجھنے کے باوجود نظر انداز کرتا اس کا گال تھپتھپاتے اسے جگانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

لیکن بنا کوئی رسپانس کے وہ ویسے ہی آنکھیں موندے رہی تھی۔۔۔اس کی حالت تشویشناک ہو رہی تھی۔۔۔زرقان کرمانی کی کشادہ پیشانی پر شکنوں کا جال بن گیا تھا۔۔۔

اس وقت محمل کو گرمائش کی اشد ضرورت تھی۔۔۔زرقان کرمانی اس کے قریب نہیں جانا چاہتا تھا۔۔۔

اپنے اصولوں کو سائیڈ پر رکھتے اس نے فارینہ کا نمبر ملایا تھا۔۔جو بند جا رہا تھا۔۔۔زینب گیم کھیلتی رہتی تھی۔۔۔اس لیے وہ اکثر ڈیڈ ہی رہتا تھا۔۔۔

زر قان کرمانی خود سے ڈر رہا تھا۔۔۔ وہ حیران تھا اس بات پر کہ اس لڑکی سے خود کو دور رکھنے کی اتنی کوشش کیوں کر رہا تھا

وہ۔۔۔

کس بات کا خوف تھا اسے۔۔۔۔ اتنی بولڈ لڑکیوں کے پیچ دیتے اسے ایسی گھبراہٹ کبھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔ جو اس وقت ہو رہی تھی۔۔۔ مگر اس وقت اس کے پاس کوئی آپشن نہیں تھا۔۔۔

گہرا سانس بھرتا وہ کمبل ہٹاتا اس کے قریب نیم دراز ہوا تھا۔۔۔ محمل اب بھی ویسے ہی تکلیف میں تھی۔۔۔

زرقان نے ہاتھ بڑھایا تھا اور اس کے نازک وجود کو اپنی بانہوں میں بھرتا اس پر پوری طرح سے حاوی ہوا تھا۔۔۔ کمفرٹر میں ہونے کے باوجود وہ اس سے زیادہ سرد تھی۔۔۔

وہ اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنساتا انہیں سہلانے لگا تھا۔۔۔ اس کے پیر مخمل کے پیروں کو چھو رہے تھے۔۔۔ مکمل کے چہرے سے تکلیف کا احساس کم ہونے لگا تھا۔۔

وہ غنودگی میں مزید اس کے قریب ہوئی تھی۔۔۔ قریب ہونے کے باعث اس کے گداز ہونٹ زرقان کرمانی کے ہونٹوں سے

ٹکرا گئے تھے۔۔۔ اس سے زیادہ ضبط کا مظاہرہ کرنا اس شخص کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔

اس کا سر تکیے پر رکھتا وہ جھکا تھا اور اس کے گداز لبوں کو پوری شدت سے اپنی گرفت میں لیتا اپنی گرم سانسیں اس کی سرد پڑتی سانسوں میں انڈیلنے لگا تھا۔۔۔

محمل کے ہاتھ اس کی گرفت میں لرز گئے تھے۔۔۔۔ اس کے حواس آہستہ آہستہ بیدار ہونے لگے تھے۔۔۔۔

مگر سانسوں پر کسی اور کا اختیار محسوس کرتے اس نے اپنی جلتی آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تھی۔۔جب اس شخص کو خود پر حاوی دیکھ اپنے وجود پر اس کا لمس محسوس کرتی مکمل سچویشن سمجھنے سے قاصر کسمسائی تھی۔۔۔۔

وہ جو پہلے درد سے تڑپ رہی تھی۔۔گرمائش ملتے ہی اسے راحت محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔

مگر سانسوں پر بڑھتی شدتیں اس کی جان نکلنے لگی تھیں۔۔۔۔

آہستہ آہستہ اسے وہ پر تپش ہونٹ اپنی ٹھوڑی سے سرکتے

گردن پر محسوس ہونے لگے تھے۔۔۔ محمل کے حواس بیدار ہو رہے تھے۔۔

اور اس وقت جو بات اس کی عقل میں بیٹھ رہی تھی۔۔۔وہ اس کے ہوش اڑا کر رکھ گئی تھی۔۔۔۔

جو سحر انگیز مہک اس کے ارد گرد بکھری ہوئی تھی۔۔۔وہ محسوس کرتے اسے سمجھنے میں دشواری نہیں ہوئی تھی کہ وہ اس وقت کس کی پناہوں میں تھی۔۔۔کمرے میں نیم تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

بکھرتی سانسیں اور محمل کی غیر ہوتی دھڑکنیں کا شور زر قان کرمانی کے اعصاب پر بھاری پڑ رہا تھا۔۔

"سر پلیز۔۔۔"

محمل جو اس وقت مارے شرم وحیا کے اس شخص پر ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی کہ وہ جاگ چکی ہے۔۔۔ اس کو جیسے ہی بیئرڈ کی چبھن گردن سے نیچے سرکتی محسوس ہوئی۔۔۔ اس کے لرزتے لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔

اس کے کندھے سے شرٹ سرک چکی تھی۔۔۔

زرقان کرمانی نے اس کی پکار پر نظریں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ ان بھوری آنکھوں میں اس وقت جو خمار چھایا ہوا تھا۔۔۔ محمل سر سے پیر تک لرز گئی تھی۔۔۔

وہ ان بھوری آنکھوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔ اس کے ہاتھوں کی جو مزاحمت شروع ہوئی تھی۔۔۔ اس طلسم میں قید ہوتے وہیں دم توڑ گئی تھی۔۔۔

"تمہاری یہ شرم و حیا تمہارے حسن کو مزید تباہ کن بناتی ہے۔۔۔

"

وہ اس سے دور ہوا تھا۔۔۔ محمل آنکھیں سختی سے میچ گئی تھی۔۔۔۔

اس کی سانسیں گہری ہونے لگی تھیں۔۔۔اس کے وجود سے اس شخص کا لمس ہٹ چکا تھا۔۔۔ مگر وہ ابھی بھی اس کے لمس کا احساس محسوس کر سکتی تھی۔۔۔۔ ٹھنڈ کا ایسا اب کم ہو چکا تھا۔۔

اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔وہ اپنے حواسوں کو قائم رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر عجیب سی غنودگی چھائی ہوئی تھی۔۔۔

زرقان کرمانی کو اپنے رنگ اعصاب ڈھیلے پڑتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

وہ ابھی بھی اس کے قریب تھی۔۔۔زرقان بیڈ سے اٹھا نہیں تھا۔۔۔ مگر فاصلے بڑھا گیا تھا۔۔۔

محمل اپنی کیفیت سمجھنے سے قاصر رخ موڑتی آنکھیں میچ گئی تھی۔۔۔یہ شخص اس کے اتنے قریب تھا۔۔۔۔

وہ اسے کچھ کہہ کیوں نہیں پا رہی تھی۔۔۔وہ بغیر اجازت کے اس کے قریب کیسے آسکتا تھا۔۔۔۔

محمل گہرا سانس بھرتی کمفرٹر ہٹاتی بیڈ سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

زرقان نے سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"اگر تم سمجھ رہی ہو کہ میں اپنی کسی خواہش کے تحت تمہارے قریب آیا تھا تو ایسا نہیں ہے۔۔۔یہ ضروری تھا۔۔۔"

وہ وضاحت نہیں دیتا تھا۔۔مگر اس وقت اس کے لبوں سے یہ الفاظ خود بخود نکلے تھے۔۔۔

"مجھے اپنے کمرے میں جانا ہے۔۔"

اس کی بات کا جواب دیئے بغیر محمل رخ موڑے بولی تھی۔۔۔

زرقان کرمانی کی نظریں اس کی کمر پر بکھرے بالوں پر تھیں۔جو

اس شخص کی کارگزاری کے باعث بکھر گئے تھے۔۔۔۔

وہ اس کی جانب دیکھنے سے گریزاں تھی۔۔۔

"دروازہ کھلا ہے تم جاسکتی ہو۔۔۔۔"

زرقان کرمانی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتا سیگریٹ سلگھاتے اسے

جانے کی اجازت دے گیا تھا۔۔۔

اس کے وجود کی کپکپاہٹ وہ دور سے بھی محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

محمل جیسے ہی دروازے کی جانب بڑھی اس کی غیر ارادی نظر مرر کی جانب اٹھی تھی۔۔۔اور قدم وہیں ساکت ہوئے تھے۔۔۔

اپنے حلیے پر نظر پڑتے وہ شرم سے مرنے کے قریب ہوئی تھی۔۔۔اس کی شرٹ کا اوپری بٹن کھلا ہوا تھا۔۔۔

گردن انتہائی سرخ تھی۔اس حلیے میں اگر اسے باہر کوئی دیکھ لیتا تو۔۔۔

اس شخص کی نگاہوں کی تپش اسے اپنے وجود پر محسوس ہو رہی تھی۔۔۔وہ اپنا بالوں کو آگے کرتی غصے سے اس کی جانب پلٹی تھی۔۔۔

"آپ ویسے تو بہت بڑے بنتے ہیں۔۔۔لوگوں کے سامنے کہ میں ایک معمولی ایمپلائے ہوں۔۔۔ مگر آج موقع ملتے ہی آپ نے اپنے رنگ دکھا دیئے۔۔۔شرم آنی چاہیے آپ کو بغیر اجازت کے اس طرح میرے قریب آتے ہوئے۔۔۔"

اپنی خفت چھپانے اور ماحول کے اس بوجھل پن کو دور کرنے کی خاطر وہ غصے سے اسی پر ہی بھڑک گئی تھی۔۔

"مائنڈ اٹ۔۔۔ زرقان کرمانی کو اب بھی تم میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔"

وہ مغرور انسان ہاتھ اٹھا کر اسے وہیں ٹوک گیا تھا۔۔

"معمولی ایمپلائے تم اب بھی ہو۔۔۔ مجھے اگر کچھ کرنا ہو تا موقع ڈھونڈنے کی کوشش میں ہر گز نہیں کرتا۔۔۔ موقع خود بناتا ہوں۔۔۔ اور رہی اجازت کی بات تو کچھ گھنٹے پہلے تم اپنے حوالے سے سارے حقوق مجھے سونپ چکی ہو۔۔۔

تمہارے قریب آنے کے لیے مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

میں نے ابھی کچھ نہیں کیا سوائے تمہاری مدد کے۔۔۔ تمہاری جان بچانے کے خاطر۔۔۔ اس کے علاوہ میرے پاس اور کوئی آپشن نہیں تھا۔۔۔ اگر کسی دن کچھ کروں تو ایسے چیخنا۔۔۔ پھر میں سن بھی لوں گا۔۔۔"

زرقان کرمانی نے اس کے غصے سے لگائے جانے والے الزامات کا بہت سکون سے جواب دیا تھا۔۔۔

جو محمل کی بتی گل کر گئے تھے۔۔۔

"آپ کی وجہ سے میں مشکل میں پھنس گئی ہوں۔۔۔ آپ نے اس دن جان بوجھ کر میرا پاسپورٹ اور ڈاکومنٹس جلائے تھے۔۔۔"

وہ بیڈ پر آنے کے بجائے صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔ آج نجانے کیوں مگر اس شخص سے لڑنے کو دل چاہ رہا تھا۔۔۔

آج وہ پہلے جیسے غضبناک موڈ میں بھی نہیں تھا۔۔۔ محمل یہ سب باتیں کر کے گزرے لمحوں کا اثر زائل کرنے کی کوشش کر رہی

تھی۔۔۔ جن کی خماری ابھی بھی ان بھوری آنکھوں میں دکھائی دے رہی تھی۔۔

محمل کی ایک دو بار نظریں ملی تھیں۔۔۔ جس پر اس کی سانسوں کی رفتار بڑھ جاتی تھی۔۔۔

"تم نے خود دشمنی مول لی تھی۔۔۔ تمہیں اس دن وہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔"

زرقان کی آج کی رات پچھلی کئی راتوں کی نسبت پر سکون تھی۔۔۔

اس کی نظریں ایک لمحے کے لیے بھی اس پر سے نہیں ہٹ رہی تھیں۔۔۔

محمل کو اس شخص کے پہلے بولے گئے الفاظ اور گستاخ آنکھوں دونوں میں واضح تضاد نظر آیا تھا۔۔

اسے پھر سے ٹھنڈ اپنی لپیٹ میں لینے لگی تھی۔۔۔اس نے اپنے گرد بازوؤں کو حصار قائم کیا تھا۔۔

زرقان اسے گھور کر رہا گیا تھا۔۔۔

"بیڈ پر آسکتی ہو تم۔۔۔۔"

زر قان نے اس کو کانپتے دیکھ کہا۔۔۔

"نہیں۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

محمل کو اس شخص سے زیادہ اپنی دلی کیفیت سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔وہ اس شخص کی بارے میں اپنے احساسات پر قابو نہیں رکھ پارہی تھی۔۔

وہ اس دنیا میں صرف اس سے دشمنی نبھانے آئی تھی۔۔۔مگر دشمنی نبھانا تو دور کی بات وہ اس کے سامنے اپنی نگاہوں پر بھی قابو نہیں رکھ پاتی تھی۔۔

آج جو کچھ ہوا تھا۔۔۔اس شخص نے جیسے اس کی جان بچائی تھی۔۔۔

وہ لمحے اس کے ذہن سے نہیں نکل پا رہے تھے۔۔۔دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگتی تھیں۔۔۔

اسی خاطر اب فاصلہ قائم رکھنا ہی ٹھیک لگا تھا اسے۔۔۔۔وہ آہستہ آہستہ نیند کی آغوش میں جا رہی تھی۔۔۔جب اسے محسوس ہوا تھا کہ دو مضبوط بانہوں نے اسے اپنی پناہوں میں سمیٹا تھا۔۔

نرمی سے بیڈ پر لیٹاتے وہ اس پر کمفرٹر اوڑھا گیا تھا۔۔

اسے اپنے پہلو میں اس کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔۔۔اس کی پلکیں بھاری ہوئی تھیں۔۔۔وہ چاہنے کے باوجود آنکھیں نہیں کھول پائی تھی۔۔۔

زرقان کرمانی کی آنکھوں سے آج بھی نیند کوسوں دور تھی۔۔۔

مگر آج پہلو میں مہکتے وجود کی وجہ سے یہ رات مزید بھاری لگ رہی تھی۔۔۔وہ سر کے نیچے بازو رکھے لیٹا ہوا تھا۔۔۔جب اچانک سے اس کے سینے پر گداز ہاتھ آن ٹھہرا تھا۔۔۔

اس کو اپنا دائیاں پہلو سلگتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

محمل نیند میں اس کے قریب سر آئی تھی۔۔شاید اسے ٹھنڈ لگ رہی تھی۔۔زرقان خاموشی سے اسے دیکھتا رہا تھا۔جواب اپنا سر اس کے سینے پر رکھ گئی تھی۔۔۔

اس نے اپنی مٹھی میں زرقان کی شرٹ کو جکڑا تھا۔۔۔زرقان کتنے ہی لمحے اسے دیکھتا رہا تھا۔۔۔جواب گہری نیند سو چکی تھی۔۔۔اس کے چہرے پر دھیمی سی مسکان تھی۔۔۔

زرقان کرمانی اس لمحے میں کھو سا گیا تھا۔۔یہ لڑکی اس کے ساتھ کیا کرنا چاہ رہی تھی۔۔

جب سے اس کی زندگی میں آئی تھی، ایسے ہی اس کے حواسوں پر چھائی ہوئی تھی۔۔۔

اس کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑتا وہ ان کی مہک کو اپنی سانسوں میں اتارتا مسکرایا تھا۔۔۔

کچھ دیر اسے ایسے ہی دیکھتا رہا تھا۔۔اور پھر اگلے لمحے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتا ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب تر کر گیا

تھا۔۔۔اس کے دہکتے ہونٹ محمل کی گرم کر آن ٹھہرے

تھے۔۔۔

اس شدت پسندی پر محمل نیند میں بھی کانپ گئی تھی۔۔

کل تلک نفرت کا طوفان بسا رہتا تھا

اب وہی دل میں سکون اور وفا رہتا تھا

وہ جو زخموں کی طرح روح کو جلنے نہ دے

آج ہر درد کا واحد وہی مرہم نکلا

دشمنی جس نے جلایا تھا دلوں کے صحرا

پھول خوشبو میں بدل کر وہی صحرا نکلا

اب نہ تلخی ہے نہ شکوا ہے، نہ کوئی پردہ

اب تو ہر بات میں اک لمس کا پیارا سا دھاگا

اس کی باتوں میں وہ نرمی ہے کہ دل بہل جائے

ہنس کے دیکھے تو زمانہ بھی نیا لگ جائے

میں نے مانا تھا کہ دشوار ہے رستہ اس کا

پر وہی راہ مری منزل کا دیا بن جائے

اب وہ دشمن نہیں، قسمت کا رفیقِ جاں ہے

میرے ہر خواب کا حاصل، مر اہم راہی ہے

اب نہ اندیشے، نہ دیوار، نہ کوئی سایہ

اب تو ہر پل میں فقط پیار ہی پیار آیا

یوں لگا جیسے عداوت کا کوئی ذکر نہ تھا

یوں لگا جیسے مقدر میں فقط عشق لکھا

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

صبح گیارہ بجے کے قریب کسی انجانے احساس کے تحت محمل کی آنکھ کھلی تھی۔۔

اسے اپنی گردن جلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ آنکھیں کھولتے اس نے پہلے اجنبی نگاہوں سے جگہ کو پہچاننے کی کوشش کی تھی۔۔

مگر پھر جیسے جیسے اس کے حواس بیدار ہونے لگے رات کے سارے مناظر کسی فلم کی طرح اس کے آنکھوں کے سامنے چلنے لگے تھے۔۔۔ جس کے ساتھ ہی اس کی دھڑکنیں سو کی سپیڈ سے دوڑنے لگی تھیں۔۔۔

"نہیں اللہ جی پلیز وہ سب ایک خواب ہو۔۔ حقیقت نہیں۔۔۔۔۔"

محمل نے آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔جب اسی لمحے اسے اپنی گردن پر رگڑ کا ایسا ہوا تھا۔۔۔اور ساتھ ہی اعنابی ہونٹ گردن میں پیوست ہوتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

محمل کی جان آدھی ہوئی تھی۔۔۔اسے اپنی کمر کی گرد مضبوط بازو اور پہلو میں ہاتھ کی انگلیاں کھبتی محسوس ہوئی تھیں۔۔وہ شخص آدھے سے زیادہ اس کے اوپر تھا۔۔۔

اسے ایسے بانہوں میں بھرے سویا ہوا تھا جیسے وہ اس کا تکیہ ہو۔۔۔

شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں نکلی تھی۔۔

محمل کی مارے شرم کے اس وقت حالت غیر ہوئی تھی۔۔۔وہ تو صوفے پر سوئی تھی پھر یہاں کیسے پہنچی تھی۔۔

یہ شخص کیوں اس کی جان کا دشمن بن گیا تھا۔۔۔دوسرے طریقے سے ختم نہیں کر پایا تھا تو اب یہ حربہ آزما رہا تھا اس پر۔۔۔

محمل نے آنکھیں کھول دی تھیں۔۔۔وہ اس کا چہرا محمل کے بے انتہا قریب تھا۔۔۔

محمل اس کے مغرور نقوش کو دیکھتی کتنی ہی دیر اپنی نگاہوں کا زاویہ نہیں بدل پائی تھی۔۔

اسے دیکھ کر کہیں سے نہیں لگتا تھا کہ وہ اتنا ظالم اور سفاک ہے۔۔۔ جو اس کی سفاکیت وہ سہہ چکی تھی۔۔۔

اس کی سانسیں گہری ہونے لگی تھیں۔۔۔ کمرے میں اب بھی نیم تاریکی تھی۔۔۔ وہ وقت کا اندازہ نہیں لگا پائی تھی۔۔۔

اس کی نظر زرقان کی مٹھی میں جکڑے اپنے بالوں پر پڑی تھی۔۔۔جو اس کے ہاتھ پر لپٹے ہوئے تھے۔۔۔وہ شرم سے دوہرائی ہوئی تھی۔۔۔

اس سب کے بعد وہ کیسے ان بھوری آنکھوں کا سامنا کر پائے گی۔۔۔جو عام حالات میں بھی اس کی جان نکالے رکھتی تھیں۔۔۔ بہتر یہی تھا کہ وہ اس فالکن کے اٹھنے سے پہلے ہی یہاں سے نکل جائے۔۔۔۔

شرمندگی کا احساس تھوڑا کم ہو گا۔۔۔۔

محمل نے اسکے حصار سے اپنا بازو نکال کر سب سے پہلے اس کی مٹھی میں جکڑے اپنے بالوں کو آزاد کروانے کی کوشش کی تھی۔۔۔جو اس شخص نے پوری طرح سے لپیٹ رکھے تھے۔۔۔

اس نے جیسے ہی اس کی چوڑی ہتھیلی کو کھولنے کو کوشش کی زرقان کے ہونٹ اس کی گردن پر ملے تھے۔۔۔

شاید وہ جاگ گیا تھا۔۔۔ محمل کی جان نکل گئی تھی۔۔۔ اس کے چہرا موڑنے پر اس کی بیئرڈ نے بہت سے محمل کی گردن سے رگڑ کھائی تھی۔۔۔ محمل جی جان سے لرز گئی تھی۔۔۔

کیونکہ رہی سہی کسر اس کے گستاخ ہونٹوں نے پوری کر دی تھی۔۔۔۔

محمل اسے جاگتے دیکھ موند گئی تھی۔۔۔۔زرقان نے آنکھیں کھول کر اس کے سرخ چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔وہ جاگ رہی تھی۔۔۔ سمجھنے میں ٹائم نہیں لگا تھا۔۔۔

زرقان کرمانی جھکا تھا اور اس کی ٹھوڑی پر جگمگاتے تل پر اپنے حدت بھرے ہونٹ رکھ گیا تھا۔۔۔۔

محمل کی رنگت مزید سرخ ہوئی تھی۔۔۔زرقان کی گرم سانسیں

اس کے کان کی لوح پر ٹھہری تھیں۔۔۔

"پورے پانچ سال کے بعد آج ایسی گہری نیند آئی ہے مجھے۔۔۔

مجھے یقین نہیں آرہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔"

زرقان کی بات پر محمل اپنی جگہ سن ہوئی تھی۔۔۔یہ کیا بولا تھا

اس نے۔۔۔

اسی لمحے دروازے پر زور دار دستک ہوئی تھی۔۔۔ محمل نے گھبرا

کر آنکھیں کھول دی تھیں۔۔۔۔

زرقان ایک بھرپور نظر محمل پر ڈالتا بیڈ سے اٹھا تھا۔۔۔

"پلیز رک جائیں۔۔۔ دروازہ مت کھولیں۔۔۔"

محمل لائٹ آن ہونے پر گھڑی پر ٹائم دیکھتی اپنا سر پکڑ کر رہ گئ تھی۔۔۔

وہ اتنی سوتی رہی تھی۔۔۔ آرزو اور اجالا اسے کمرے میں نہ دیکھ یقیناً اب تک سب کو بتا چکی ہونگی۔۔۔

محمل کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔ وہ شخص اس کی سنے بغیر دروازے کی جانب جاتا دروازہ کھول گیا تھا۔۔۔

لیکن وہ دروازے کے بیچ میں کھڑا تھا۔۔۔اس کے چوڑے وجود کے پیچھے سے دیکھنا ممکن نہیں تھا۔۔۔

"محمل اپنے کمرے میں نہیں ہے۔۔۔"

فارینہ نے پریشانی کے عالم میں زرقان کو بتایا تھا۔۔۔

"تو۔۔۔؟؟"

زرقان نے جمائی لیتے پوچھا تھا۔۔۔جبکہ فارینہ اس کی جانب غور سے دیکھتے ایک لمحے کے لیے تھم گئی تھی۔۔۔

"تو اس کا پتا کرواؤ وہ کہاں ہے۔۔۔بیوی ہے وہ اب تمہاری۔۔۔"

فارینہ نے جان بوجھ کر آگے ہونے کی کوشش کی تھی۔۔۔

زرقان کرمانی کو دیکھ کر یہی لگ رہا تھا کہ وہ ابھی ابھی گہری نیند سے اٹھا تھا۔۔۔جو بات فارینہ کو شک میں مبتلا کرنے کے ساتھ ساتھ حیرت کا شکار بھی کر گئی تھی۔۔

اس کے آگے ہونے پر بھی زرقان پیچھے نہیں ہوا تھا۔۔۔فارینہ اسے گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔

"کیا وہ تمہارے پاس ہے۔۔۔؟؟"

فارینہ کے سوال پر بیڈ سے اترتی محمل بری طرح سے گھبرا گئی تھی۔۔۔

"آفس میں ایک کام تھا تو میں نے اسے ڈرائیور کے ساتھ بھیج دیا۔۔۔ آپ سب سوئے ہونگے شاید اس وجہ سے بتایا نہیں کسی کو۔۔"

زرقان کی بات پر فارینہ کو بالکل بھی یقین نہیں آیا تھا۔۔

"اچھا مان لیتی ہوں۔۔۔"

فارینہ نے اس کو گھورتے ہوئے کہا تھا اور وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔ جبکہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔

"تم دونوں ہی ایک دوسرے کے لیے دل میں جذبات رکھتے ہو۔۔۔ اور دونوں ہی انکاری ہو۔۔۔مجھے بہت خوشی ہے کہ میں نے تمہیں وہ دلا دیا جسے تم چاہتے تھے مگر پانے کی خواہش نہیں کی تھی۔۔۔

اللہ کرے یہ لڑکی تمہارے حق میں بہترین ثابت ہو میرے پیارے بھائی۔ تمہاری زندگی کی ساری تکلیفیں دور ہو جائیں۔۔"

فارینہ مسکرا کر بولی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"تم پچھلے ایک ہفتے سے آفس کیوں نہیں جا رہی۔۔۔اب تو تمہارے پاسپورٹ کے لیے بھی پراسس شروع کر دیا گیا ہے۔۔۔ پکڑے جانے کا بھی ڈر نہیں ہے۔۔۔"

وہ لیپ ٹاپ گود میں رکھے بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔جب آرزو نے اس کے پاس بیٹھتے پوچھا تھا۔۔۔

ان دونوں نے اس کے فارم ہاؤس سے لوٹنے کے بعد بدلا بدلا سا انداز نوٹ کیا تھا۔۔۔

نظریں چراتی، گم صُم سی۔۔۔ مضطرب اور بے چین۔۔

ایسے لگتا تھا پوری دنیا سمیت وہ خود سے بھی چھپنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"کوئی مسئلہ ہے کیا محمل۔۔۔؟؟"

اجالا نے بھی پاس بیٹھتے پوچھا تھا۔۔۔

جب محمل آگے ہوتی ان دونوں کو ساتھ لگائے بری طرح سے رو دی تھی۔۔۔۔ وہ دونوں ہی اس کا یہ انداز دیکھ گھبرا گئی تھیں۔۔۔

"محمل کیا ہوا ہے۔۔؟؟کوئی پرابلم ہوئی ہے کیا۔۔۔؟؟زرقان کرمانی نے تمہیں کچھ کہا ہے۔۔؟؟"

وہ دونوں اس کے آنسو دیکھ بوکھلا گئی تھیں۔۔۔

ان کے پوچھے جانے والے سوالات پر نفی میں سر ہلاتے وہ زرقان کرمانی کے نام پر سرخ چہرے کے ساتھ اپنے لب کچل کر رہ گئی تھی۔۔۔

"محمل۔۔۔؟؟"

اس کا یہ بے چین انداز دیکھ ان کی پریشانی بڑھنے لگی تھی۔۔۔

"ہم اپنے مقصد میں کامیاب تو ہونگی نا۔۔۔ بابا اور چاچو تک پہنچ پائیں گی کیا۔۔۔؟؟"

محمل کی بات پر وہ دونوں گہرا سانس بھر کر رہ گئی تھیں۔۔۔

"دادو کی کال آئی تھی۔۔ وہ بہت بیمار ہیں۔۔۔ ان سے وعدہ کیا تھا میں نے کہ ان کے بیٹوں کو واپس لاؤں گی۔۔۔"

ان دونوں کی جانب دیکھتے وہ بات کو ہی بدل گئی تھی۔۔ اس وقت اس کا دماغ بہت ساری کشمکش میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔

وہ کسی بھی قیمت پر وہ مقصد نہیں بھولنا چاہتی تھی۔۔۔ جس کی خاطر وہ اپنا ملک چھوڑ کر یہاں آئی تھیں۔۔۔

پچھلے پانچ سالوں سے یہاں خوار ہو رہی تھیں۔۔۔ کیا کچھ نہیں دیکھا تھا انہوں نے۔۔۔

ایک دم سے کسی کے زندگی میں آجانے سے وہ اپنا مقصد بھول نہیں سکتی تھی۔۔

"محمل ہم سے جو ہو سکتا ہے وہ ہم نے کیا ہے۔۔ اور اب تو ہم بہت قریب پہنچ چکے ہیں۔۔۔ ہمیں یہ بات پتا چل چکی ہے کہ وہ

لوگوں زر قان کرمانی کے قبضے میں ہیں۔۔۔ان پر حملہ کرنے والا زر قان کرمانی تھا۔۔۔اب بس کسی بھی طرح سے ان سے یہ بات پوچھنی ہے۔۔۔"

وہ ہمیشہ ان کو حوصلہ دیتی آئی تھی۔۔۔اور اب وہی سب سے زیادہ پریشان لگ رہی تھی۔۔۔

"شاہ میر خان اور اس کا بھائی چاہتے ہیں کہ میں زر قان کو برباد کرنے میں ان کا ساتھ دوں۔۔۔وعدہ کر رہے ہیں کہ وہ ہمیں بابا تک لے جائیں گے۔۔۔وہ کہتے ہیں اگر زر قان کو زرا سی بھی بھنک پڑی کہ ہم کون ہیں۔۔

تو وہ ہمیں مروا دے گا۔۔۔مجھے نہیں سمجھ آرہی کیا کروں۔۔۔

بابا اور چاچو پانچ سال پہلے آخری بار زرقان کرمانی سے ملنے ہی آئے تھے۔۔۔اسی دن اس کا بھائی بھی مرا تھا۔۔۔

اس کے بعد سے وہ دونوں لاپتہ ہیں۔۔۔۔شاہ میر خان کہتا ہے کہ اس دن زرقان کرمانی سے صدمے سے پاگل ہو کر بہت سارے لوگوں کو مارا تھا۔۔۔اور بہت ساروں کو اپنا قیدی بھی بنایا تھا۔۔۔

مجھے ڈر ہے کہ اگر بابا اور چاچو ان قیدیوں کے بجائے اگر۔۔۔۔"

وہ بات ادھوری چھوڑ گئی تھی۔۔۔اس کی ہمت نہیں تھی یہ بات مکمل کرنے کے۔۔۔

وہ خود پر بے انتہا غصے میں تھی۔۔۔

جس انسان کے سر اس کے بابا اور چاچو کو اذیت دینے کا الزام تھا۔۔۔۔

وہ بھلا اس سے نکاح یا وہ قربت کے لمحے کیسے گزار سکتی تھی۔۔

اس دن کے بعد سے اس نے زرقان سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔۔۔وہ اس انسان کی صورت نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔

اب اسے صرف جنگ لڑنی تھی۔۔

آج سے پانچ چھ سال پہلے وہ پاکستان میں ایک بہت خوش گوار زندگی گزار رہی تھیں۔

ان کی جوائنٹ فیملی تھی۔۔۔۔ دادی نور جہاں بیگم۔۔۔۔ جو ان سے بہت محبت کرتی تھیں۔۔۔

محمل کے بابا خاور عباس اور چچا اسفند عباس۔۔۔

محمل کا ایک چھوٹا بھائی تھا واصف۔۔۔ آرزو اور اجالا تین بہنیں تھیں۔۔۔ آرزو بڑی تھی اس سے چھوٹی اجالا اور سب سے چھوٹی ہما۔۔۔

محمل کی مدر فاخرہ بیگم اور چچی مقدس بیگم بھی آپس میں بہنیں تھیں۔۔۔

ان کا تعلق ایک متوسط گھرانے سے تھا۔۔ اس کے بابا اور چاچو کو شروع سے شوق تھا کہ وہ بیرونے ملک جا کر نوکری کریں اور اپنے گھر والوں کو ایک بہترین زندگی دے سکیں۔۔۔

جس کے لیے ماں کے منع کرنے کے باوجود وہ دونوں بھائی غیر قانونی طریقے سے اٹلی میں گئے تھے۔۔ جہاں غیر قانونی رہ کر انہوں نے تین سال تک نوکری کی تھی۔۔۔ وہ چھپ چھپا کر کرنے والی مزدوریاں کسی کام کی نہیں تھی۔۔۔

کہ ان کے حالات بدل سکتے۔۔

جس کے بعد انہوں نے وہاں سے اپنی تمام کمائی لگا کر ڈنکی کے راستے امریکہ جانے کا فیصلہ کیا تھا۔۔

جو کام بہت زیادہ رسکی تھا۔۔ مگر انہوں نے پھر بھی روشن مستقبل کے لیے یہ رسک لیا تھا۔۔۔ وہ وہاں بھی دو سال تک رہے تھے۔۔۔ جہاں غیر قانونی حثیت سے رہنے کے باوجود وہ ہر مہینے گھر والوں کو بھاری رقم بھیجتے تھے۔۔۔

انہوں نے اپنے گھر کی خواتین کو اس حوالے سے کچھ بھی نہیں بتایا تھا کہ وہ غیر قانونی طریقے سے وہاں رہ رہے ہیں۔۔

سب کچھ بہت اچھا چل رہا تھا۔۔۔ اپنی ماں، بیوی اور بچوں سے وعدہ کیا تھا انہوں نے کہ وہ بہت جلد واپس لوٹیں گے ان سے ملنے کے لیے۔۔۔

مگر پھر اچانک ان کا رابطہ ہی سب سے ختم ہو گیا تھا۔۔جو بات ان کے گھر والوں کو پریشانی میں مبتلا کر گئی تھی۔۔۔۔

انہوں نے بہت کوشش کی تھی کہ رابطہ ہو سکے۔۔۔مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔وہاں ان کی کوئی ایسی پہچان نہیں تھی کہ وہ پتا کروا سکتے۔۔

ان کی دادی بیٹوں کی جدائی برداشت نہ کر پاتے بہت بیمار رہنے لگی تھیں۔۔

ان کا کوئی بڑا بھائی نہیں تھا۔۔ کہ وہ اس پر انحصار

کرتیں۔۔۔ اسی خاطر انہوں نے جانے کا فیصلہ کیا تھا۔۔

جس کے لیے ویزا اپلائے کرنے کے ساتھ ساتھ گھر والوں کو

منانے میں انہیں بہت دشواری کا سامنا کرنا پڑا تھا۔۔

جن لوگوں نے ان کے روشن مستقبل کے لیے اتنی تگ ودو کی

تھی وہ انہیں وہاں میلوں دور بے یارو مددگار نہیں چھوڑ سکتی

تھیں۔۔ ان تینوں نے اپنی گریجویشن پر ورک ویزا اپلائے کیا

تھا۔۔

کہ جس کی بھی ہو گی وہ چلی جائے گی۔ مگر نور جہاں بیگم ان کے اکیلے جانے کے حق میں نہیں تھیں۔۔۔

پہلے محمل کا ویزا لگا تھا اور پھر آرزو اور اجالا کا۔۔۔وہ مختلف مہینوں میں وہاں آئی تھیں۔۔۔بہت مشکل حالات دیکھے تھے انہوں نے وہاں۔۔۔

مگر پھر بھی ان حالات کا مقابلہ کیا تھا۔۔۔

وہاں کسی دستاویزات میں ان کے فادرز کا کوئی نام و نشان نہیں تھا۔۔۔جب پاکستان ان لوگوں سے رابطہ کرنے پر جن کے

ذریعے وہ لوگ اٹلی گئے تھے۔۔۔انہیں یہ بات پتا چلی تھی کہ وہ

دونوں غیر قانونی طریقے سے وہاں پر رہ رہے تھے۔۔۔

جن کا وہاں کسی کے پاس کوئی ریکارڈ نہیں تھا۔۔۔ان بس یہی پتا

تھا کہ وہ لوگ آخری بار کس جگہ پر رہ رہے تھے۔۔۔

مگر ان کی شناخت وہاں کسی کو بھی نہیں پتا تھی۔۔۔

پانچ سال خوار ہونے کے بعد ایک حادثاتی ملاقات میں محمل کو

شاہ میر خان ملا تھا۔۔۔وہ وہاں اپنی جاب ختم ہونے کے بعد ایک

فیملی کے سپانسر کرنے پر ان کے ہی دیئے گھر میں رہ رہی تھیں۔۔

وہ دونوں میاں بیوی تھے۔۔ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ وہ پاکستان سے تھے مگر سالوں وہاں رہنے کی وجہ سے وہاں کے شہری بن چکے تھے۔۔۔ ان کی وجہ سے وہ تینوں مزید وہاں رہ پائی تھیں۔۔۔

انہیں انکل نے اسے بتایا تھا کہ اگر ایسے گمنام لوگوں کی شناخت حکومتی اداروں سے نہیں بلکہ مافیہ کے لوگوں سے آسانی سے مل سکتی تھی۔۔۔

وہاں کے لوگ مافیہ گینگز کے قریب جانے سے خوف کھاتے تھے۔۔۔ جبکہ وہ خود ان کے پاس گئی تھی۔۔۔

اس نے شاہ میر پر یہی ظاہر کیا تھا کہ اسے پیسوں کی ضرورت ہے۔۔۔ مگر در حقیقت پیسوں کی ضرورت کے ساتھ ساتھ وہ زرقان کرمانی تک پہنچنا چاہتی تھی۔۔۔

شاہ میر خان اسے ایک سلجھا ہوا انسان لگا تھا۔۔۔ جس سے پوچھنے پر پہلا وہ انسان تھا جس نے یہ کہا تھا کہ وہ ان لوگوں کو دیکھ چکا ہے۔۔۔ اور یہ دو لوگ آخری بار زرقان کرمانی کی گرفت میں تھے۔۔

اب وہ کہاں پر تھے۔۔۔ اس بارے میں بھی کرمانی براد ز ہی جانتے تھے۔۔

جن سے اس وقت تک یہ سچ باہر نہیں نکالا جا سکتا تھا۔۔جب تک وہ اتنی طاقت میں تھے۔۔۔

ان کی قید سے لوگوں کو نکلنا بہت مشکل تھا۔۔۔ان تینوں کا وہاں ان لوگوں میں گھسنے کا مقصد ہی یہی تھا۔۔۔ مگر وہ تینوں ہی نہیں جانتی تھیں کہ اس طرح سے ان کے دل کے معاملات انوالو ہو جائیں گے۔۔۔

محمل ان دنوں سے خود کو پوری طرح سے چھپائے ہوئے تھی۔۔۔اس نے اپنے دل میں چلتی باتوں کو کسی کے سامنے بھی

ڈسکس نہیں کیا تھا۔۔۔وہ کیسا محسوس کرتی تھی اس شخص کے لیے۔۔

اس بات کو ذکر اس نے اپنے آگے بھی نہیں کیا تھا۔۔۔

دوسری طرف وہ دونوں بھی اپنی اپنی پر چور بنی ہوئی تھیں۔ آرزو راحم کو تو پوری طرح اپنی جانب مائل کرنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔۔۔ مگر وہیں اس کے اپنے اندر بہت کچھ عجیب و غریب چل رہا تھا۔۔۔

جسے سمجھ کر بھی وہ نا سمجھا کر رہی تھی۔۔

شہیر نے بھی اجالا کے سامنے اپنے جذبات کا اظہار کیا تھا۔۔۔ جس کے بعد اب تک اجالا کی حالت بھی خراب تھیں۔۔۔۔ وہ اتنی ظالم اور سفاک ہرگز نہیں تھیں کہ کسی کے دلوں کے ساتھ کھلتیں اور پھر اس کی تکلیف بھی نہ ہوتی انہیں۔۔۔

خود کو مضبوط رکھنے کی کوشش کرتے وہ خود ہی اس وقت اپنے آپ اپنے مقصد کے انتہائی قریب پہنچتے دیکھ رہی تھیں۔۔۔ کرمانی برادرز کی تباہی ان کے بہت قریب پہنچ چکی تھی۔۔۔

محمل جانتی گی کی وہ یہ اکیلے نہیں کت سکتی۔۔۔اسی خاطر نے اب

شاہ ویز خان۔ کی آفر قبول کرنے کا فیصلہ کر دیا تھا۔۔۔

پچھلے ایک ہفتے سے وہ اسی کام پر لگی ہوئی تھی۔۔۔اس نے

زرقان کرمانی کے پورے ایمپائر کو گرانے کی پلاننگ کی تیاری کر

لی تھی۔۔۔ پچھلے ایک ہفتے سے وہ دن رات اسی ہیکنگ کے کام

میں مصروف تھی۔۔۔

اس کو وہ مقصد اوپر رکھنا تھا جس کی خاطر وہ یہاں پر آئی تھی۔۔۔

اس نے فون اٹھاتے شاہ ویز خان کو کال ملائی تھی۔۔۔ اور ان کے ساتھ اس مشن میں تعاون کرنے کی حامی بھر لی تھی۔۔۔۔

انہوں نے ایک ساتھ حملہ کرنا تھا۔۔۔

آرزو اور اجالا کا کام یہ تھا کہ اُنہوں نے شہیر اور راحم کو گارڈز کے بغیر باہر لے کر آنا تھا۔۔۔ اور ان کی لوکیشن دشمنوں سے شیئر کرنی تھی۔۔۔

وہ دونوں اب ان پر اتنا اعتبار کرتے تھے کہ انہوں نے آرام سے چلے جانا تھا۔۔۔ جبکہ مخمل نے زرقان کرمانی کے موبائل فون سے ایک کوڈ حاصل کرنا تھا۔۔۔

جس کے بعد اس نے اسی حملے کی رات محفوظ مقام پر بیٹھ کر زرقان کرمانی کا پورا سسٹم ہیک کر کے اسے ایک ہی رات میں کنگال اور بینک کرپٹ کرنا تھا۔

ایک ساتھ اتنے نقصانات پر زرقان کرمانی نے بوکھلا جانا تھا۔۔۔ جس کے بعد شاہ ویز خان اور شاہ میر خان اس پر حملہ کر کے اسے بھی مارنے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔۔

یہ ساری پلاننگ انہوں نے محمل کو بھی بتادی تھی۔۔۔۔اور محمل نے ان دونوں کے۔۔۔۔

جس کے بعد ان تینوں کی ہی دلی کیفیت عجیب سی تھی۔۔۔۔وہ جو کر رہی تھیں وہ انتہائی غلط تھا۔۔۔۔

مگر ان کے پاس کوئی دوسرا آپشن نہیں تھا۔۔۔

وہ لوگ بھی تو اتنے سفاک بنے تھے ان کے لیے۔۔۔ابھی خاطر اب ان تینوں کی باری تھی۔۔۔۔اس سفاکیت کو جڑ سے مٹانے کے لیے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آپ نے بلایا مجھے۔۔۔۔"

محمل چیئر گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھتے رائنہ جنید کی طرف سے

بلائے جانے پر حیران ہوئی تھی۔۔۔

"کیسی ہو محمل۔۔؟؟"

ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے رائنہ حسرت بھی نگاہوں سے اس لڑکی

کی جانب دیکھے گی۔۔۔

محمل اس کے انداز پر پزل ہوئی تھی۔۔۔۔

"کچھ تو بہت خاص ہے تم میں۔۔۔جوزر قان کرمانی تمہارے قریب جاتا ہے۔۔۔"

رائنہ نے حیرت زدہ ہو کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ ایسا کیوں کہہ رہی تھی۔۔۔اوپر سے اس شخص کے ذکر پر دل کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔۔

"آپ کیا کہنا چاہ رہی ہیں۔۔۔؟؟"

محمل نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے کہا تھا۔۔۔

"تم زر قان کرمانی سے محبت کرتی ہو نا۔۔۔ جھوٹ مت بولنا۔۔۔۔ میں بہت اچھے سے سمجھتی ہوں۔۔۔زر قان پر اٹھتی ہر نظر کی خبر ہے مجھے۔۔۔۔"

رائنہ کے انداز میں زر قان کرمانی کے لیے محبت اور دیوانگی تھی۔۔

"اگر اتنی ہی محبت کرتی تھیں اس انسان کو چھوڑا کیوں۔۔۔؟؟"

مجمل نے خفگی سے کہا تھا۔۔

"میں نے نہیں چھوڑا۔ میں تو مر کر بھی ایسے نہ کرتی۔۔۔ مگر وقت اور حالات جب بے رحم ہو جائیں تو آپ کی ساری کی ساری پلاننگ دھری رہ جاتی ہے۔۔۔"

رائنہ افسردگی سے بولی تھی۔۔۔

جنگ اور محبت کی اس جب کی خسارہ دونوں طرف ہی آتا تھا۔۔۔

"آپ کیا کہنا چاہ رہی ہیں میں سمجھ نہیں پائی۔۔۔"

محمل کو اس کی باتوں سے الجھن ہونے لگی تھی۔۔۔

اس کے انداز میں اس کی اذیت واضح تھی۔۔۔

"مجھے ہمدردی ہے تم سے۔۔۔میں بس یہ چاہتی ہوں کہ زرقان کرمانی کو دھوکا دے کر جو میرے ساتھ ہوا۔۔۔وہ تمہارے ساتھ نہ ہو۔۔ زرقان کرمانی کبھی معاف نہیں کرتا۔۔۔خود سے اتنا دور پھینک دیتا ہے کہ انسان چاہ کر بھی واپس نہیں لوٹ پاتا۔۔۔"

رائنہ کی بات پر محمل اپنی جگہ تھم سی گئی تھی۔۔

"میرے بابا ابراہیم کرمانی کے بہت قریبی تھے۔۔۔ میری زرقان کے لیے چاہت دیکھ انہوں نے ہی زرقان کو کہا تھا کہ مجھے اپنی زندگی میں شامل کریں۔۔۔ ایک موقع دے۔۔۔ ورنہ زرقان مجھ میں کبھی انٹرسٹڈ تھا ہی نہیں۔۔۔

اپنے بھائی کے کہنے پر اس نے ایسا کر تو لیا مگر ہمیشہ ایک حد تک رکھا۔۔۔ باقی کپلز کی طرح ہمارے بیچ کوئی جسمانی تعلق نہیں رہا۔۔۔ جبکہ لوگ سمجھتے تھے کچھ ہے۔۔۔ کہ ہمارے بیچ بہت محبت ہے۔۔۔

شاہ میر خان کی ملاقات ایک پارٹی میں ہوئی تھی۔۔۔اس کا کہنا تھا اسے مجھ سے پہلی نظر کی محبت ہوئی تھی۔۔۔مگر میری نظریں تو کبھی زرقان کرمانی سے ہی نہیں ہٹی تھیں کہ کسی اور کو دیکھ پاتی۔۔۔

جب انہیں دنوں مجھے پتا چلا تھا کہ میرے بابا ابراہیم کرمانی کو قتل کرنے کی پلاننگ میں انہیں کے دشمنوں کے ساتھ مل چکے ہیں۔۔۔میں نے انہیں سمجھانے کی بہت کوشش کی تھی۔۔اگر میں کسی کو بتاتی تو میرے ڈیڈ کو مار دیا جاتا۔۔اسی خوف میں میں

نے کسی کو بھی نہیں بتایا تھا۔۔اور پھر اس کی بہت بڑی سزا ملی مجھے۔۔

ابراہیم کرمانی کی موت کے بعد زرقان نے سچ جاننے پر میرے ڈیڈ کو مار دیا تھا۔۔۔وہ اس وقت بہت صدمے میں تھا۔۔جس نے بھی اسے دھوکا دیا تھا وہ کسی کو نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔۔اس وقت جب میں اسے سنبھال سکتی تھی۔۔اس خوف سے کی وہ مجھے بھی نہ مار دے۔۔۔ مگر اس کو چھوڑ کر چلی گئ تھی۔۔۔

وہ بھی اس انسان کے پاس جو اس کے بھائی کے قاتل تھے۔۔۔

زرقان کو تب پتا چلا تھا کہ میں بھی اس سب سے واقف تھی۔۔وہ

مجھے سزا دینا چاہتا تھا۔۔۔وہ جوئے کی وجہ میرے لیے محبت نہیں نفرت تھی۔۔۔شاہ میر کی وجہ سے مجھے زرقان کرمانی کے سامنے بظاہر اپنے نفرت کو اظہار کرنا پڑتا تھا۔۔لیکن یہ سچ ہے کہ میں آج بھی اسی سے محبت کرتی ہوں اور بے حساب کرتی ہوں۔۔

میں زرقان سے ملنا چاہتی تھی۔۔میرے کہنے پر ہی زرقان نے تمہیں وہاں مجھے لینے بھیجا تھا۔تاکہ کسی کو شک نہ ہو کہ میں کسی اور سے ملنے جا رہی ہوں۔۔۔زرقان کبھی کسی کو معاف نہیں کرتا۔۔۔

ایسی سزا دیتا ہے کہ انسان سورج زندگی تڑپتا رہتا ہے۔۔ اس رات میں نے اس شخص کی بہت منتیں کی تھیں کہ وہ مجھے معاف کر دے۔۔۔ مگر اس نے معاف نہیں کیا تھا۔۔۔

اس نے کہا تھا کہ وہ مجھے اب کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔۔۔ میں اس کی طرف سے آزاد ہوں۔۔ مگر مجھے تو وہ آزادی چاہیے ہی نہیں۔۔ مجھے زرقان کرمانی چاہیے تھا جو اب کبھی نہیں مل سکتا۔۔۔

وہ ایک بار کسی کو چھوڑ دیتا ہے تو دوبارہ پاس نہیں لاتا۔۔۔ میری تمہیں بس اتنی سی نصیحت ہے کہ اگر اس سے محبت کرتی ہو تو کبھی اس کو دھوکا مت دینا۔۔۔ ورنہ ساری زندگی پچھتاؤ گی۔۔۔"

رائنہ کا چہرا آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔ جبکہ مخمل کی رنگت بالکل زرد ہو چکی تھی۔۔

"مجھے محبت نہیں ہے اس سفاک انسان سے۔۔۔ جسے دوسروں پر ظلم ڈھانے کے سوا کچھ نہیں آتا۔۔۔"

مخمل نے اپنے تاثرات پر قابو پاتے کہا تھا۔۔

جس پر رائنہ اس کی آنکھوں کی بے چینی دیکھ مسکرائی تھی۔۔۔

"اس سفاک اور بے رحم انسان سے ہی محبت کر بیٹھی۔۔۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے۔۔ ہم جس انسان سے سب سے زیادہ نفرت کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ اسی سے سب سے زیادہ محبت کر بیٹھتے ہیں۔۔۔۔

تمہارے ساتھ بھی شاید یہی ہوا ہے۔۔۔ مگر جس انسان سے یہ محبت ہوئی ہے۔۔ پہلی بات اس کے پتھر دل میں کوئی جذبات پیدا ہونگے نہیں۔ اگر ہو بھی گئے تو وہ تمہیں کبھی نہیں بتائے گا۔۔۔"

رائنہ کو اچھا لگ رہا تھا کہ جس اذیت کا شکار وہ تھی۔۔اس میں کوئی اور بیچ حصہ دار بن چکا تھا۔۔۔

مخمل نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا اور وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔

رائنہ کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔

"تمہیں خبر بھی نہیں ہے کہ تم پہلے دن سے زرقان کرمانی کے دل میں اپنی چھاپ چھوڑ چکی ہو۔۔وہ شخص تمہاری آئی جھلک دیکھ کر ہی تمہاری بہادری اور دلفریبی سے متاثر ہو چکا تھا۔۔

اگر یہ نہ ہوا ہوتا تو جو تم نے حرکت کی تھی تم اب تک اپنے انجام کو پہنچ چکی ہوتی۔ لیکن وہ جانے انجانے میں کی جانے والی غلطی تھی۔۔ اب ایسا کچھ مت کرنا۔ ورنہ۔۔۔۔"

رائنہ گہرا سانس بھرتی اپنی بات اُدھوری چھوڑ گئی تھی۔۔۔

دشمنی میں بھی کوئی لطفِ وفا ہوتا ہے

زہر دیتا ہے مگر دل کو دعا ہوتا ہے

وہ جو نفرت کے تقاضے میں جلائے دل کو

چاند چہرے سے مگر خواب سجا ہوتا ہے

اس کی باتوں میں تڑپ بھی ہے، محبت بھی ہے

درد دیتا ہے تو کیا، زخم بھی جا ہوتا ہے

ہم نے دیکھا ہے عداوت کے نقابوں کے تلے

ایک چاہت کی کرن دل میں چھپا ہوتا ہے

وہ جو کہتا ہے کبھی ہم سے تعلق ہی نہیں

رات تنہائی میں وہ یاد کیا ہوتا ہے

کبھی پتھر کی طرح سخت دکھائی دے وہ

کبھی بارش کی طرح نرم لگا ہوتا ہے

کس عجب ضد پہ ہے یہ دل کہ عداوت کے باوجود

اس کی مسکاں پہ ہی سب کچھ فدا ہوتا ہے

میں نے سوچا تھا کہ دشمن ہے ہمیشہ میرا

وقت بدلا تو وہی سب سے جدا ہوتا ہے

روشنی اس کی نظر کی ہے مگر زہر بھی ہے

کیسی دنیا ہے یہ، کیسا تماشا ہوتا ہے

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ آج اپنا ریزائن لیٹر دینے آئی تھی وہاں۔۔۔اور اپنا آخری کام بھی پورا کرنے۔۔۔اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔

پچھلے دو ہفتوں سے وہ اس شخص سے چھپنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔اس رات کے بارے میں سوچتے محمل کے پورے وجود پر لرزا طاری ہو جاتا تھا۔۔

کیسے وہ اس کی پناہوں میں رہی تھی۔۔ محمل کے لیے وہ مناظر سوچ اپنی سانسوں پر قابو پانا مشکل ہو جاتا تھا۔۔فارینہ اس سے فون پر بات کرتی رہتی تھی۔۔اور کہتی تھی کہ وہ اس سے ملنے آئے۔۔۔

ان کے گھر پر آکر رہے۔۔۔ محمل اسکی بہت احسان مند تھی کہ اس نے مدد کی تھی۔۔۔ مگر وہ اس کی بات ماننے سے قاصر تھی۔۔۔زرقان کرمانی کے سامنے جانے کے تصور سے ہی اسے اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوتی تھیں۔۔

آج بہت مشکل سے وہ ہمت کر کے آئی تھی۔۔۔

"اسلام وعلیکم۔۔۔ کہاں غائب ہیں آپ۔۔؟"

راحم اپنے آفس سے نکلتا اس پر نظر پڑتے ہی سب سے پہلے اس کے قریب آیا تھا۔۔۔ اس کا انداز پہلے سے بدلہ ہوا تھا۔۔

اب پہلے سے زیادہ عزت تھی۔۔۔ محمل کا دل اس احساس سے

بھی پاگل ہونے لگا تھا کہ یہاں لوگ اسے اس شخص کے حوالے

سے اہمیت دے رہے تھے۔۔۔

"جی مجھے ریزائن دینا تھا۔ میں اب مزید یہ جاب نہیں

کر سکتی۔۔۔"

محمل کی بات پر راحم نے بغور اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"یہ تو پھر آپ کو زرقان کرمانی کو دینا ہو گا۔۔۔ وہ قبول کرے گا

تب ہی آپ کی جاب چھوڑ سکتی ہیں۔۔۔"

راحم کی بات پر وہ اثبات میں سر ہلاتے وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

اس کے اندر دھڑکنوں کا طوفان برپا ہو چکا تھا۔۔

راحم زرقان کے نام پر ہی اس کا سرخ ہوتا چہرا دیکھ مسکرایا

تھا۔۔۔ وہ اپنے بھائی کی دہشت سے تو واقف تھا مگر اس لڑکی کی

یہ سرخی دہشت کے باعث نہیں تھی۔۔۔

اسے خوشی ہوئی تھی کہ اس پتھر میں بھی کوئی ہلچل ہوئی تھی۔۔

"مس محمل سر ابھی بزی ہیں۔۔۔ آپ کو ویٹ کرنا پڑے گا۔۔"

اس کی سیکرٹری نے قریب آتے کہا تھا۔۔۔وہ خاموشی سے اپنے کیبن میں بیٹھ گئی تھی۔

"مس محمل سر آپ کو بلا رہے ہیں۔۔"

کچھ دیر بعد کرسٹل پھر اس کے پاس آئی تھی۔۔۔ جس پر محمل نمی آلود ہتھیلیوں کو مسلتی اٹھ کر اس جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

جہاں اس وقت اس کے علاوہ راحم، شہیر، آرزو اور اجالا بھی موجود تھیں۔۔

وہ شاید انہیں کسی ایونٹ کی بریفنگ دے رہا تھا۔۔۔

وہ اسے بالکل ہی نظر انداز کر گیا تھا۔۔ محمل کے لیے اس سے اچھی بات اس وقت کوئی نہیں تھی۔۔۔

لمبائی پر بنے اس ٹیبل پر چھ کرسیاں ہی رکھی گئی تھیں۔۔ جن میں ایک ہی خالی تھی اس وقت۔۔۔ جو زر قان کرمانی کے سامنے دائیں جانب تھی۔۔

اس نے منہ سے کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔ اسے بس اشارے سے وہاں بیٹھنے کو کہا تھا۔۔

محمل اس کی جانب دیکھنے سے گریز برتتی وہاں بیٹھ گئی تھی۔۔

وہ سب اس وقت سیریس ڈسکشن میں مصروف تھے۔۔ جبکہ محمل کی نظریں زرقان کے سامنے پڑے اس کے موبائل پر تھیں۔۔۔ جس پر موجود کوڈ اسے حاصل کرنا تھا۔۔

محمل کا اسکی بات کی جانب کوئی دھیان نہیں تھا۔۔۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی فائل بہت ہی آرام سے موبائل کے اوپر رکھ دی تھی۔۔۔ یہ بہت زیادہ رسکی کام تھا۔۔

اگر اس شخص کو پتا چل جاتا تو اس نے ایک سیکنڈ نہیں لگانا تھا اسے ختم کرنے میں۔۔۔

ان میں سے کسی کو بھی دھیان اس پر نہیں تھا۔ جو فائل کو اپنے قریب کرتے اس کے نیچے سے ہاتھ رکھ کر اس کا موبائل نکال چکی تھی۔۔۔

محمل نے جیسے ہی موبائل کھولا سامنے کی پاسورڈ مانگا جا رہا تھا۔۔۔

محمل کے پاس ابھی اتنا ٹائم نہیں تھا کہ وہ یہاں بیٹھ کر پاسورڈ کھولتی۔۔۔ اس نے ان سب کو ابھی بھی مصروف دیکھا تھا۔۔۔

واش روم جانے کے بہانے وہ وہاں سے اٹھی تھی۔۔ اس دروازے کو اوپن کر وا لیفٹ سائیڈ پر ہے۔۔۔

وہ جو باہر جانا چاہتی تھی۔۔زر قان کے بتانے پر سے وہاں داخل

ہونا پڑا تھا۔۔۔

"یہ کیسا پاسورڈ ہے۔۔۔؟؟کریک کیوں نہیں ہو رہا۔۔"

وہ پچھلے دس منٹ سے پاسورڈ کھولنے میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔

وہ اس وقت اس ایک کمرے جتنے ڈریسنگ روم میں کھڑی

تھی۔۔۔

جب اچانک اسے اپنے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی تھی۔۔۔ محمل

نے لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کے موبائل کو اپنی شرٹ کی

پاکٹ میں ڈالتے۔۔۔۔ کوٹ کو درست کیا تھا۔۔۔

جب اسے اپنے سکارف پر گرم سانسیں محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

"وجہ جان سکتا ہوں ریزائن کی۔۔۔"

اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کا سکارف کھول دیا تھا۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟؟؟۔"

محمل گھبرا کر پلٹی تھی۔۔۔جب اگلے ہی لمحے وہ کوٹ کے اندر سے اس کی نازک کمر کو اپنے شکنجے میں لیتا ایک جھٹکے سے اپنے سینے سے لگا گیا تھا۔۔۔

محمل اس شخص کی اس جارحانہ کاروائی پر بری طرح سے ڈر گئی تھی۔۔۔

"تم کیا کر رہی ہوں۔۔۔؟؟"

اس کی گردن پر لگی گرہ کو کھولتا وہ اس کے سر سے سکارف نکال گیا تھا۔۔۔ محمل مزاحمت کرنے کی کوشش میں اس کے مزید قریب آ گئے تھے۔۔۔

"آپ سکارف کیوں اتار رہے ہیں۔۔۔؟؟ پلیز ایسے مت کریں۔۔۔"

محمل کی جان نکلنے لگی تھی۔۔۔

"باہر سب موجود ہیں۔۔۔ تم جتنا شور مچاؤ گی آوازیں ان تک جائیں گی۔۔۔"

زرقان کرمانی نے اس کی کوٹ کو اوپر بٹن کھولتے اسے کوٹ کی قید سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔وہ اس وقت گرے کلر کی شارٹ شرٹ اور وائٹ ٹراؤزر میں ملبوس تھی۔۔۔

"پلیز دور رہیں۔۔"

محمل اس کے تیور دیکھ حواس باختہ ہوئی تھی۔۔۔جو اسکے دونوں ہاتھ کمر پر لے جاتے سکارف سے باندھ گیا تھا۔۔۔

محمل کی جان نکلنے لگی تھی۔۔۔

"میں دور ہی رہ رہا تھا۔ تم قریب آئی۔۔۔"

زرقان کرمانی ضبط سے بولتا اسے پیچھے پڑے صوفے پر پھینک گیا تھا۔۔۔

"میں یہاں ریزائن دینے آئی یوں۔۔۔مجھے آپ کے قریب آنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔۔ہاتھ کھولیں میرے، مجھے جانا ہے یہاں سے۔۔"

وہ صوفے پر پیچھے کو گری ہوئی تھی۔۔۔اور اب ان بھوری آنکھوں کی غضبناکی پر دھیرے دھیرے کانپ بھی رہی تھی۔۔

جو اس کے قریب آرہا تھا۔۔۔

"تم یہاں کس مقصد سے آئی تھی۔۔۔ یہ تم خود بتاؤ گی یا میں بتاؤں۔۔"

اس کے قریب بیٹھتے زرقان کرمانی نے قہر آلود نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"میں ریزائن دینے آئی تھی صرف۔۔۔"

محمل نے اپنے ہاتھوں کو آزاد کرنے کی کوشش کرتے کہا تھا۔۔ جو اس کے نیچے دبے ہوئے تھے۔۔۔ وہ سیدھی بھی نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔۔

وہ صوفے پر نیم دراز حالت میں پڑی تھی۔۔۔۔اس شخص کی سلگتی نگاہیں اپنے وجود پر اٹھتے دیکھ مخمل کی جان نکل رہی تھی۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے۔۔۔زرقان کرمانی کو اتنی آسانی سے بے وقوف بنا لو گی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آئے گی۔۔۔"

زرقان کے اس کے چہرے پر ہاتھ کی پشت پھیرتے اس کی جانب جھکتے کہا تھا۔۔۔ مخمل اپنی سانسیں روک گئی تھی۔۔۔۔اس شخص کا ہاتھ اب گردن پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔

"مم میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔"

محمل کے الفاظ اب بھی وہی تھے۔۔۔ وہ ہاتھ آزاد کروانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔ جبکہ زرقان کا ہاتھ مسلسل گستاخیوں پر آمادہ تھا۔۔۔

محمل کو اس کی نظریں اپنی شرٹ کے گلے پر محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔ اس کی رنگت ناقابلِ یقین حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔ اس نے دور ہونے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔ جب وہ اس کی جانب جھکتا اس کے بالوں کو جوڑے کی قید سے آزاد کر گیا تھا۔۔

"تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے تم نے کیا کیا ہے۔۔؟؟"

زرقان کرمانی جھکا تھا اور اس کی گردن پر اپنے دہکتے لب رکھ گیا تھا۔۔۔ محمل کا پورا وجود لرز اٹھا تھا۔۔۔

"زرقان کرمانی اپنی حد میں رہو۔۔۔ میں خود کو چھونے کی اجازت نہیں دیتی۔۔۔"

محمل چیخی تھی۔۔۔ وہ اس دن کی طرح آج اس شخص کو خود پر حاوی نہیں ہونے دے سکتی تھی۔۔۔ اس کی سانسیں تیز تیز چلنے لگی تھیں۔۔

"اگر لڑنا ہے تو چھپ کر کیوں وار کر رہی ہو۔۔۔ سامنے آ کر لڑو۔۔۔ وعدہ کرتا ہوں برابری کی سطح پر لڑنے کا موقع دوں گا۔۔۔"

زرقان نے اس کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑتے کہا تھا۔۔۔وہ ابھی بھی اس پر جھکا ہوا تھا۔۔۔۔

محمل کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ ہوا تھا۔۔۔

"تم یہ ٹھیک نہیں کر رہے زرقان کرمانی۔۔۔ تم مجبوری میں جڑے اس رشتے کو ایسے غلط استعمال نہیں کر سکتے۔۔۔"

محمل کو اب محسوس ہوا تھا کہ وہ اس کے بارے میں بہت کچھ جان چکا تھا۔ اب مزید چھپنا بہت مشکل ہونے والا تھا۔۔

اس کے واضح الفاظ پر زرقان کے لبوں پر دل جلاتی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

"مجھے بہت خوشی ہوتی ہے جب میرا دشمن میرے سامنے ایسے بے بس ہوتا ہے۔۔۔ پہلی بار دشمن حسین بھی ہے اور میری ملکیت بھی۔۔۔ اس بار تو جنگ کا مزا مزید دوبالا ہو گیا ہے۔۔۔ مجھے دشمنی نبھانے میں بہت مزا آتا ہے۔۔

تم نے تو اس مزے کو دس گنا کر دیا ہے۔۔۔"

زرقان اس کے دونوں اطراف ہتھیلیاں جماتا اس کے اوپر جھکا

تھا۔۔۔

محمل کو اپنی سانسوں میں اس کی گرم سانسوں کی تپش محسوس

ہوئی تھی۔۔۔۔

"اس بار تمہیں اس دشمن سے ہار کا مزا بھی ملے گا۔۔۔ پھر دیکھتی

ہوں یہ زرقان کرمانی کیسے گڑگڑائے گا میرے آگے۔۔۔ جسے

دوسروں کو اذیت دینے کا بہت شوق ہے نا۔۔ قتل کرنا اور

آزادی چھیننا آتا ہے۔۔

اس بار یہ سب تمہارے ساتھ ہو گا۔۔۔"

محمل اس سے خوف نہیں کھا رہی تھی۔۔۔۔ دوبدو جواب دے

رہی تھی۔۔۔اس کی اس بے خوفی پر مقابل کی مسکراہٹ مزید

بڑھ گئی تھی۔۔۔ جس کی دلفریبی محمل کو اچھا خاصا ڈسٹرب کر

رہی تھی۔۔۔

ان بھوری آنکھوں سے نکلتی آگ سے محمل کو اپنا دل جلتا محسوس ہوا تھا۔۔۔وہ اپنوں کی خاطر اپنے ہاتھوں اپنے دل کو برباد کر رہی تھی۔۔۔

یہ جنگ اس کے لیے سب سے زیادہ اذیت ناک ہونے والی تھی۔۔۔اس انسان کو ختم کرنا جو نفرت کے اس کھیل میں اس کے دل کا مکین بن بیٹھا تھا۔۔۔وہ سمجھ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔

یہ حادثہ کیسے ہو گیا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

"تم جو کہہ رہی ہو اگر ایسا کچھ نہ ہوا پھر۔۔۔؟ کیا انجام ہو گا تمہارا میرے ہاتھوں۔۔۔"

زرقان کرمانی نے اسے حقیقت کا بھیانک رخ دکھاتے پوچھا تھا۔۔

جس پر محمل کی سانسیں رک گئی تھیں۔۔۔اس کا پورا وجود جل رہا تھا اس شخص کی قربت کے احساس سے۔۔۔

اس کی انگلیوں کی گردش محمل کو اپنے بالوں پر محسوس ہوئی تھی۔۔۔ جبکہ اعنابی ہونٹ مسلسل اسے کی گردن کو نشانہ بنائے ہوئے تھے۔۔۔ وہ کانپ رہی تھی۔۔

اس کے ہاتھ نہیں کھل پا رہے تھے۔۔۔۔

"میں ہار گئی تو میرا خون معاف ہو گا تمہیں زرقان کرمانی۔۔۔"

محمل نے اسے اجازت دی تھی۔۔۔ جس کے جواب میں اسے اپنی سماعتوں میں قہقہہ سنائی دیا تھا۔۔

"تو ٹھیک ہے پھر۔۔۔اب برابری کی سطح پر لڑتے ہیں۔۔تم جیتی تو میں تمہارے قدموں میں۔۔۔تم جو بھی کرنا چاہو میرے ساتھ یہ تمہاری مرضی ہو گی۔۔۔اور اگر میں جیتا تو تم میری حوالے۔۔۔تمہاری جان کیسے لوں گا یہ میری مرضی ہو گی۔۔۔"

زرقان کرمانی کی آنکھوں میں خمار آلود تاثر تھا۔۔۔محمل کانپ گئی تھی۔۔۔

"ان سانسوں کو میں کیسے چھینو گا تم روک نہیں سکو گی مجھے۔۔۔"

اس کی گردن کو اپنی مضبوط ہتھیلی میں دبوچتا وہ اس جگہ لرزتے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے چھوا گیا تھا۔۔۔

محمل نے گھبرا کر اپنے ہونٹوں کو سختی سے میچ لیا تھا۔۔اس کے پورے وجود میں سنسنی دوڑ گئی تھی۔۔۔

"بولو منظور ہے۔۔۔؟؟"

زرقان نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے پوچھا تھا۔۔۔

"منظور ہے۔۔۔"

محمل کو خود پر اور اپنی ذہانت پر پورا بھروسہ تھا۔۔۔

"میں پہلے دن سے جانتا تھا کہ تم وہ نہیں ہو جو نظر آتی ہو۔۔اس نفرت کو میں نے پہلے دن ہی بھانپ لیا تھا۔۔ مگر حیرت کی بات ہے اب وہ نفرت کہیں نظر نہیں آتی۔۔۔"

زرقان کرمانی نے اس کی گردن کی پشت پر اپنی بیئرڈ سے نشان چھوڑتے اس کے لبوں سے سسکاری نکال دی تھی۔۔۔

وہ اس وقت شدید غصے میں تھا۔۔۔۔اس کی گرفت سے وہ غصہ باآسانی محسوس ہو رہا تھا۔۔

"نفرت کی شدت اب پہلے سے بڑھ چکی ہے۔۔۔"

محمل سانسوں کے بوجھل پن پر قابو پاتے بولی تھی۔۔۔۔جب

زرقان نے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اوپر اٹھایا تھا اور

اس کے ہاتھوں کو آزاد کر گیا تھا۔۔۔اس چکر میں وہ اس شخص

کے اتنے قریب آگئی تھی۔۔

کہ مارے شرم وحیا کے اس کی رنگت لال انگارہ ہوئی تھی۔۔۔

زرقان کرمانی کے چہرے سے بھی اس چند لمحوں کی جان لیوا

نزدیکی کے اثرات واضح ہو رہے تھے۔۔

لب بھینچتا خود کو کوئی بھی گستاخی کرنے سے روک گیا تھا۔۔۔

جب اسے اتنی دیر میں پہلی بار محمل کو لگا تھا وہ اب اپنے حواس کھو دے گی۔۔۔اس شخص کی قربت آگ جیسی تھی۔۔۔

جو اسے جھلسا کر رکھ دیتی تھی۔۔

محمل اس کے ہٹنے پر وہاں سے اٹھنے لگی تھی جب زرقان نے اس کی دلفریب وجود کو گھورتے اسے پکارا تھا۔۔۔

"میرا موبائل۔۔۔۔"

اس نے اپنی چوڑی ہتھیلی محمل کے آگے پھیلا دی تھی۔۔

"میرے پاس نہیں ہے۔۔۔"

محمل نے جلدی سے کوٹ پہنا تھا۔۔۔بالوں کو سمیٹ کر وہ اسکارف باندھ گئی تھی۔۔۔۔

جب اس شخص کو پتا چل ہی گیا تھا تو وہ اب کسی قیمت پر موبائل نہیں دینے والی تھی۔۔۔

"شرافت سے دے دو۔۔۔ورنہ مجھے تمہارے پاس آکر چھیننے میں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔۔"

زرقان اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"میں نے کہانا میرے پاس نہیں ہے۔۔"

محمل نے بچوں کی طرح دونوں ہاتھ اس کے سامنے کیے تھے۔۔

وہ کمرے سے نکلنے لگی تھی جب زرقان نے اس کا بازو دبوچتے اسے دروازے سے لگایا تھا اور اس کے دونوں اطراف اپنی بازو رکھتا اس کے لبوں پر جھک گیا تھا۔۔۔

یہ گلابی ہونٹ اس زرقان کرمانی کے سامنے کچھ زیادہ ہی ہوشیاری دکھا رہے تھے۔۔۔

محمل اس حملے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔اسے اپنی سانسوں میں اس شخص کا احساس گھلتا محسوس ہوا تھا۔۔۔اس کا لمس انتہائی بے رحم تھا۔۔۔

محمل کی جان نکل گئی تھی۔۔۔۔۔اس کے کے سینے پر مکے برساتی وہ اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرتی اس کی بڑھتی شدتوں پر نڈھال ہوئی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ پہلو میں ڈھے گئے تھے۔۔۔جب اسے اپنی شرٹ پر اس شخص کی گستاخ ہاتھ کا لمس محسوس ہوا تھا۔۔

وہ اس کی تلاشی لے رہا تھا۔۔۔ محمل کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔ اس کے زرقان کے ہاتھ کو روکنا چاہا تھا۔۔۔ مگر تب تک وہ اس کی پاکٹ میں چھپے موبائل تک پہنچ چکا تھا۔۔۔

"بس اتنی سی ہمت ہے۔۔۔ جس انسان سے دشمنی شروع کی ہے تم نے۔۔۔ اس سے لڑنے کی طاقت بھی لاؤ خود میں۔۔۔"

زرقان نے اس کی سانسیں بحال نہ ہوتے دیکھ اس کے گال پر دہکتے لب رکھتے مبہم سا طنز کیا تھا۔۔

"دشمنی میں یہ سب نہیں ہوتا۔۔۔"

وہ غصے سے چیخی تھی۔۔۔اس کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔

"یہ تمہیں سوچنا چاہیے تھا۔۔۔"

زرقان نے اس کی ٹھوڑی کو چھوتے کہا تھا۔۔

"اگر تم پیار سے مانگتی تو یہ موبائل ایسے ہی تمہارے ہاتھ پر رکھ دیتا۔۔۔مگر تم نے اپنے ہی شوہر کی چوری کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔اتنی معصوم اور حسین بیوی کو یہ زیب نہیں دیتا۔۔"

زرقان کرمانی کی بھوری آنکھوں میں استہزایہ مسکراہٹ تھی۔۔۔جبکہ محمل غصے سے جل اٹھی تھی۔۔

جس وجہ سے وہ اتنی دیر سے اس شخص کو برداشت کر رہی تھی۔۔۔

وہ اس میں ناکام ہو چکی تھی۔۔ اب اسے کوئی اور حل ڈھونڈنا تھا۔۔۔ اس کے پاس وقت کم تھا۔۔۔ اسے گھورتی وہ وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

باہر نکلتے اس کی نظر ان چاروں پر پڑی تھی۔۔۔ جن کی معنی خیز نظروں پر وہ دروازہ زور سے مارتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

وہ اس طرح سے پکڑی جائے گی اسے اندازہ نہیں تھا۔۔۔وہ تو شاہ میر اور شاہ ویز خان کو بھی اپنے مقصد کے لیے استعمال کر رہی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی وہ لوگ بھی اس کو استعمال کر رہے تھے۔۔

ان دونوں کا مقصد زرقان کرمانی کی بربادی تھا۔۔۔

کمرے میں آتے اسے نے ہر شے کو اٹھا پٹخ کر رکھ دیا تھا۔ اپنے وجود سے اٹھتی اس شخص کی مہک اسے پاگل کر رہی تھی۔۔۔ محمل کو لگتا تھا وہ اس کے دل کا راز جان چکا ہے۔

اسی خاطر اسے زچ کر رہا ہے۔۔۔وہ اس کی سوچ سے زیادہ شاطر انسان تھا۔۔۔

محمل کو اچھے سے اندازہ تھا کہ اگر وہ جیتی تو اسے جان سے مارنا تو دور اس شخص کو زرا سی خراش بھی نہیں آنے دے گی وہ۔۔۔۔

لیکن اگر وہ جیت گیا تو اس نے اسے چھوڑنا نہیں تھا۔۔

محمل اپنی ان سوچوں سے بہت زیادہ پریشان ہو چکی تھی۔۔۔

جب اس نے اس عذاب سے جلد از جلد نکلنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

"محمل ہم ٹھیک کر رہے ہیں نا۔؟"

وہ تینوں اس وقت اپنے گھر کی دہلیز پر کھڑی تھیں۔۔۔ان تینوں کے چہروں کے تاثرات اس سے ناقابل فہم تھے۔۔۔

بہت لمبی مسافت طے کر کے وہ اپنی منزل کے قریب پہنچ چکی تھی۔۔۔ مگر ان کے انداز میں ہار جیت سے زیادہ تھکن زدہ احساس تھا۔۔

"اب اس بات کا فیصلہ کرنے سے بہت آگے آچکی ہیں ہم۔۔۔ اب بس زندگی اور موت کو فیصلہ ہونا ہے۔۔۔"

محمل کی آنکھوں میں نمی کا احساس تھا۔

"راحم اور شہیر کو مطلوبہ مقامات پر لا کر انفارم کرنا ہو گا تمہیں۔۔
آج زرقان کرمانی کے دل پر ایک ساتھ کئی وار کیے جائیں
گے۔۔۔"

یہ بات کرتے محمل کی آنکھوں سے اس شخص کی تکلیف کے
احساس سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔

خود سے لڑ لڑ کر وہ تھک گئی تھی۔۔ مگر خود کو اپنے اس جلاد کرمانی
کے حوالے سے پتھر کا نہیں کر پائی تھی۔۔

وہ تینوں ہی اپنی جگہ کانپ رہی تھیں۔۔۔ان دونوں کو شہیر اور راحم کو ان کی محفوظ جگہوں سے نکال کر دھوکے سے وہاں تک لے جانا تھا۔۔جہاں سے دشمن ان دونوں کو پکڑ لیتے۔۔۔

محمل نے شاہ ویز خان سے وعدہ لیا تھا کہ وہ ان میں سے کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچائے گا۔۔

ان دونوں بھائیوں کو اپنا قیدی بنا لے گا۔۔مگر جان لینے کی اجازت نہیں تھی۔۔

جس پر وہ مان گئے تھے۔۔۔ جبکہ ان تینوں بہنوں کی حالت ایسی تھی جیسے ان کے دلوں کو خنجر سے کاٹا جا رہا ہو۔۔۔ وہ دشمن دل کے قریب آ چکے تھے۔۔۔

وہ دشمنی نبھانے نکلی تھیں۔۔۔ اور سچ میں دل لگا بیٹھی تھیں۔۔۔

دل پر ان کا کوئی زور نہیں چل سکا تھا۔۔۔

محمل کی سانسیں رک رہی تھیں۔۔۔ زرقان کرمانی کی آنکھوں میں اپنے لیے وحشت دیکھی تھی اس نے۔۔۔

اگر وہ بچ جاتا تو وہ اسے نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔ اور اگر اسے کچھ ہو جاتا تو محمل جانتی تھی اس کی دھڑکنوں نے بھی اس سے دغابازی کر جانی تھی۔۔۔

وہ تینوں ایک دوسرے سے ملتی نکل گئی تھیں۔۔۔ محمل کے لیے ایک محفوظ ٹاور پر سارا انتظام کیا گیا تھا۔۔۔ جہاں پر اپر سسٹم سیٹ تھا۔۔

محمل بہت حد تک اپنا کام کر چکی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شہر کی بارش زدہ رات تھی۔ سڑکیں خالی اور بھیگی ہوئی، نیون لائٹس بارش کی بوندوں میں جھلملاتے ہوئے دھندلا عکس ڈال رہی تھیں۔

اس سیاہ ٹاور کی بالائی منزل پر نیم اندھیرے میں لیپ ٹاپ کی روشنی چمک رہی تھی۔

محمل کی انگلیاں کی بورڈ پر بجلی کی رفتار سے دوڑ رہی تھیں۔ اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی بے چینی تھا۔

وہ ایک انتہائی خطرناک کام کر رہی تھی۔۔۔ جس میں جیت کر بھی ہار تھی اور ہار کر موت۔۔۔

اس ٹاور کو چاروں جانب سے شاہ ویز خان کے آدمیوں نے حفاظتی حصار قائم کر رکھا تھا۔۔۔

مخمل کی انگلیاں بہت تیزی سے چل رہی تھیں۔۔۔ اس نے زرقان کرمانی کی کمپنی کی تمام معلومات آوٹ کرنی تھی۔۔۔ اس کی اصلیت دنیا کے سامنے لانی تھی۔۔۔ اور اس کی مختلف ملکوں کے مختلف بینکوں میں پڑی رقم نکال کر اسے دیوالیہ کرنا تھا۔۔۔

آج سے پہلے کبھی کوئی ہیکنگ کرتے اس کے ہاتھ نہیں کانپے تھے۔۔۔۔جو حالت آج ہو رہی تھی۔۔

پاس رکھی پانی کی بوتل ختم ہو چکی تھی۔۔۔

شاہ ویز اس کے ساتھ فون پر رابطے میں تھا۔۔۔۔ جس نے بتایا تھا کہ اس کے آدمی اب راحم اور شہیر تک پہنچنے والے تھے۔۔۔

ایک ساتھ زرقان کرمانی پر حملہ اور ہونا تھا انھوں نے۔۔۔ کہ بوکھلا کر وہ مزید غلطی کر جاتا۔۔۔

چند کوڈز لکھنے کی دیر تھی کہ اسکرین پر " ACCESS GRANTED" کا لفظ ابھرا اور ساتھ ہی سامنے زرقان کرمانی کی خفیہ فائلز کھل گئیں۔

اپنی کامیابی پر وہ زیرِلب مسکرائی۔۔

مگر آنکھوں سے نمی چھلک پڑی تھی۔۔ سامنے کا منظر دھندلا گیا تھا۔۔۔

"بس ایک کلک اور تمہاری ایمپائر زمین بوس۔۔۔"

اس نے مدھم آواز میں کہا۔۔ اس کا پورا وجود کانپ رہا تھا۔۔۔

اس نے بس ایک بٹن پریس کرنا تھا۔۔۔

"محمل جلدی کریں ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔۔۔"

شاہ ویز اس کی خاموشی پر اسے ہوش دلا گیا تھا۔۔۔ جس کے

ہاتھ بری طرح سے لرز رہے تھے۔۔۔۔

اس کا دل اسے روک رہا تھا۔۔۔ مگر دماغ دل پر حاوی ہو کر اسے

بٹن پریس کرنے پر آمادہ کر رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے اس کی دادی، بابا اور چچا کا چہرا آن ٹھہرا تھا۔۔۔ دھندلاتی آنکھوں کے ساتھ اس نے ہاتھ آگے کیا تھا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتی۔۔۔

اگلے ہی لمحے اسکرین پر اچانک کچھ ہلچل ہوئی۔ فائلز بند ہو گئیں تھیں۔۔۔

پورا سسٹم جام سا ہو گیا۔

سکرین بلیک ہوئی تھی۔۔

جس کے چند سیکنڈز بعد سکرین پر ایک نیا پیغام اُبھرا۔۔۔

محمل کی سانسیں تھم سی گئی تھیں۔۔۔

چہرے کی رنگت متغیر ہوئی تھی۔۔۔اسے اپنی راتوں کی ساری محنت ضائع ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ شاکی نگاہوں سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔اتنی ماہر ہیکر ہونے کے باوجود اس کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔

"زرقان کرمانی کی سانسوں کے قریب آکر بھی تمہیں پہچان نہیں سکی کہ وہ کتنا جنونی ہے۔۔۔۔"

یہ عبارت سکرین پر ابھری تھی۔۔۔

محمل کے دل کی دھڑکن ایک لمحے کو رک گئی۔

اس نے تیزی سے لیپ ٹاپ بند کرنے کی کوشش کی، لیکن دیر ہو چکی تھی۔ کیمرہ آن ہو چکا تھا، اور سکرین پر دھندلا سا عکس نمودار ہوا۔۔۔

سیاہ لباس، مغرور چہرا، بھوری آنکھیں سیگریٹ کا دھواں سکرین پر پھیل گیا تھا۔۔۔

آنکھوں میں سرد روشنی کے ساتھ وہ اسے گھور رہا تھا۔۔۔

"زرقان کرمانی۔۔۔"

محمل کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔

موت کی پرچھائیاں آس پاس گنگناتی محسوس ہوئی تھیں۔۔

محمل اس وقت اپنے سادہ حلیے میں تھی۔۔

اس وقت مدھم روشنی میں اس کا حسین سراپا جگمگا رہا تھا۔۔۔وہ اپنی جگہ سن ہو چکی تھی۔۔۔

اس کے ہونٹ بے یقینی سے کھلے ہوئے تھے۔۔۔جو مقابل کو بہکا رہے تھے۔۔۔

اس کی ہیکنگ پر اس شخص کی جانب سے جو حملہ کیا گیا تھا۔۔۔وہ اس بات کا ثبوت تھا کہ وہ اس سے بھی کہیں زیادہ ماہر ہیکر تھا۔۔۔

جس نے پہلے اس کا دل چرایا تھا۔۔اور اب اس کے ہاتھ سے سب کچھ چھین کر لے گیا تھا۔۔

"میری سلطنت کو گرانے نکلی ہو، یا مجھے اپنی طرف کھینچنے آئی ہو؟"

زر قان کرمانی نے سکرین پر نظر آتے اس کے نیم واں ہونٹوں کو چھوا تھا۔۔۔ جس بات کی سمجھ آتے کوسوں دور بیٹھی محمل لرز گئی تھی۔۔

"کھیل؟ آپ کے فائلز کی سیکیورٹی تو اتنی کمزور تھی جیسے کسی بچے نے بنائی ہو۔ کھیل تو بس میرے لیے ہے، آپ کے لیے تو ہار ہے۔"

بہت مشکل سے خود کو سنبھالتے اس نے اس شخص کے سامنے اپنی ہار کو ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

زر قان کا جاندار قہقہہ صاف سنائی دیا تھا۔۔۔اس کی بھوری آنکھوں سے اس وقت خون نکل رہا تھا۔۔

اس شخص کی اندرونی کیفیت کی عکاسی ہمیشہ وہی کرتی تھیں۔۔

اس نے سگار کا دھواں کیمرہ کی طرف اڑایا۔

"تمہیں لگتا ہے چند کوڈز مجھے گرا دیں گے۔۔۔میری دنیا میں، جو مجھے کمزور سمجھتا ہے... وہ اگلی صبح زندہ نہیں دیکھتا۔ مگر تمہارے معاملے میں سزا الگ ہو گی۔۔۔تم اگلی صبح میرے بستر سے ملو گی۔۔۔"

زرقان کرمانی بے باکی کی انتہا کرتا محمل کو پورے وجود کو ہلا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

یہ کیسی دھمکی تھی۔۔۔

جسم سے روح نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ مگر پھر اس نے خود کو یقین دلایا تھا کہ وہ محفوظ تھی۔۔۔ یہ شخص اس تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔۔

"تم مجھ تک نہیں پہنچ سکتے زرقان کرمانی۔۔ اپنی دھمکیاں اپنے تک رکھو۔۔۔ میرے کوڑ ہی تمہاری امپائر کے تخت کو ہلانے کے

لیے کافی ہیں۔ اصل طاقت گولیوں یا گینگز میں نہیں، انفارمیشن میں ہے۔ اور وہ اب میرے پاس ہے۔"

محمل نے اس سے خوف کھائے بغیر کہا تھا۔۔۔ وہ سامنے تو تھا مگر اس تک پہنچ نہیں سکتا تھا۔۔۔

اس وجہ سے وہ ریلیکس تھی۔۔۔ زرقان کرمانی دلچسپی بھری نگاہوں سے اس لڑکی کا یہ سکون دیکھ رہا تھا۔۔۔

"دلچسپ... بہت دلچسپ۔ میرے دشمن تمہیں میرے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ لیکن تم۔۔۔"

وہ لمحہ بھر کو رکا، اور پھر ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔۔۔

اس کی بھوری آنکھیں اس مسکراہٹ کا ساتھ نہیں دے رہی تھیں۔۔۔

"تم دشمن سے زیادہ ایک پہیلی لگ رہی ہو۔۔۔اور پہیلیوں کو سلجھانے میں مجھے بہت مزا آتا ہے۔۔۔اب یہ بتاؤ کہ اپنی اس ہار کر یہ پہیلی خود سلجھنے میرے پاس آئے گی۔۔۔یا لینے آنے کی زحمت بھی مجھے ہی کرنے پڑے گی۔۔"

زر قان کرمانی کی یہ دبے لفظوں میں دی جانے والی دھمکیاں اس کی سانسیں چھیننے لگی تھیں۔۔۔

محمل کے چہرے کی ہوائیاں اڑ چکی تھیں۔۔۔اس کا پورا سسٹم ہینگ کر دیا تھا اس نے۔۔۔

اس کے پاس زر قان کرمانی کی حاصل کی گئی ساری فائلز کرپٹ ہو چکی تھیں۔ وہ جو سمجھ رہی تھی کی زر قان کو اس حملے کی خبر نہیں ہو گی۔۔

وہ بے خبر ہر گز نہیں تھا۔۔ اس سے زیادہ تیاری کے ساتھ بیٹھا

تھا۔۔۔

اور اب اس کے منہ کے سامنے سے جیت کو چھین کر ہار میں بدل

گیا تھا۔۔

اس کے تیور محمل کی جان نکال رہے تھے۔۔۔ اس نے کیمرہ

کور کر کے لیپ ٹاپ جھٹکے سے بند کیا، مگر اس کے دل کی دھڑکن

بے قابو ہو چکی تھی۔

محمل نے لیپ ٹاپ بند کرتے ہی بیگ سمیٹا اور تیزی سے

سیڑھیاں اترنے لگی۔

وہ اس کی لوکیشن جان چکا تھا۔۔۔اسے بس کسی بھی طرح سے

جلد از جلد یہاں سے نکلنا تھا۔۔۔

وہ شاہ ویز سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی جو نہیں ہو پا رہا

تھا۔۔۔

اسی لمحے سے آرزو کا فون آنے لگا تھا۔۔

"محمل ہمارے ساتھ دھوکا کیا ہے شاہ ویز خان نے۔۔۔ ان کے آدمی گولیاں برسا رہے ہیں۔۔۔ وہ ہم سب کو جان سے مارنے کے ارادے سے آئے ہیں۔۔ راحم اور شہیر ہم پر بھروسہ کر کے بالکل خالی ہاتھ آئے ہیں۔۔۔

ہم چاروں کی جان کو خطرہ ہے۔۔۔"

آرزو کی گھبرائی ہوئی آواز محمل کی سماعتوں سے ٹکراتی اس کے ہاتھ پیر منجمند کر گئی تھی۔۔۔

یہ سب کیا ہوا تھا ان کے ساتھ۔۔۔مافیہ کہ لوگوں سے ٹکرانے کی کوشش کی تھی انہوں نے۔۔۔

جس کا انجام شاید ان کی سوچ سے زیادہ بھیانک ہونے والا تھا۔۔۔

اسی لمحے اسے قدموں کی چاپ اپنے قریب آتے محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس نے سہمی نگاہوں سے سامنے دیکھا تھا۔۔ہاتھ میں سیگریٹ اٹھائے دھواں چھوڑتا وہ اس پل محمل جو اس سرد تاریک کا حصہ معلوم ہوا تھا۔۔

اس شخص کی آنکھوں میں کوئی رعایت نہیں تھی۔

"فرار ہونے کی اچھی کوشش تھی۔۔۔بہت تیز ہو تم ۔۔۔ لیکن یاد رکھو، میں ہمیشہ ایک قدم آگے رہتا ہوں۔"

وہ اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔ محمل ان بھوری آنکھوں میں دیکھنے کی جرأت نہیں کرپائی تھی۔۔۔

"میں تم سے نہیں ڈرتی۔"

محمل اسے خود پر حاوی نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔۔۔

"ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ڈر تو ان کے لیے ہوتا ہے، جو میرے دشمن ہیں۔ اور تم..."

وہ لمحہ بھر کو رکا، پھر ہنسی دبا کر بولا تھا۔۔۔

"ابھی فیصلہ ہی نہیں کر پائی کہ تم میرا سب سے بڑا دشمن ہو... یا سب سے دلچسپ راز۔"

محمل کے لب بھینچ گئی تھی۔۔۔اسے آج اس شخص کے انداز خوف سے بے حال کر رہے تھے۔۔۔۔

اس نے الٹے قدموں پیچھے ہونا چاہا تھا۔۔۔جب وہ آگے ہوتا اس کی کلائی کو اپنی فولادی گرفت میں جکڑ گیا تھا۔۔۔

"زرقان کرمانی چھوڑو مجھے۔۔۔مجھے جانا ہے یہاں سے۔۔۔ میری بہنوں کی جان خطرے میں ہے۔۔۔"

محمل اس کے سینے پر کہنی مارتی اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"اتنی آسانی سے نہیں چھوٹ سکتی تم۔"

زرقان کی آواز سرد اور گہری تھی۔

"میں قیدی نہیں۔۔۔ شکاری ہوں۔ اور تم میرا شکار ہو۔۔۔ میں چھوڑوں گی نہیں تمہیں۔۔۔"

محمل اس خود پر حاوی ہوتا محسوس کرتے چلائی تھی۔۔۔

جب وہ اس کی گردن کو اپنی چوڑی ہتھیلی میں قید کر گیا تھا۔۔۔

"پھر شکاری اور شکار کا فیصلہ میرے بیڈ روم میں ہو گا۔۔"

زرقان کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی۔ وہ جھک کر اس کے کان کے قریب آیا اور سرگوشی کی۔۔۔۔

ایسی سرگوشی جو محمل کے پورے وجود میں طوفان برپا کر گئی تھی۔۔۔

"میری بہنوں کے ساتھ ساتھ تمہارے بھائیوں کی جان کو بھی خطرہ ہے۔۔۔"

محمل اس کی گرفت میں مچلی تھی۔۔

"میں نے روکا تھا ان کو۔۔۔ مگر شوق تھا انہیں محبت میں ڈوب مرنے کا۔۔۔"

زرقان اسے پوری طرح سے اپنی بانہوں میں قابو کرتے اٹھالیا تھا۔۔۔

"تم ایک بے رحم انسان ہو۔۔۔ تمہیں اپنے بھائیوں کی بھی پرواہ نہیں ہے۔۔۔"

محمل مسلسل اس سے دور ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ جبکہ وہ شخص اسے پوری طرح سے قابو میں کرتا گاڑی میں ڈال چکا تھا۔۔۔

"میں نہ کہا تھا ان سے۔۔۔ یہ لڑکیاں اعتبار کے قابل نہیں ہوتیں۔۔ اور نہ ہی محبت کے۔۔۔ انہوں نے نہیں سنی میری۔۔۔ اب جو بھی ان کے ساتھ ہو گا۔۔۔ انجام کے زمہ دار وہ خود ہونگے۔۔۔"

اس شخص کی آنکھوں سے اس وقت شعلے نکل رہے تھے۔۔۔ وہ رعایت دینے یا بخشنے کے موڈ میں بالکل نہیں تھا۔۔۔

محمل اس کے خوف سے جیسے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔جس

انسان کے لہجے میں اس کے بھائیوں کے لیے کوئی رعایت نہیں

تھی۔۔۔وہ بھلا اس کو کیسے بنا سزا دیئے چھوڑنے والا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ اسے زبردستی اپنی رہائش میں لے آیا تھا۔۔۔

وہ سمجھ رہی تھی کہ اسے کسی قید خانے یا انڈر گراؤنڈ ڈین میں

پھینکا جائے گا۔۔۔

لیکن جو وہ نہیں سوچنا چاہتی تھی۔۔۔وہی ہوا تھا۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی ہیروئن کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

یہ عام سا قید خانہ نہیں تھا بلکہ ایک شاندار بیڈروم تھا۔ بڑی کھڑکیوں پر بھاری پردے، مہنگے فانوس کی روشنی، اور کمرے کے وسط میں ایک وسیع بیڈ۔۔۔

وہ ساکت سی کھڑی تھی جب اسے اپنے پیچھے دروازہ بند ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

اس نے بے حال ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔۔

"تم میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔۔۔میں نفرت کرتی ہوں تم سے۔۔۔یہ صرف ایک کاغذی رشتہ تھا۔۔۔سزا دینی ہے تو میری جان لو۔۔۔۔میں نہیں مانتی اس سزا کو۔۔۔"

محمل خوف سے کانپ رہی تھی۔۔وہ بھوری آنکھیں آج اسے بے رحمی سے دیکھ رہی تھیں۔۔۔

اس نے معصومیت کا ڈھونگ کر کے دھوکا دیا تھا۔۔۔جو کھل جانے کے باوجود زرقان کرمانی نے اسے لڑنے کا ایمانداری کے ساتھ پورا موقع دیا تھا۔۔۔

اب جب وہ ہار گئی تھی تو زرقان کے الفاظ یاد آرہے تھے

اسے۔۔۔۔

جو اس کی سانسیں مدھم کر گئے تھے۔۔۔

"اسے زبردستی نہیں کہتے۔۔۔۔ نفرت ہو یا محبت۔۔۔۔ میاں

بیوی کے رشتے کے حقوق تو وہی رہتے ہیں نا۔۔۔ یہ تو حق ہے

میرا۔۔۔ میں نے پہلے دن سے اس رشتے کو کاغذی نہیں مانا۔۔۔

مجھے یہ منافقت نہیں پسند۔۔"

وہ اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔ محمل الٹے قدموں پیچھے کو جاتی اس پل اس شخص کی نظروں سے بچنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"حق ؟تم مجھے اغوا کر کے یہاں لائے ہو اور حق کی بات کر رہے ہو؟۔۔"

محمل تیز لہجے میں بولی تھی۔۔۔جب زرقان کرمانی نے نفی میں سر ہلاتے گھورا تھا۔۔۔

"تم بھول رہی ہو۔۔۔چند دن پہلے میرے آفس میں۔۔ کیا ڈیل ہوئی تھی۔۔۔ تمہاری تو میں اپنے طریقے سے تمہاری جان نکالوں گا۔۔۔ تم ہار چکی ہو۔۔۔ آپ بنا کسی مزاحمت کے خود کو میرے حوالے کرتے سرینڈر کر دو۔۔۔ تمہارے پاس اس کے علاوہ کوئی آپشن نہیں ہے۔۔۔"

زرقان نے ہاتھ بڑھا کر اس کا سکارف اتار دیا تھا۔۔۔ محمل اس کے ہاتھ کو جھٹک گئی تھی۔۔۔

جس کے جواب میں زرقان نے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے ایک جھٹکے سے اپنے قریب کیا تھا۔۔۔

"موقع دیا تھا بچنے کا۔۔۔ تم ہار گئی۔۔۔اب تسلیم کرو اس ہار

کو۔۔۔ اگر ڈریسنگ روم میں تمہارے لیے ڈریسز رکھیں ہیں وہ

پہن کر آؤ۔۔۔ تم اس طرح میرے غصے کو بڑھا رہی ہو۔۔

جسے پھر تمہیں ہی برداشت کرنا پڑے گا۔۔۔"

ہاتھ کی پشت سے اس کے چہرے اور گردن کی نرماہٹوں کو محسوس

کرتا وہ اسے دور دھکیل گیا تھا۔۔۔ محمل پیچھے پڑے بیڈ پر جا گری

تھی۔۔۔

اس کے بال بیڈ پر بکھر گئے تھے۔۔۔

"وہ لوگ مر جائیں گے۔۔۔ خدا کے لیے بچالو ان کو۔۔۔ تم اتنے ظالم کیوں ہو۔۔"

وہ سسکتے ہوئے بولی تھی۔۔ اسے ابھی بہنوں کے ساتھ ساتھ راحم اور شہیر کی بھی فکر تھی۔۔۔

وہ دونوں بھی اسے اپنی بہن کی طرح عزت دینے لگے تھے۔۔۔۔ وہ اس شخص جیسے بالکل بھی نہیں تھے۔۔

ان میں انسانیت بھی تھی اور احساسات بھی تھے۔۔۔

"صرف ظالم۔۔۔؟؟اس کے علاوہ بھی تو بہت کچھ کہتی ہو تم مجھے۔۔۔ غنڈہ، بدمعاش، کمینہ، جنگلی، وحشی اور جلاد کرمانی۔۔۔ رائٹ۔۔۔؟؟ آئی سویئر آج یہ ساری خوبیاں دیکھنے کو ملیں گی۔۔۔"

اس کی جانب جھکتا وہ بھوری آنکھوں سے طنز کرتا آج سارے حساب پورے کرنے کے موڈ میں تھا۔۔۔

محمل لرز گئی تھی۔۔۔تو اس کا مطلب وہ پہلے دن سے اس پر نظر رکھے ہوئے تھا۔۔ اور وہ بنتی رہی تھی کہ وہ اپنے کھیل میں کامیاب ہو رہی ہے۔۔۔

محمل اس کے جھکنے پر پیچھے ہوتی واپس سے بیڈ پر ڈھے گئی تھی۔۔۔۔

"جو میرے ساتھ کیا تھا تم نے۔۔۔ تمہیں لگتا ہے میں تمہاری تعریفیں کرتی۔۔۔"

محمل کو یہ شخص آج زہر لگ رہا تھا۔اس کے اختیار میں تھا ان لوگوں کو بچانا۔۔۔پھر کیوں نہیں بچا رہا تھا۔۔

"تو پھر آج کی رات نئے نام سوچ لینا۔۔۔کیونکہ کل تک تمہارے خیالات میرے بارے میں اس سے بھی زیادہ خراب ہونے والے ہیں۔۔"

زرقان اس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔۔۔اس نے محمل کے مزاحمت کرتے ہاتھ میں اپنی انگلیاں پھنساتے اسے بیڈ پر رکھا تھا۔۔۔اور اس کے دائیں گال پر اپنے شدت بھرے دہکتے ہونٹوں کا بے رحم لمس چھوڑتا اسے سلگا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

محمل لرز گئی تھی۔۔۔

اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔اس کی بیئرڈ بری طرح سے چبھی تھی۔۔۔

"پپ پلیز مجھے جانے دو۔۔۔"

محمل نے لرزتے ہوئے کہا تھا۔۔اس کی سانسیں تھمنے لگی تھیں۔۔۔۔

"کہاں جانے دوں۔۔۔؟؟ تمہیں کیا لگتا ہے میں انجان ہوں ان دھڑکنوں کی پکار سے۔۔۔جو ہر لمحہ مجھے پکارتی ہیں۔۔۔اس رات بہت قریب سے سنا تھا ان کی پکار کو۔۔۔"

زر قان کرمانی نے بہت ہی پر سکون انداز میں محمل کا سکون تباہ کر دیا تھا۔۔

اس کی آنکھوں کی پتلیاں ناقابلِ یقین حد تک سکڑ گئی تھیں۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔۔؟؟"

وہ ہکلا گئی تھی۔۔۔اسے لگا تھا اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔۔۔

"تم محبت کرتی ہو مجھ سے۔۔۔جو بات تم نے خود سے بھی چھپا کر رکھی ہوئی ہے اس سے بھی واقف ہوں۔۔۔"

وہ اعنابی ہونٹ ان کھلی آنکھوں پر آن ٹھہرے تھے۔۔۔وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو جکڑے بیڈ پر دونوں اطراف رکھے اس پر جھکا ہوا تھا۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔۔یہ جھوٹ ہے۔۔۔تم نے جو میرے ساتھ کیا۔۔۔تم سوچ بھی کیسے سکتے ہو کہ مجھے تم جیسے انسان سے محبت ہو سکتی ہے۔۔۔۔"

وہ سرے سے انکاری ہوئی تھی۔۔۔ جبکہ دھڑکنوں کا شور بڑھنے لگا تھا۔۔۔ وہ اب بھی اسی کو پکار رہی تھیں۔۔۔

محمل کا دل چاہا تھا وہ خود ان دھڑکنوں کو ساکت کر دے۔۔۔۔

کیوں اتنی بغاوت کرتی تھیں اس شخص کے معاملے میں۔۔۔۔

"یہی بات تو مجھے حیران کر رہی ہے۔۔ میرے اتنے برے رویے کے بعد بھی تم مجھ سے محبت کیسے کر سکتی ہو۔۔"

اس کے ہونٹوں نے کان کی لوح کو چھوا تھا۔۔ محمل کو اپنا چہرا ان لبوں کی بے باکیوں پر جلتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔

وہ اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتی بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی۔۔۔

اس شخص کی بے حسی پر اسے تاؤ آرہا تھا۔۔۔ایسے کیسے وہ اپنے بھائیوں کو مرنے کے لیے دشمنوں کے آگے چھوڑ سکتا تھا۔۔۔ اس کے سینے میں دل نہیں تھا کیا۔۔۔

ہر بات کی سزا دینی ضروری تھی۔۔۔ معاف بھی تو کیا جا سکتا تھا۔۔۔

وہ آرزو اور اجالا کی باتوں میں آنے پر غصہ تھا ان دونوں پر۔۔۔

جس کا یہ مطلب تو نہیں تھا کہ وہ انہیں مرنے کے لئے چھوڑ

دیتا۔۔۔

" زرقان کرمانی تم بہت غلط کر رہے ہو۔۔۔ میں تمہارے ساتھ کبھی مخلص نہیں رہ سکتی۔۔۔ ہمیشہ دھوکا دوں گی تمہیں۔۔"

مخمل اس کو خود سے دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی۔۔

"تمہیں ایسی خوش فہمی کیوں ہے کہ میں تمہارے ساتھ رہنا چاہوں گا۔۔۔ اس رات کے بعد ہم ایک دوسرے کے لیے بالکل اجنبی ہونگے۔۔۔"

زرقان کی بات پر محمل نے ساکت نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"میں نے تو پہلے بتایا ہے۔۔۔ کہ یہ سزا ہے۔۔۔ تمہیں کیا لگا؟؟؟ تم ساری زندگی میرے ساتھ رہنے کی خواہشمند ہو گیا۔۔؟؟"

وہ اس کے پاس سے اٹھ گیا تھا۔۔۔ جبکہ اس کے الفاظ محمل کی آنکھوں میں نمی کا احساس چھوڑ گئے تھے۔۔

وہ بیڈ سے اٹھتی اس کے مقابل آئی تھی۔۔۔ اسے اپنے حلیے کا بھی خیال نہیں تھا۔۔۔ جس زرقان کرمانی کو بہکنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔

"مجھے پہلے نفرت نہیں ہوئی تم سے۔۔۔ مگر اب ہو رہی ہے۔۔۔ تم ایک گھٹیا انسان ہو۔۔۔"

محمل نے اس کا گریبان مٹھیوں میں جکڑ لیا تھا۔۔۔

''تو تم مانتی ہو کہ محبت ہے تمہیں مجھ سے۔۔۔'

زرقان نے اس کے کندھے سے بالوں کو سمیٹا تھا۔۔۔۔وہ اب بھی اس کے گریبان کو پکڑے کھڑی تھی۔۔

مگر اس شخص کی طلب تو کچھ اور تھی آج۔۔۔

وہ جھکا تھا اور اس کے کندھے پر اپنے سلگتے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

اس رات کو سکون وہ ابھی تک نہیں بھولا تھا۔۔۔ جس کی طلب اس کے دل نے اس کے بعد گزری ہر رات میں کی تھی۔۔۔ مگر

وہ ایسا انسان تھا کہ کبھی کسی پر یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا کہ اسے ضرورت تھی اس انسان کی۔۔۔

ابھی بھی اس لڑکی کی طلب میں بے قرار ہوتے دل کے ساتھ بھی وہ اسے زچ کیے ہوئے تھا۔۔ اسے اس اہمیت کا احساس ہی نہیں دلانا چاہتا تھا جو اس کے دل میں تھی۔۔۔

وہ اس کو اپنی شہہ رگ سے بھی قریب کر کے رکھنا چاہتا تھا ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔

اس کی جانب سے دھوکا دینے کے باوجود دل کی طلب کم نہیں ہوئی تھی۔۔۔

"اب نفرت ہے۔۔۔؟؟"

محمل نے اسے دور دھکیلا تھا۔۔۔جب زرقان نے اس کی دونوں کلائیوں کو کمر پر موڑتے قریب تر کیا تھا۔۔۔

"پہلے تھی۔۔۔؟؟"

بھوری آنکھیں اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگی تھیں۔۔۔

"زر قان کرمانی تمہیں کیا لگتا ہے تم دوسروں کے اندر تک جھانک لو گے۔۔۔اور کوئی تمہاری ان آنکھوں کو نہیں پڑھ پائے گا۔۔۔"

محمل نے اس کے ہاتھوں کو ناخنوں سے نوچتے اپنی کلائیوں کو آزاد کروانے کی کوشش کی تھی۔۔۔وہ اس کے لمس پر سلگ اٹھی تھی۔۔۔اس کی گرم سانسیں اسے اپنے چہرے، گردن اور کندھوں پر محسوس ہو رہی تھیں۔۔

محمل کی بات پر وہ بھوری آنکھیں آج پہلی بار مسکرائی تھیں۔۔۔محمل جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔۔وہ ان کے طلسم میں جکڑ گئی تھی۔۔۔

"کیا کہتی ہیں کہ آنکھیں۔۔۔؟؟اور اس وقت کیا کہہ رہی ہیں تم سے۔۔۔"

زرقان کرمانی نے اس کی ٹھوڑی پر تل کے مقام پر اپنے دہکتے لب رکھتے اسے کپکپانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

مخمل ان آنکھوں کی طلب پر جی جان سے لرز اٹھی تھی۔۔۔اس نے بے اختیار نگاہیں چرالی تھیں۔۔

"میں پوچھ رہا ہوں اس وقت کیا کہہ رہی ہیں میری آنکھیں۔۔"

زرقان نے اس کی بالوں کو مٹھی میں جکڑتے اپنے قریب کیا

تھا۔۔

اس کے کانپتے ہونٹ زرقان کے ہونٹوں سے ٹکرانے لگی

تھے۔۔۔زرقان کرمانی کی آنکھوں کی خماری بڑھتی انہیں مزید

قاتلانہ بناگئی تھی۔۔۔

زر قان نے اس کا کوٹ اتار دیا تھا۔۔۔ جس کے ساتھ ہی اس کا سیاہ لباس میں مقید لرزتا کانپتا سراپا اس پل زر قان کرمانی کی نظروں کے سامنے تھا۔۔۔

اس شخص کی اس جارحانہ کاروائی کو وہ چاہ رہا بھی روک نہیں پائی تھی۔۔۔

"جو یہ چاہ رہی ہیں۔۔۔ وہ میں ہونے نہیں دوں گی۔۔۔ مجھے کمزور سمجھنے کی غلطی مت کرنا۔۔۔"

محمل نے پوری قوت سے اس کے سینے پر کہنی مارتے اس کا حصار توڑنا چاہا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں زرقان کرمانی اس کی نازک کمر کو بازو کی حصار میں جکڑ کر اوپر اٹھا گیا تھا۔۔۔

"ایسی غلطی کبھی نہیں کی۔۔۔۔نہ اس وقت جب تم معصوم صورت لیے میرے آفس میں جاب کے بہانے گھسی تھی، نہ اس وقت جب تم میرے سامنے گھبراہٹ کر اپنے خطرناک ارادوں کو ڈھانپ لیتی تھی۔۔۔

پوری دنیا اس معصوم چہرے کے جھانسے میں آسکتی ہے میں نہیں۔۔۔"

زر قان کی بات پر محمل کی گھنیری پلکیں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

"جو لڑکی خود محبت اور نفرت کی کشمکش میں الجھی رہی۔۔۔ وہ میرا کیا بگاڑ سکتی تھی۔۔۔ رائنہ کے بارے میں جب میں بات کرتا تھا، اس کے بارے میں پوچھتا تھا تو ان آنکھوں کا غصہ چھپائے نہیں چھپتا تھا۔۔۔ اس کا میرے ساتھ کمرے میں اکیلے ہونا برداشت نہیں تھا تمہیں۔۔۔

خان کو کیا کہا تم نے میرے بارے میں۔۔۔جب برداشت نہ ہوا تو میری سیکیورٹی سسٹم میں گھس کر ساری فوٹیج دیکھی۔۔۔تم نے میری خاموشی کو میری بے خبری سمجھا۔۔۔

تمہارا چھپ چھپ کر مجھے دیکھنا۔۔۔میرے بارے میں بری خبر سن کر بے اختیار آنسوؤں کا بہہ نکلنا۔۔۔

میرے آگے کمزور نہ پڑ جاؤ اس لیے نکاح سے انکاری کرنا۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے مجھے کچھ خبر نہیں ہو گی۔۔۔میری پناہوں میں تمہارے لبوں کی مسکان۔۔۔یہ سب محبت نہیں تو اور کیا ہے۔۔

تمہیں پتا ہی نہیں چلا کہ تم میرے ساتھ نہیں یہ دشمنی اپنے ساتھ نبھا گئی۔۔۔ مجھ سے دل لگا کر۔۔۔"

زرقان کرمانی کی باتوں پر وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ ایک ایک بات سے واقف تھا۔۔۔ محمل کی رنگت مارے خفت اور حجالت کے سرخ ہوئی تھی۔۔

اس کے پاس ان میں سے کسی بات کو بھی جھٹلانے کا جواز ہی نہیں تھا۔۔۔

"مجھ پر بڑی ریسرچ ہے خود کو کیا اس کے بارے میں آپ کو کیا لگتا میں بے خبر رہوں گی۔۔۔زرقان کرمانی میرا نام بھی محمل ہے اچھے سے جانتی ہوں تم کتنے پانی میں ہو۔۔۔۔"

محمل اپنی خفت چھپاتی اس پر چڑھ دوڑی تھی۔۔۔جس نے خود اس محبت کو بیج اس کے دل میں بویا تھا۔۔۔

وہ فالکن تھا اپنے شکار کے لیے بہت ہوشیاری سے جال بچھاتا تھا۔۔۔اس کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا تھا۔۔۔

اس کی بات پر زرقان نے سوالیہ نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔

"سب کے سامنے میرا گلا گھونٹ کر مجھے روڈ پر پھینک کر اپنی نفرت کا اظہار کر کے اتنے ہی جلاد اور بے رحم تھے تو مجھے اس سرد روڈ سے اٹھا کر ہاسپٹل میں کیوں پہنچایا۔۔۔سب کے سامنے نفرت جتا کر۔۔۔اپنی دہشت سے کسی کو میرے قریب بھی نہ آنے دے کر۔۔۔

خود مسیحائی دکھانے کا کیا مقصد تھا وہ۔۔جب اتنی ہی بری لگتی تھی۔۔۔تو مجھے تکلیف دے کر ان بھوری آنکھوں میں اداسی اور بے چینی کیوں اترتی تھی۔۔۔میری چین کو میری گردن سے نکال کر اپنے پاس رکھنے کا کیا مقصد تھا۔۔"

محمل اگلے ہی پل اپنا حساب بے باک کرتی زرقان کرمانی کو اس پل حیران کر گئی تھی۔۔۔

وہ اتنی معصوم اور بے خبر دشمن بھی نہیں تھی۔۔۔

زرقان کی گرفت ڈھیلی پڑتے دیکھ وہ اس کا حصار توڑ کر نکل گئی تھی۔۔۔

"اتنی حسین دشمن کو اتنے آسانی سے مارنے میں مزا نہیں آیا تھا۔۔اس لیے بچا لیا۔۔۔"

مغرور اور متکبر لہجہ تھا۔۔۔

"جھکنے سے شان میں کوئی کمی نہیں آجائے گی۔۔۔"

محمل نے دور جا کر کھڑے ہوتے کہا تھا۔۔۔

"کس بات کا جھکاؤ۔۔۔"

زرقان کرمانی صوفے پر جا کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

"کہ تم بھی محبت کرتے ہو مجھ سے۔۔۔؟"

محمل نے کھڑکی سے باہر چھائی تاریکی کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔

وہ بے بس تھی اس وقت۔۔۔

"جب ہے ہی نہیں تو جھوٹ کیوں بولوں۔۔۔۔"

وہ شخص شاہانہ انداز میں کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھتا محمل کو سخت زہر لگا تھا۔۔۔

کریم کلر کی گردن کو چھوتی ہائی نیک کے اوپر سیاہ کوٹ پینٹ پہنے وہ آج پہلے کی نسبت زیادہ چارمنگ لگ رہا تھا۔۔۔اس شخص کی ڈریسنگ اور سحر انگیزی کی ایک دنیا دیوانی تھی۔۔۔

"تو پھر جانے دو مجھے۔۔۔"

محمل چڑھ کر بولی تھی۔۔۔

"جو کہہ رہا ہوں وہ مان جاؤ۔۔۔پھر جہاں چاہے چلی جانا۔۔۔"

زرقان کرمانی اس کو سر سے پیر تک گھورتا بے باکی سے بولا

تھا۔۔۔

محمل مٹھیاں بھینچ گئی تھی۔۔۔

"اتنی سی تو ہو۔۔۔اتنا غصہ کہاں سے آتا ہے تمہارے

اندر۔۔۔۔"

وہ بھرپور طریقے سے اس کے سراپے کا جائزہ لے رہا تھا۔۔جبکہ محمل جو اوپر سے خود کو مضبوط ظاہر کر رہی تھی۔۔۔

اندر سے اس کی حالت غیر ہو چکی تھی۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی

کب تک اس بپھرے شیر پر قابو پا سکتی تھی وہ۔۔۔

اگر وہ واقعی اپنا حق وصول کرنے پر آگیا تو کیا کرے گی وہ۔۔۔

اس شخص نے سفارت خانے میں جاکر اس کے لیے جس طرح

بات کی تھی۔۔۔اور دو ہفتوں کے اندر اس کا کام کروا دیا تھا۔۔۔

وہ اب اس ملک کے قانون کے مطابق بھی اس کا شوہر تھا۔۔۔

"وہ خطرے میں ہونگے پلیز ان کی مدد کرو۔۔۔"

محمل نے اب کی بار اپنے لہجے میں نرمی برتی تھی۔۔۔

"یہ سب تمہارا کیا دھرا ہے۔۔۔ اور تمہارے ان ساتھیوں کا۔۔۔ جن بے غیرتوں پر ان کے گھر کی عورتیں بھروسہ نہیں کرتیں۔۔۔ تم نے ان پر بھروسہ کیا۔۔۔"

زرقان نے سلگتی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔

محمل اس شخص کی اکڑ اور انا سمجھ گئی تھی۔۔۔ وہ اکڑ نے پر مزید اکڑتا تھا۔۔۔

محمل کو احساس ہو رہا تھا کہ غلط لوگوں پر بھروسہ کر کے وہ ان بات لوگوں کی جان خطرے میں ڈال گئی تھی۔۔۔

وہ چلتی ہوئی اس کے قریب آئی تھی اور دوزانو اس کے قدموں میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔زرقان کرمانی کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہوئی تھیں۔۔۔

"یہ کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟ اوپر بیٹھو۔۔۔"

زرقان نے اسے بازو سے پکڑ کر اوپر بٹھانا چاہا تھا۔۔۔اس لڑکی کا قدموں میں بیٹھنا اس کے دل کو بے چین کر گیا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔پہلے ان کی مدد کرو۔۔۔پھر میں تمھاری ہر بات مانوں گی۔۔۔"

محمل نے نم آلود آنکھوں سے دیکھتے کہا تھا۔

"تمہیں اپنی بات کا مطلب سمجھ آرہا ہے نا تم کیا کہہ رہی ہو۔۔۔؟"

زرقان نے اس کی ٹھوڑی کو اپنی گرفت میں لیتے اس کے تل پر انگوٹھا پھیرتے پوچھا تھا۔۔۔

اس کی بھوری آنکھوں کی طلب اور بے قراری بڑھ گئی تھی۔۔۔ محمل نے لرزتی پلکوں کو جھکاتے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

اس کا دل کانپ رہا تھا۔۔۔اس شخص کی چاہت کس قدر شدت سے کی تھی اس کے دل میں۔۔۔۔

مگر یہ شخص کوئی وعدہ کوئی عہد نہیں سونپ رہا تھا۔۔۔وہ اسے ایک رات کی ضرورت کہہ رہا تھا۔۔۔

محمل کو اس مہکتی رات کے بعد آنے والی اس صبح سے خوف آرہا تھا۔۔۔جب یہ شخص اس کے لیے اجنبی بن جانا تھا۔۔۔۔

محمل کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔۔۔جب زر قان کرمانی جھکا تھا اور اس کے آنسو کو گرنے سے پہلے اپنے لبوں سے چن گیا تھا۔۔۔ محمل اس کی شدت پسندی پر لرز گئی تھی۔۔۔

وہ گھبرا کر اٹھنے لگی تھی جب زر قان نے اس کی کلائی کھینچتے اسے اپنے اوپر گرا لیا تھا۔۔۔

محمل کے ہونٹ اس کی ٹھوڑی کو چھو گئے تھے۔۔۔زر قان کرمانی اس لڑکی کی مہک کو اپنی سانسوں میں اتارنے لگا تھا۔۔۔

"وہ سب محفوظ ہیں۔۔۔"

وہ دھیمی سرگوشی کر گیا تھا۔۔۔ محمل کا دل بہت زور سے

دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

"مجھے بات کرنی ہے ان سے۔۔۔۔"

محمل کو اس کے اعنابی ہونٹ اپنی شہہ رگ پر محسوس ہوئے

تھے۔۔۔۔وہ کانپ اٹھی تھی۔۔۔

اس کی سانسیں بھاری ہو رہی تھیں۔۔۔۔

"میری بات پر یقین نہیں ہے تمہیں۔۔؟"

وہ خفگی سے بولا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

جواب بھی اسی انداز میں ملا تھا۔۔۔زرقان کرمانی کے اعنابی لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

ٹیبل سے موبائل اٹھانے کے لیے ہو آگے کو جھکتا محمل کے بر انتہا قریب آیا تھا۔۔۔ محمل کی سانسیں رک گئی تھیں۔۔

موبائل اٹھاتے اس نے نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔

محمل نے اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی تھی۔۔۔جب اس کے پہلو پر دباؤ ڈالتا وہ اسے مزید قریب کھینچ گیا تھا۔۔۔ محمل کی سانسیں بوجھل ہونے لگی تھیں۔۔۔

کیونکہ کال ملاتے وہ اس کے کان کی لوح پر لب رکھ رہا تھا۔۔۔

"ان دونوں سے بات کرواؤں محمل کی۔۔۔۔"

راحم سے بات کرتے زرقان کا لہجہ خفگی بھرا تھا۔۔۔

"تم دونوں ساتھ ہو۔۔۔؟؟"

راحم سے موبائل لیتے فارینہ نے پوچھا تھا۔۔۔زرقان کے ماتھے

پر بل پڑے تھے۔۔۔

"بھابھی۔۔۔۔"

وہ سب پر ہی چڑھا ہوا تھا۔۔۔

مخمل نے اسے گھورا تھا۔۔۔۔اس کے تمام القابات اس شخص پر

بہت اچھے سے فٹ بیٹھتے تھے۔۔۔۔۔

اس کی سرد پکار پر فارینہ موبائل آرزو کو پکڑا گئی تھی۔۔

"تم دونوں ٹھیک ہو۔۔۔"

محمل کی آواز کانپ رہی تھی۔۔۔زرقان کی گرم سانسیں اس کے بے پناہ قریب تھیں۔۔۔

وہ اس کا حصار توڑتی اس کی پناہوں سے نکلتی دور ہوئی تھی۔۔۔

"ہاں ہم ٹھیک ہیں۔۔۔۔زرقان سر نے خان کو گارڈز کے ساتھ بھیج دیا تھا۔۔۔ان لوگوں نے ہمیں بچا لیا۔۔۔"

آرزو کی آواز نارمل تھی۔۔۔محمل نے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔

آرزو اسے مزید تفصیل بتا رہی تھی مگر محمل کو اب کچھ بھی سنائی دینا بند ہو چکا تھا۔۔۔

کیونکہ اسے گرم سانسیں اپنے بالوں پر محسوس ہوئی تھیں۔۔

مضبوط ہاتھ کی گرفت اس کے پہلو میں آن ٹھہری تھی۔۔۔

وہ شخص اس کے حواسوں پر سوار ہو رہا تھا۔۔۔ اور وہ اب احتجاج کرنے کی پوزیشن میں بھی نہیں تھی۔۔۔

"تم کہاں پر ہو۔۔۔؟؟ ہم فارینہ بھابھی کے پاس رکی ہوئی ہیں۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی زرقان نے اس کے ہاتھ سے موبائل لے کر آف کر دیا تھا۔۔۔

"وہ پریشان ہو نگی میرے لیے۔۔"

محمل کی کانپتی آواز نکلی تھی۔۔۔

"وہاں کوئی بچہ نہیں ہے۔۔۔ سب جانتے ہیں تم اپنے شوہر کے ساتھ ہو۔۔۔"

زرقان کرمانی نے اس کا رخ ایک جھٹکے سے اپنی جانب موڑا تھا۔۔۔ محمل اس کی بات کو مطلب سمجھتی لرز گئی تھی۔۔۔ تو اس بارے میں سب کو پتا چلنے والا تھا۔۔

یہ شخص کیا کر رہا تھا۔۔۔چاہتا کیا تھا وہ۔۔۔۔اسے کسی کو کچھ بھی

بتانے سے روکتا تھا اور خود۔۔۔۔

"وہ جانتی ہیں میں اس رشتے کو نہیں مانتی۔۔۔"

محمل نے خفگی سے کہا تھا۔۔

"وہ سب یہ بھی جانتے ہیں کہ زرقان کرمانی کو منوانا آتا

ہے۔۔۔"

اس کو اپنے قریب تر کرتا وہ اس کی سانسوں پر جھک گیا تھا۔۔۔۔

محمل اس کی شدت پر لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔۔

اس کے ہونٹوں کا لمس بے انتہا شدت بھرا تھا۔۔۔۔

"ان حسین لبوں نے بہت بار بے قرار کیا ہے مجھے۔۔۔"

اس کی مخمور سرگوشیاں محمل کی دھڑکنوں کے بے حال کر رہی تھیں۔۔۔

"اس رشتے کی کیا حیثیت ہو گی زر قان کرمانی۔۔۔"

محمل نے کانپتے لہجے میں پوچھا تھا۔۔اس کی سلگتی گرم سانسیں محمل کو اپنی گردن سے الجھتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔وہ اسے بانہوں میں اٹھاتا بیڈ کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

"تم کیا حیثیت چاہتی ہو۔۔۔"

اس کی آواز جذبوں سے بوجھل تھی۔۔۔اس کے نازک وجود کو بانہوں میں سمیٹتا وہ اس کی نرماہٹوں کو محسوس کرتا بہک رہا تھا۔۔۔

"میرے چاہنے سے کیا ہو گا۔۔۔"

اس کی آواز بھیگ گئی تھی۔۔۔۔اس کا دل اس وقت اپنے پسندیدہ مرد کی قربت کی مدہوشی میں اس سے بغاوت کر چکا تھا۔۔۔

اس کے اختیار میں اس وقت کچھ نہیں تھا۔۔۔ دل کہہ رہا تھا کہ اس شخص کا ساتھ دوبارہ نہیں ملنا تھا۔۔۔ اس کے ساتھ گزرے ان آخری لمحوں کو محسوس کر لے۔۔۔ اور پوری زندگی کے لیے اپنے دل میں محفوظ کر لے۔۔۔

"سب کچھ۔۔۔۔ جو تم چاہتی ہو۔۔۔"

زرقان کرمانی نے اس لڑکی کو اپنے انداز میں اپنا اقرار سونپا تھا۔۔۔ جو اس وقت دل کے ہاتھوں مجبور خود کو اس شخص کی پناہوں کے سپرد کر گئی تھی۔۔۔ وہ بے رحم تھا۔۔۔ مگر پھر بھی اس کے دل کو بے انتہا عزیز ہو چکا تھا۔۔۔

اس کی مہکتی قربت میں لڑکی اس وقت خود غرض ہوتی ہر شے فراموش کر گئی تھی۔۔۔

اس کو اپنے جذبات کے آگے یوں ہار مانتے دیکھ یہاں بھی زرقان کرمانی کی جیت ہوئی تھی۔۔۔وہ بہت محبت سے اسے اپنی مضبوط پناہوں میں سمیٹتا اس پر اپنی شدتیں نچھاور کرتا اس کے وجود پر اپنے نام کی مہر ثبت کر گیا تھا۔۔۔

اس کے سینے میں چہرا چھپاتے اپنی ہات قبول کرتی وہ آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔آنے والے کل کے انجانے خوف سے اس کی

آنکھوں سے نکلتا آنسو زر قان کرمانی نے بے مول نہیں ہونے دیا

تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

پانچ سال پہلے۔۔۔۔۔

امریکہ کی ریاست لاس ویگاس کی رنگین چمک سے ذرا دور، ایک

پرانا گودام جنگ کے میدان کا منظر پیش کر رہا تھا۔

فضا میں بارود اور پٹرول کی بو گھل گئی تھی۔ باہر کھڑی گاڑیوں کی

ہیڈ لائٹس اندھیرے کو چیرتی ہوئی گودام کے ٹوٹے پھوٹے

دروازوں پر پڑ رہی تھیں۔

اندر دو خطرناک ترین مافیہ گینگز آمنے سامنے تھے۔

ایک طرف شاہ ویز خان اپنے بھائیوں کے ساتھ تھا تو دوسری طرف ابراہیم کرمانی اور زرقان کرمانی تھے۔۔۔

دونوں جانب مقابل کو ختم کر دینے جنون تھا۔۔

یہ جنگ دونوں طرف بہت اہم تھی۔۔۔ مگر یہ اندازہ کسی کو نہیں تھا کہ اپنے ہی ساتھیوں کی غداری کس کی موت لکھنے والی تھی۔۔۔

ہاتھوں میں بھاری ہتھیار، آنکھوں میں وحشت اور قدموں تلے نفرت کی دھڑکن۔۔۔۔

"تم نے ہماری زمین پر قدم رکھا ہے، اب زندہ واپس نہیں جاؤ گے۔۔"

ایک کونے سے شاہ ویز خان کی چیختی ہوئی آواز بلند ہوئی۔۔۔

جس کے جواب میں اندر داخل ہوتے ابراہیم کرمانی نے قہقہہ لگایا، سرد اور زہریلا۔۔۔

"زمین؟ یہ شہر خون والوں کا ہے۔۔۔ اور آج دیکھتے ہیں کس کا خون زیادہ بہتا ہے۔۔"

ابھی ان لفظوں کی گونج ختم نہیں ہوئی تھی کہ اچانک گولیوں کی بارش شروع ہو گئی۔

لمحوں میں گودام جہنم کا نقشہ بن گیا۔

دیواروں پر گولیوں کے نشان، زمین پر خون کے دھبے اور ٹوٹی بوتلوں کی کرچیاں۔۔۔

دھماکوں کی آواز کے ساتھ چیخیں مل کر ایسا شور پیدا کر رہی تھیں جیسے موت خود مسکرا کر کھیل دیکھ رہی ہو۔۔۔

دھند اور بارود کے دھوئیں کے بیچ ایک سیاہ رنگ کا مضبوط سیاہ بنا ڈرے آگے بڑھا تھا۔۔ وہ زرقان کرمانی تھا۔۔۔

اسے چھپ کر وار کرنے کی عادت نہیں تھی۔۔۔

وہ بے خوفی سے دشمنوں کے بیچ جا گھسا۔ گولیوں کی آوازوں میں اس کی تیز سانسیں سنائی دے رہی تھیں۔

وہ آگے کھڑا اکیلا لڑ رہا تھا جب اس کے برابر میں ایک اور سایہ

آن رکا تھا۔۔۔

وہ اس کا بھائی ابراہیم کرمانی تھا۔۔۔جو کبھی کسی معاملے میں اسے

اکیلا نہیں چھوڑتا تھا۔۔۔۔

زرقان نے اسے دیکھ فوراً واپس جانے کو کہا تھا۔۔۔

وہ دشمنوں کا پہلا ٹارگٹ تھا۔۔۔۔

مگر اس سے پہلے کہ وہ اسے وہاں سے ہٹا پاتا۔۔۔

ایک گولی سیدھی اس کے سینے کو چیرتی ہوئی گزری تھی۔۔۔

فضا میں ایک دل دہلا دینے والی چیخ بلند ہوئی۔

ابراہیم کرمانی لڑکھڑایا۔۔۔

قدم پیچھے کو لڑکھائے اور پھر زمین پر گر گیا تھا۔۔۔

"بھائی۔۔۔"

زرقان کرمانی کی دہشت ناک پکار دشمنوں کو بھی ہلا کر رکھ گئی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔"

اس کے قریب موجود خان کی آواز گونجی غصے اور کرب سے

بھری ہوئی۔۔۔

لیکن گودام کے شور نے اس آواز کو نگل لیا۔

بارود کے دھوئیں اور بجلی کے ٹمٹماتے بلب کے نیچے صرف اتنا

نظر آیا کہ خون زمین کو بھگو رہا ہے۔

چہرہ دھند میں چھپا رہا۔

بس اتنی جھلک ملی جیسے کوئی بہت قیمتی وجود ہمیشہ کے لیے بجھ گیا

ہو۔۔۔۔

سامنے کھڑے افراد یہ منظر دیکھ رہے تھے۔۔۔

شاہ میر خان نے چمکتی آنکھوں سے برابر کھڑے شخص کو دیکھا

تھا۔۔۔وہ کامیاب رہے تھے۔۔۔

کرمانی برادرز کا تاج ٹوٹ گیا تھا۔۔۔وہ خون جو خود کو بہت اعلیٰ

سمجھتا تھا وہ اس وقت اس کے وجود سے نکلتا دھول مٹی میں مل گیا

تھا۔۔۔

زمین پر گرتے ہی گودام کا شور لمحہ بھر کو جیسے ساکت ہو گیا۔۔۔

بارود کے دھوئیں اور جلتی گاڑیوں کی روشنی میں چند آدمی بھاگتے ہوئے اس زخمی کے پاس پہنچے۔۔۔

"سانس چل رہی ہے۔۔۔ ابھی زندہ ہے۔۔"

زرقان کرمانی کا سرد برفیلا لہجہ اس وقت ہر احساس سے عاری ہو چکا تھا۔۔

پتھرائی آنکھوں سے اس مضبوط کسرتی سینے سے نکلتے خون پر تھیں۔۔۔

"گاڑی نکالو، فوراً اسپتال لے چلو۔۔۔ جلدی کرو۔۔۔"

خان بھاگ کر گاڑی کی طرف گیا تھا۔۔۔

دشمن گینگ کے قہقہے اب بھی گونج رہے تھے، لیکن اس لمحے دوست اور دشمن کے شور کے بیچ ایک ہی چیز نمایاں تھی: زمین پر پڑے اس شخص کے سینے سے بہتا خون۔

دو آدمیوں نے اسے سہارا دیا، تیسرا اس کا سر اپنی باہوں میں تھامے گاڑی کی طرف بھاگا۔

ان کے قدموں کے نیچے خون کی لکیر کھنچتی گئی۔

ان کی سانسیں اٹک رہی تھیں۔۔۔

خان نے پلٹ کر دشمنوں کے ان قہقہوں کو سنا تھا۔۔

اس کی آنکھوں کے کنارے سرخ ہوئے تھے۔۔

ہاسپٹل میں پہلے سے ہی الرٹ جاری کر دیا گیا تھا۔۔

اس قیمتی جان کے لیے وہ ایک سیکنڈ کا بھی وقت ضائع نہیں کر سکتے تھے۔۔

ایمرجنسی وارڈ کے دروازے تیزی سے کھلے۔

سٹریچر پر زخمی وجود لایا گیا۔ڈاکٹرز اور نرسز بھاگتے ہوئے قریب آئے۔۔۔

"گولی کہاں لگی ہے؟"

نسوانی کانپتی ہوئی آواز تھی۔۔۔فارینہ یہ خبر ملتے ہی ہاسپٹل پہنچ چکی تھی۔۔

اس کی حالت ایسی تھی جیسے یہ گولی اس کے وجود میں لگی ہو۔۔۔۔

"سینے میں۔۔۔اور خون بہت بہہ چکا ہے۔۔۔"

مشینوں کی بیپ بیپ، نرسوں کی ہڑبونگ اور ڈاکٹروں کی تیز آوازیں ماحول میں گھل گئیں۔

آکسیجن ماسک لگایا گیا تھا۔۔۔

ڈرپ لگائی گئی تھی۔۔ لیکن خون کا بہاؤ رکنے کا نام نہ نہیں لے رہا تھا۔

ڈاکٹر نے ایک لمحے کے لیے زخم کا جائزہ لیا جس کے ساتھ ہی چہرے کی سنجیدگی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

"یہ عام گولی نہیں ہے۔۔۔ اس میں زہر ملا ہوا ہے۔۔"

کمرے میں موجود سب لوگ سکتے میں آ گئے۔

"کیا۔۔۔؟"

بے یقینی سے پوچھا گیا تھا۔۔۔

"یہ زہریلی گولیاں ہیں۔۔۔ جسم میں پھیلتے ہی دل کو بند کر دیتی ہیں۔۔۔ ہم زیادہ دیر کچھ نہیں کر سکتے۔"

ڈاکٹر مایوسی سے بولا تھا۔۔۔

مشین کی آواز آہستہ آہستہ سست پڑنے لگی۔

ڈاکٹروں کی کوششیں تیز ہوئیں، نرسیں دوڑتی رہیں، لیکن چند لمحوں بعد مانیٹر پر سیدھی لکیر کھنچ گئی۔۔۔

"ہمیں۔۔۔ معاف کیجیے۔۔۔ ہم انہیں نہیں بچا پائے۔۔۔"

ایک ٹھنڈی خاموشی کمرے پر چھا گئی۔۔۔

خان نے سرخ رنگ آنکھوں سے آہستہ سے اس مردہ پڑے وجود کا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ دیا۔

وہ مضبوط کڑیل بے خوف نوجوان ان کی آنکھوں کے سامنے بے جان ہو چکا تھا۔۔

باہر کھڑے ساتھیوں کے کانوں میں صرف ایک جملہ گونج رہا تھا۔۔

"وہ اب ان کے بیچ نہیں رہا تھا۔۔۔"

کرمانی خاندان کا ایک روشن چراغ آج اپنے ہی بھائیوں کے ہاتھوں میں بجھ گیا تھا۔ اسے بچانے کا موقع ہی نہیں مل پایا تھا انہیں۔۔۔

اس کا جان سے پیارا بھائی اس کے ہاتھوں میں دم توڑ گیا تھا۔۔۔

جو اس کے اپنے آدمیوں کی غداری کی وجہ سے ہوا تھا۔۔۔

ابراہیم نے کچھ سال پہلے اپنے ساتھ کچھ لوگوں کو شامل کیا تھا۔۔۔ اسے خبر نہیں تھی کہ وہ اس کی موت کی وجہ بن جائیں گے۔۔۔

جن میں محمل کے فادر اور چچا خاور عباس اور اسفند عباس بھی شامل تھے۔۔۔۔

جنید اکرام شاہ ویز خان کے ساتھ مل چکا تھا۔۔۔۔ یہ خبر اس وقت صرف خاور عباس کو پتا تھی۔۔۔ جو جنید اکرام کے سب سے زیادہ قریبی تھے۔۔۔

انہوں نے بھائی کو بھی اس راز میں شامل کیا تھا۔۔۔ وہ اس بارے میں ابراہیم کرمانی کو بتانا چاہتے تھے۔۔۔ مگر اس خوف سے کہ ان پر بھی شک کیا جا سکتا تھا۔۔۔

وہ بے موت مارے جاسکتے تھے۔۔۔ انہوں نے یہی غلطی کی تھی کہ کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔ اور ان کی یہ خاموشی ابراہیم کرمانی کی جان لے گئی تھی۔۔۔

ابراہیم کرمانی پر گولی چلانے والا کوئی اور نہیں اس کا اپنا آدمی تھا۔۔۔ غداری کی وجہ سے وہ مارا گیا تھا۔۔

ورنہ جب وہ دونوں بھائی ایک ساتھ لڑتے تھے تو دشمن لرز جاتے تھے۔۔ زرقان کے لیے اس کا بھائی سب کچھ تھا۔۔۔ اپنی آنکھوں کے سامنے اسے مرتا دیکھا تھا۔۔

یہ بات اسے پاگل کر دیتی تھی کہ وہ اسے بچا نہیں پایا تھا۔۔۔وہ اس میں انوالو لوگوں کو بخشنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

اس نے جنید اکرام کو کے گھاٹ اتارا تھا۔۔۔اور باقی سب کو اپنا قیدی بنا دیا تھا۔۔۔

شاہ ویز خان لمبے عرصے تک چھپا رہا تھا۔۔۔شاہ میر خان کو زرقان کرمانی نے ہر طرح سے ٹارچر کیا تھا۔۔

ان کے دو بھائیوں کو قتل کر دیا تھا۔۔۔وہ چاہتا تو اب تک شاہ ویز خان کو مار چکا ہوتا۔۔۔

مگر وہ اسے اس کے بھائیوں کی موت دکھانے کے بعد مارنا چاہتا تھا۔۔۔

اس نے اپنی زندگی میں ماں باپ کا پیار نہیں دیکھا تھا۔۔۔اسے ہمیشہ اس کے بھائی کا ساتھ رہا تھا۔۔۔جب اسے بھی دور کر دیا گیا تو وہ دنیا کے لیے مزید بے رحم بن گیا تھا۔۔

وہ کسی پر اعتبار نہیں کرتا تھا۔۔۔اس کے شک کے دائرے میں اس کی فیملی کے علاوہ باقی سبھی لوگ رہتے تھے۔۔۔ محمل جس طرح سے اس کی زندگی میں شامل ہوئی تھی۔۔۔وہ یہی سمجھا تھا کہ اسے دشمنوں کی جانب سے بھیجا گیا تھا۔۔۔

جیسے اس سے پہلے بہت کوششیں کی گئی تھیں۔۔۔ مگر اس لڑکی کی بے خوفی اور اس کا انداز۔۔۔۔ زرقان کرمانی کو اس خاموش دشمنی میں مزا آنے لگا تھا۔۔۔

اسے بھی اس نے ویسے ہی ٹارچر کیا تھا جیسے وہ اپنے دشمنوں کو کرتا تھا۔۔۔ مگر اس لڑکی کے ساتھ ایسا کر کے اسے سکون نہیں ملتا تھا۔۔۔ وہ مضطرب ہو جاتا تھا۔۔

اس رات اپنے اندر اٹھتے طوفان سے گھبرا کر وہ اس کی سانسیں روکنے کی کوشش کر گیا تھا۔۔۔ اس نے آج تک کبھی کسی لڑکی

کے بارے میں اتنا نہیں سوچا تھا جتنا وہ اس لڑکی کے بارے میں

سوچنے لگا تھا۔۔۔

مگر اسے مرنے کے لیے روڈ پر چھوڑنے کے بعد اندر مزید تباہی

مچ گئی تھی۔۔۔ جس سے گھبرا کر وہ اسے اٹھا کر ہاسپٹل چھوڑ کر

آیا تھا۔۔۔ اور اس تک بات ایسے پہنچائی تھی کہ اسے شک نہ

ہو۔۔۔

مگر وہ لڑکی بھی اتنی انجان نہیں تھی۔۔۔۔ اس کے حواسوں پر

سوار ہونے والی لڑکی عام نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔

وہ بہت زیادہ ذہین اور خاص تھی۔۔۔ دوسروں سے زیادہ وہ خود

کو احساس دلانے کی خاطر اسے اپنی معمولی ایمپلائے کہتا تھا۔۔

لیکن مقابل اتنی نا سمجھ نہیں تھی۔۔۔

جو احساس اس کی آنکھیں بیان کرتی تھیں۔۔۔ ان آنکھوں کی

زبان وہ لڑکی سمجھ رہی تھی۔۔ اس بات سے انجان تھا وہ۔۔۔

آج سے پہلے کبھی کسی کو اس کی آنکھوں کا ہنر پڑھنا نہیں آیا

تھا۔۔۔ اس نے نوٹ کیا تھا کہ وہ جب رائنہ کی بات کرتا تھا تو اس

لڑکی کا انداز بدل جاتا تھا۔۔اس حسین چہرے پر ناگواری آن ٹھہرتی تھی۔۔

جس پر اسے زچ کرنے کی خاطر وہ اس کو رائنہ کے حوالے سے ٹاسک دے گیا تھا۔۔۔اس لڑکی کی شرم وحیا دیکھنا اچھا لگتا تھا اسے۔۔۔

اسی خاطر وہ اس سے رائنہ کے حوالے سے الٹے سیدھے سوال کرتا تھا۔۔رائنہ سے اسے کوئی مطلب نہیں تھا۔۔۔مگر اپنی ان باتوں کے بدلے اس کی گہری سانسیں اور اٹکتے الفاظ سنتے زرقان کرمانی کے دل کو انجانا سرور ملتا تھا۔۔۔

رائنہ اس سے ملنا چاہتی تھی۔۔ جس کے لیے اس نے جان بوجھ کر محمل کو انوالو کیا تھا۔۔۔

اس لڑکی کی بے چینی دیکھ اسے اچھا لگا تھا۔۔۔۔

وہ یہ جانتا تھا کہ یہ لڑکی اس کے ساتھ مخلص نہیں تھی۔۔۔۔ مگر اس کے دل میں جو کچھ تھا وہ خالص تھا۔۔۔۔

زرقان اس سے نکاح کرنے سے ڈر تا تھا۔۔۔ وہ جانتا تھا وہ اس لڑکی کے آگے کمزور پڑ جائے گا۔۔۔ پھر بھی مان گیا تھا۔۔۔۔ اور نکاح کی پہلی رات ہی وہ لڑکی اس کی جان کو آگئی تھی۔۔۔۔

اس کی قربت میں جو سکون زرقان کرمانی کو ملا تھا۔۔۔وہ بہت انوکھا اور منفرد احساس تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ لڑکی اس کے خلاف اس کے دشمنوں سے ملی ہوئی تھی۔۔۔اسے لگا تھا وہ جھوٹ بولے گی۔۔۔ مگر وہ مان گئی تھی۔۔۔زرقان کرمانی جانتا تھا کہ وہ جتنی بھی ذہین سہی مگر اس کی ہیکنگ سکلز کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

جو اس سیاہ دنیا کا حصہ بنتے اس نے سیکھی تھی۔۔۔اس بات سے اس کے دشمن بھی انجان تھے۔۔۔

وہ اپنی خوبیوں اور خامیوں کو چھپا کر رکھتا تھا۔۔۔ شہیر اور راحم کو ہمیشہ سے اس کے محمل پر شک کرنے سے اختلاف رہا تھا۔۔۔ ان کو وہ تینوں بہنیں معصوم لگتی تھیں۔۔۔۔

اپنے دونوں بھائیوں کا ان کی جانب جھکاؤ دیکھ وہ انہیں ٹوکتا رہا تھا۔۔۔ مگر اس کی بات نہیں سنی تھی انہوں نے اور وہ خطرے کے منہ میں پہنچ گئے تھے۔۔

وہ لڑکیاں غلط نہیں تھی مگر غلط لوگوں کے ہتھے چڑھ گئی تھی۔۔۔ زرقان کرمانی اپنے بھائیوں کے معاملے میں باخبر رہتا تھا۔۔۔ ایک بھائی کھو چکا تھا۔۔ مزید حوصلہ نہیں تھا اس کے اندر۔۔۔

اس نے فوری وہاں خان کو بھیج کر سب کو بچا لیا تھا۔۔۔ اور اس سب میں سب سے اچھی بات یہ ہوئی تھی کہ شاہ ویز خان جو محمل سے رابطے میں تھا۔۔

زرقان نے اس کی لوکیشن ٹریس کرلی تھی۔۔۔ اور اسے فوری پکڑوالیا تھا۔۔۔

شاہ میر خان اس کے آدمیوں کی فائرنگ سے مارا گیا تھا۔۔۔۔
زرقان نے شاہ ویز خان کو اپنے تیسرے بھائی کا چہرا ابھی نہیں دیکھنے دیا تھا۔۔۔۔

اس کے بھائی کو مارنے والے کا اتنا آسان انجام نہیں ہو سکتا

تھا۔۔۔ جو اسے پورے قدم سے گرانا چاہتے تھے۔۔۔

اسے اپنے آگے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرنا چاہتے تھے۔۔۔ انہیں

ایڑھیاں رگڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔

سب کو ٹھکانے لگانے کے بعد وہ اپنی اس جانی دشمن کے پاس آیا

تھا۔۔ جو کی سزا وہ اپنے طریقے سے دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

کیونکہ اس کے جرم زیادہ تھا۔۔

اسے سکون کی نیند دے کر وہ اس سے اس کے دل کو قرار چھین گئی تھی۔۔۔

اس کی سزا اسے اپنی سانسوں سے قریب لا کر اس سے رشتہ بنانا نہیں تھا۔۔۔ بلکہ اسے جدائی کا خوف سونپنا تھا۔۔۔

جو اس لڑکی کی بے چینی سے واضح محسوس کیا تھا اس نے۔۔۔

خود سپردگی کے عالم میں بھی وہ بے چین تھی آنے والے لمحوں کا سوچ کر۔۔۔

کیونکہ زرقان کرمانی نے اسے بتا دیا تھا کہ وہ اس کے بابا اور چچا کو اپنی قید سے آزاد کر رہا تھا۔۔۔

جس کی بعد ان کے بیچ خوار ہوتی وہ دشمنی بھی سرے سے ختم ہو جانی تھی۔۔۔اس کے بعد ان دونوں کے بیچ کچھ باقی نہیں بچنا تھا۔۔۔ایسا محمل کو لگ رہا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ائیر پورٹ میں داخل ہوتے اس کی نظریں بار بار پلٹ کر پیچھے دیکھ رہی تھیں۔۔۔ان کو خدا حافظ کرنے باقی سب آئے تھے۔۔۔سوائے اس مغرور انسان کے۔۔۔

اس حسین رات کی صبح بالکل ویسی ہی تھی جیسی اس نے سوچی تھی۔۔۔۔وہ شخص اس کے اٹھنے سے پہلے ہی جا چکا تھا۔۔۔۔وہ بوجھل دل کے ساتھ گھر آئی تھی۔۔۔۔جہاں آرزو اور اجالا کے ساتھ بابا اور چاچو کو دیکھ اس کی خوشی کی انتہا نہیں رہی تھی۔۔۔۔

وہ نجانے کتنی دیر ان کے سینے سے لگ کر روتی رہی تھی۔۔۔۔ یہاں گزرے ایک ایک لمحہ کی اذیت کے ساتھ ساتھ وہ ان آنسوؤں میں اس شخص کی یاد کو بھی بہا دینا چاہتی تھی۔۔۔

مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔اس کا احساس شدت اختیار کر گیا تھا۔۔۔وہ جو محبت سے انکاری تھا گزشتہ رات اس کے پر انداز سے محبت چھلکی تھی۔۔۔۔

اس محبت کی شدت پسندی وہ ابھی بھی اپنے دل میں محسوس کر رہی تھی۔۔۔اس شخص نے بڑی گہری چوٹ لگائی تھی اس کے دل پر۔۔۔سزائیں دینے میں اس کا کوئی ثانی نہیں تھا۔۔۔

محمل اندر کے شور پر قابو پا کر سب کے سامنے خوشی کا اظہار کر رہی تھیں۔۔۔وہ ایک ہفتے کے اندر واپس جا رہے تھے۔۔۔

آرزو اور اجالا نے راحم اور شہیر سے معافی مانگی تھی۔۔۔ وہ اپنی بھائی جیسے بے رحم نہیں تھے۔۔۔ انہوں نے ان لوگوں سچویشن سمجھتے معاف کر دیا تھا۔۔۔

وہ فارینہ سے بھی ملنے گئی تھی۔۔۔ اس سے معافی مانگنے جب فارینہ نے اس کے آگے اپنی سچائی بتاتے معذرت کی تھی۔۔ کہ اس نے ایسا صرف زرقان کی خوشی کی خاطر کیا تھا۔۔۔

مگر وہ مایوس نظر آرہی تھی اب۔۔۔ اس کی ساری کوششیں ناکام رہی تھیں۔۔۔

وہ اب بھی ویسا ہی تھا۔۔۔

محمل نے فارینہ سے کوئی گلا نہیں کیا تھا۔۔۔ مگر دل ہی دل میں وہ اسے یہ ضرور کہہ گئی تھی کہ اپنی خود غرضی میں وہ اس کے دل کو ساری زندگی کی تڑپ دے گئی ہے۔۔۔

وہ کٹھور شخص کبھی نہیں بدل سکتا تھا۔۔۔ کسی کی خاطر نہیں بدل سکتا تھا۔۔۔

ان سب نے ہی باری باری اس سے اس رات کے بارے میں سوال کیا تھا۔۔۔۔ جس کے بارے میں محمل کا یہی جواب تھا کہ زرقان کرمانی کے حوالے سے وہ کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔

اگر اتنا تجسس ہے سب کو تو جا کر خود پوچھ لیں۔۔۔

اس کو کاٹ کھانے کو دوڑتے دیکھ پھر کسی نے دوبارہ ایسا کوئی سوال نہیں کیا تھا۔۔۔ خاور صاحب اور اسفند صاحب کے فارینہ سے معافی مانگی تھی کہ ان کی ایک کوشش سے ابراہیم کرمانی کی جان بچ سکتی تھی۔۔۔ اور شکریہ بھی ادا کیا تھا کہ ان کی بیٹیوں کا خیال رکھا گیا تھا۔۔

زرقان سے بھی وہ لوگ مل کر آئے تھے۔۔۔ جس سے کیا بات ہوئی تھی ان کی۔۔۔

انہوں نے کسی کو نہیں بتایا تھا۔۔ محمل پوچھنا چاہتی تھی مگر پوچھ نہیں پائی تھی۔۔۔ وہ لوگ جس مقصد کے لیے آئی تھیں وہ پورا ہو چکا تھا۔۔۔

مگر واپسی کے سفر میں دل کا بوجھل پن جان کو آرہا تھا۔۔۔۔

گھر آکر ان کی ویران اجاڑ گھر میں پھر سے بہاریں اتر آئی تھیں۔۔۔

جہاں آرا بیگم کتنی ہی دیر ان کو سینے سے لگائے بیٹھی رہی تھیں۔۔۔

بیٹیاں ہو کر وہ نہ ڈری تھیں اور نہ خوف کھایا تھا۔۔

سب بہت خوش تھے۔۔۔ مگر اس کے دل کی اداسی اس کو سکون نہیں لینے دے رہی تھی۔۔۔۔ وہ جب سے واپس لوٹی تھی۔۔۔ ساری ساری رات جاگ کر گزار دیتی تھی۔۔۔ نیند آنکھوں کے قریب بھی نہیں آتی تھی۔۔۔۔

اس شخص نے ٹھیک کہا تھا۔۔۔اس کے لیے القابات میں مزید اضافہ ہو چکا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

" محمل مجھے لڑکے بہت اچھے اور سادہ سے لگے ہیں۔۔۔ایسی کوئی برائی نہیں ہے ان میں کہ انکار کیا جائے۔۔۔اتنے دور سے آئے ہیں وہ۔۔۔انکی محبت اور خلوص نظر آرہا ہے۔۔۔مجھے اس رشتے میں کوئی اعتراض نہیں لگتا۔۔۔"

جہاں آرا بیگم کو محمل کے انکار کی وجہ سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔

باقی سب بھی اس کے ضدی لہجے پر اسے خاموشی سے دیکھ رہے تھے۔۔۔ کوئی کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔

انہیں یہاں آئے مہینہ ہو چکا تھا۔۔۔ جب ایک دن اچانک ان کی دہلیز پر فارینہ، رومیسا اور منصور اپنے دونوں بھائیوں شہیر اور راحم کا رشتہ لے کر آ گئے تھے۔۔

وہ تینوں بہنیں اپنی جگہ شاک تھیں۔۔ وہ اپنے وعدے کے اتنے پکے نکلیں گے انہیں اندازہ نہیں تھا۔۔۔ وہاں سے آتے وقت راحم نے آرزو کے بار بار معافی مانگنے پر اسے کہا تھا کہ وہ اسے لینے آئے گا وہاں۔۔۔ تو باقی معافیاں وہی مانگ لے گی وہ۔۔۔

آرزو کو لگا تھا وہ مذاق کر رہا ہے۔۔۔ شہیر نے بھی اجالا کے کان میں ایک ایسی سرگوشی کی تھی۔۔۔ جو کو سینے سے لگائے وہ ایک مہینے سے منتظر تھی۔۔۔ ان لوگوں نے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔۔

وہ سیدھا سرپرائز دینے پہنچ گئے تھے۔۔۔

آرزو اور اجالا نے محمل کی سرد تاثرات نوٹ کیے تھے۔۔۔ جس کا یہی کہنا تھا کہ یہ دونوں بھی اسی شخص کے بھائی تھے۔۔۔ ہو سکتا تھا کہ یہ کوئی بدلے کے تحت کیا جا رہا ہو۔۔۔

وہ جس تکلیف سے خود گزر رہی تھی اس سے ان دونوں کو گزرتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔وہ دونوں محبت کی پہلی دہلیز پر تھیں۔۔وہ انہیں اس اکی انتہا میں جلنے سے بچا سکتی تھی۔۔۔اس نے ایسا ہی کیا تھا۔۔۔

اس نے گھر والوں کو بولا تھا وہ اس رشتے سے انکار کر دیں۔۔۔

باقی سب خاموش تھے محمل کے اس ری ایکشن پر۔۔۔

اجالا اور آرزو نے صاف کہہ دیا تھا کہ وہ محمل کی مرضی کے ساتھ تھی۔۔۔جس نے وہاں اس کو اپنے پروں میں چھپا کر خود پر

اذیت برداشت کی تھی۔۔۔وہ اس کی بات کا اتنا مان تو رکھ سکتی تھیں۔۔۔

مگر جہاں آرا بیگم کو ان رشتوں میں انکار کی کوئی خاص وجہ نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔

وہ بحث کر رہی تھیں۔۔۔۔جس پر محمل ان سے بھی خفگی کا اظہار کرتی اٹھ کر ٹیرس پر آگئی تھی۔۔۔اس کا دل اس پل شدت سے رونے کو چاہ رہا تھا۔۔۔وہ اپنی بہنوں کا بھلا چاہتی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی جس تکلیف سے وہ گزر رہی تھی وہ دونوں برداشت نہ کرپاتیں۔۔۔

آرزو اور اجالا کے کہنے پر مقدس بیگم نے کال کرکے فارینہ کو انکار کردیا تھا۔۔۔ محمل کو ابھی کچھ دیر پہلے ہی یہ بات پتا چلی تھی۔۔۔ جس کے بعد اس کا دل مزید اذیت سے بھر گیا تھا۔۔

نجانے اس کا فیصلہ ٹھیک تھا یا غلط۔۔۔۔

"محمل آپی آپ کا فون ہے۔۔۔۔"

وہ گم صُم سی کھڑی تھی۔۔۔جب اس کے بھائی نے اسے فون پکڑایا تھا۔۔وہ بنا سکرین کو دیکھے بے دلی سے فون کان سے لگا گئی تھی۔۔۔

"السلام و علیکم۔۔۔۔زرقان کرمانی بات کر رہا ہوں۔۔۔۔"

بھاری گھمبیر لہجہ اس کی سماعتوں سے ٹکراتا محمل کو ہلا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے سکرین کو گھورا تھا۔۔۔

جہاں تاریکی میں جلاد کرمانی لکھا جگمگا رہا تھا۔۔۔وہ کتنے ہی لمحے کچھ بولنے کے قابل نہیں رہی تھی۔۔۔

"فون بند کرنے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔ورنہ تمہیں اندازہ ہے میری طاقت کا ابھی اسی وقت تمہارے گھر سے اٹھوا کر یہاں بلوا سکتا ہوں۔۔۔"

مخمل جو دانت پیستی کال کاٹنے والی تھی جب دوسری جانب سے جانے والی دھمکی کارگر ثابت ہوئی تھی۔۔۔

اس نے فون کان سے لگائے رکھا تھا مگر بند نہیں کیا تھا۔۔۔

"مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ۔۔۔؟؟"

خفگی سے کہا گیا تھا۔۔

" آپ کو کیا تکلیف پہنچا دی میں نے اب۔۔۔ جبکہ میرا کوئی واسطہ نہیں ہے اب آپ سے۔۔۔اس لیے آپ اپنے کام سے کام رکھیں۔۔"

محمل اس کی آواز سن کر ہی بھڑک اٹھی تھی۔۔۔اس شخص کے لیے اس کے اندر بہت سارا غبار بھرا ہوا تھا۔۔

"امریکہ پاکستان سے اتنا دور بھی نہیں ہے۔۔۔ اپنے لب و لہجے کو زرا دائرے میں رکھو۔۔۔"

سرد لہجہ اس کی سماعتوں سے ٹکرایا۔۔۔ مخمل لب بھینچ گئے تھی۔۔۔۔

"ابھی اور اسی وقت جاؤ اور جا کر اپنے بڑوں کو راحم اور شہیر کے رشتے کے لیے رضامندی دو اور ان سے کہوں کہ بھابھی کو کال کر کے ایک ہفتے بعد منگنی اور مہینے بعد کی شادی کی تاریخ طے کریں۔۔۔"

اس شخص نے اپنے مخصوص مغرور لہجے میں حکم جاری کیا تھا۔۔۔

"زر قان کرمانی تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں تمہاری دھمکیوں سے ڈر کر ایسا کر دوں گی۔۔۔"

محمل کو اس شخص پر نے انتہا غصہ تھا۔۔۔ وہ اس سے لڑنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر وہ اس کو ایسا موقع ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

"تو کیا نہیں ڈرتی۔۔۔۔؟"

عام سے لہجے میں پوچھا گیا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ نہیں ڈرتی۔۔۔ یہ علاقہ تمہاری مافیہ کے انڈر نہیں آتا۔۔۔ کہ تم مجھے ڈرانے کے لیے میرے گھر پر گولیاں برسا دو گے۔۔۔"

محمل بے خوفی سے بولی تھی۔۔۔ جب اسے دوسری جانب سے قہقہ سنائی دیا تھا۔۔۔

"لگتا ہے مجھ سے دور رہ کر تم مجھے بھولنے لگی ہو۔۔۔۔ ایک بار پھر سے اپنا احساس دلانا پڑے گا۔۔۔۔"

زر قان کرمانی کی معنی خیز گھمبیر سرگوشی پر محمل کا دل بہت زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔پورے جسم کو خون چہرے پر سمٹ آیا تھا۔۔

وہ اس رات کا ذکر ایسے کر دے گا محمل کو اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔

اس کی گہری ہوتی سانسوں کا زیر و بم سمندر پار بیٹھے اس شخص نے آنکھیں موندتے دل سے محسوس کیا تھا۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔؟؟"

وہ بہت مشکل سے بولنے کے قابل ہوئی تھی۔۔۔

"ابھی تمہیں مطلب سمجھ آجائے گا۔۔۔"

اس شخص کی بات پر وہ الجھی تھی۔۔۔۔جب اسی لمحے اسے اپنے گھر کے سامنے تاریکی میں ڈوبے روڈ پر ایک گاڑی کی لائٹس ان ہوتی دکھائی دی تھی۔۔۔ایک کے بعد دو، تین، چار اور پھر دس کی قریب سیاہ گاڑیاں اس روڈ کو روشنیوں میں نہاں گئی تھیں۔۔۔۔

محمل نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے ان گاڑیوں کو دیکھا تھا۔۔۔

اسے سمجھنے میں وقت نہیں لگا تھا کہ ان کے اندر کون لوگ تھے۔۔

"بولو۔۔۔ احساس دلا دوں وہاں بھی اپنی موجودگی کا۔۔۔ میرے ایک اشارے پر وہاں کیا ہو گا تم جانتی ہو۔۔۔"

زرقان کرمانی کی بات پر محمل بری طرح سے سہم گئی تھی۔۔۔

"تم جنگلی اور وحشی انسان ہو۔۔۔۔ تم نے جیسے میری زندگی برباد کی ویسے ہی میری بہنوں کے ساتھ بھی کرنا چاھتے ہو۔۔۔ ان سب نے ان کی غلطی معاف کر دی ہے مگر تم نہیں کر رہے۔۔۔

میں سب سمجھتی ہوں۔۔۔ تم منگنی کروالو۔۔۔ مگر میں یہ شادی نہیں ہونے دوں گی۔۔"

محمل غصے سے چیختے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"تم مجھے چیلنج کر رہی ہو۔۔۔؟؟"

زرقان کرمانی کو اتنے دنوں بعد یہ آواز سن کر دلی سکون مل رہا تھا۔۔۔

وہ ہمیشہ کی طرح اسے تنگ کر رہا تھا اور وہ ہو رہی تھی۔۔

"ہاں۔۔۔"

محمل نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

"اگر شادی ہو گئی اور تم پچھلی بار کہ طرح اس بار بھی ہار گئی تو میری طرف سے ویسی ہی سزا ملے گی۔۔۔ جس کے خیال سے آج بھی تمہاری بھرتی سانسیں سمندر پار بیٹھے اس شخص کو بے چین کر گئی ہیں۔۔۔"

بھاری گھمبیر لہجے میں کہتا وہ محمل کی دھڑکنوں پر ستم ڈھا گیا تھا۔۔۔

اس کا لہجہ جذبات سے چور تھا۔۔۔ فون بند ہو چکا تھا۔۔۔ مگر محمل نجانے کتنی دیر تک اپنی دھڑکنوں کا شمار نہیں لگا پائی تھی۔۔۔

وہ گھر والوں کے لیے مان گئی تھی۔۔۔۔ دونوں طرف تیاریاں شروع کر دی گئی تھیں۔۔۔ آرزو اور اجالا کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔۔ ان کے لبوں سے مسکان نہیں ہٹ رہی تھی۔۔۔

دونوں طرف سب بہت خوش تھے۔۔۔ جبکہ وہ ابھی تک اس شخص کی باتوں میں الجھی اپنے دل کے ہاتھوں یہی سوچنے پر مجبور تھی کہ کیا وہ آئے گا۔۔

کیا وہ دوبارہ اس شخص کی ایک جھلک دیکھ پائے گی۔۔

دن گزر رہے تھے اور اس کی بے چینی بڑھ رہی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"تمہارا دماغ خراب ہے۔۔۔ منگنی تم لوگوں کی ہے۔۔۔ اور میں یہ تم لوگوں سے بھی زیادہ ہیوی جوڑا پہنوں گی۔۔۔ مجھے بالکل نہیں لینا یہ۔۔۔"

وہ لوگ منگنی کے ڈریسز کی شاپنگ کرنے آئی ہوئی تھیں۔۔۔ جب آرزو کو اچانک کوئی کال آئی تھی۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھتی سائیڈ پر ہوئی تھی۔۔۔اس کی نظریں وہاں موجود برائیڈل ڈریسز پر گھوم رہی تھیں۔۔۔اور پھر ایک بلڈ ریڈ کلر کی ہیوی ڈریس پر تھم سی گئی تھیں۔۔۔

دوسری جانب سے اسے نجانے کیا کہا گیا تھا کہ وہ مسکراتی اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔

فارینہ اور رومیسا بھی ان کے ساتھ تھیں۔۔۔ آرزو نے فارینہ کو کچھ بتایا تھا۔۔

جس پر فارینہ نے مسکراتی محبت پاش نگاہوں سے محمل کی جانب دیکھا تھا۔۔ جو اس وقت اجالا کے ساتھ اپنا سر کھپا رہی تھی۔ اسے کوئی ڈریس پسند ہی نہیں آرہا تھا۔۔۔

"اسے چھوڑو اور تم یہ ڈریس دیکھو کتنا پیارا ہے۔۔۔ اپنے لیے۔۔۔"

آرزو کی بات پر محمل نے اسے گھورتے خفگی سے جواب دیا تھا۔۔

"محمل اتنا پیارا ڈریس ہے ٹرائے کرلو۔۔"

فارینہ نے بھی اسے کہا تھا۔۔

"بھابھی یہ برائیڈل ڈریس ہے۔۔۔میں عجوبہ لگوں گی یہ منگنی کے فنکشن میں پہن کر پھرتے۔۔۔"

محمل کو ان لوگوں کی بے جا ضد کی سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔وہ اتنا ہیوی ڈریس تھا۔۔

اوپر وہ اس شہر کے مہنگے ترین مال کی سب سے مہنگی شاپ کا سب سے ہائی پرائس ڈریس تھا۔۔۔

اسے ان کی یہ انوکھی منطق سمجھ نہیں آئی تھی۔

"ہمارے کہنے پر ایک بار پہن کر چیک تو کر ہی سکتی ہو۔۔۔اتنی ضدی کیوں ہو گئی ہو تم۔۔۔۔"

آرزو کے خفگی سے بولنے پر وہ تنگ آتے صرف ان کے کہنے پر ٹرائی کرنے کی نیت سے اس ہیوی ڈریس کو آرزو کی مدد سے اٹھاتے ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

"آرزو زپ بند کر دو یار۔۔۔مجھ سے نہیں ہو رہی۔۔۔"

آرزو نے ڈریس پہننے میں اس کی پوری مدد کی تھی۔۔ جس میں محمل بے انتہائی حسین لگ رہی تھی۔۔۔اس کے کندھے پر دوپٹہ رکھتے آرزو کے لبوں سے بے اختیار ماشاءاللہ نکلا تھا۔۔۔

وہ بہت زیادہ حیسن لگ رہی تھی۔۔۔ آرزو نے اس کے منع کرنے کی باوجود اس کی بالوں کو جوڑے سے آزاد کرتے ایک جانب کندھے پر ڈال دیا تھا۔۔۔۔

وہ ابھی وہیں کھڑی اس کے بلاؤز کی زپ بند کرنے والی تھی۔۔۔۔ جب بنا آواز پیدا کیے دروازہ کھلا تھا اور جو شخص اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

اسے دیکھ آرزو مسکرائی تھی۔۔۔ محمل کا فیس دوسری جانب تھا۔۔۔وہ دیکھ نہیں پائی تھی۔۔۔۔

آرزو تیزی سے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

"آرزو جلدی کرو۔۔۔۔ کہاں کھو گئی ہو۔۔۔"

محمل کا موڈ ویسے ہی ان دنوں بگڑا ہوا تھا۔۔۔اوپر سے ان سب نے بلاوجہ یہ مصیبت اس کے سر ڈال دی تھی۔۔۔

وہ اپنے دھیان میں کھڑی تھی۔۔۔جب اسی اپنی کمر پر گرم سانسوں کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔ محمل اپنی جگہ سن ہوئی تھی۔۔۔

جب دو مضبوط ہاتھوں کا لمس اسے اپنی کمر پر محسوس ہوا تھا۔۔۔

اس کی جان نکل گئی تھی۔۔

اس لمس کو وہ پہچانتی تھی۔۔۔ مگر وہ یہاں کیسے آ سکتا تھا۔۔

اس نے پلٹنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر اسے ایسا نہیں کرنے دیا گیا تھا۔۔۔

"زرقان کرمانی کے علاوہ کوئی اس کی محمل کے اتنے قریب آ سکتا ہے کیا۔۔۔"

مخمور سرگوشی اور بلاؤز کی بند ہوتی زپ پر وہ کانپ گئی تھی۔۔۔۔

اسے اس شخص کے اعنابی ہونٹ اپنی کمر کی پشت پر محسوس ہوئے

تھے۔۔۔۔

محمل نے اس شدت بھرے انداز پر لہنگے کو مٹھیوں میں جکڑ لیا

تھا۔۔۔وہ ابھی تک اپنی جگہ شاک میں تھی۔۔۔

جب زرقان کرمانی نے اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کرتے اسکا

رخ اپنی جانب موڑا تھا۔۔۔

محمل کی رنگت بے انتہا سرخ تھی۔۔۔ اس شخص پر نظریں

پڑتے نگاہیں ان بھوری آنکھوں سے جا ملی تھیں۔۔۔ جس میں

اس وقت اسے اپنا عکس واضح نظر آیا تھا۔۔۔

"ان سانسوں کو چھونے کو بہت تڑپا ہوں میں۔۔۔ یہ سزا تم سے

زیادہ میرے لیے تھی۔۔"

زرقان کرمانی اس کے ہونٹوں کو چھونے کے لیے جھکا ہی تھا۔۔۔

جب محمل نے اس کے سینے پر پوری طاقت سے ہتھیلیاں جماتے

اسے دور کیا تھا۔۔۔

"کیوں آئے ہو تم یہاں پر زرقان کرمانی۔۔۔کوئی سزا دینا باقی رہ گئی تھی۔۔۔میری یہ اذیت کافی نہیں لگی تمہیں۔۔۔"

اس سے فاصلہ بڑھاتی وہ غصے سے چیخی تھی۔۔

"غصہ کر سکتی ہو۔۔۔پر دور جانے کی اجازت بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔اوپر سے اتنی قیامت ڈھا رہی ہو۔۔یہ لڑائی بعد کے لیے نہیں رکھ سکتے کیا۔۔"

اس کے قریب ہوتے وہ پھر سے اسے اپنے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

"مجھے تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھنا۔۔۔"

محمل اس کے مضبوط سینے پر مکے برساتی اس سے دور ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

جب وہ لبوں پر سحر انگیز مسکراہٹ سجائے اس کے ان معصوم حملوں کو خندہ پیشانی سے جھیلتا اسے اپنے حصار سے نہیں نکلنے دے رہا تھا۔۔

"مگر مجھے تو اپنے سارے تعلق اس اپنی پیاری سی جانی دشمن بیوی سے رکھنے ہیں۔۔۔"

محمل کے ہاتھ دکھنے لگے تھے مگر اس شخص پر اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔

وہ رک گئی تھی۔۔۔۔ جب زرقان نے اس کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر باری باری ان پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔

محمل اپنی جگہ تھم سی گئی تھی۔۔۔

"تم جانتی ہو تمہارے لیے یہ رشتہ کاغذی یا صرف وقت کی ضرورت کے لیے تھا۔۔۔ مگر میں نے یہ نکاح پہلے دن سے نبھانے کی نیت سے ہی کیا تھا۔۔۔ مجھے اپنے مرے ہوئے بھائی کی قسم۔۔۔ تمہیں دل سے اپنے نکاح میں قبول کیا تھا۔۔۔

ہمیشہ کے لیے اپنے نام سے جڑے رہنے کی خاطر۔۔زرقان کرمانی پہلے دن سے اس لڑکی کی ادا سے گھائل ہو چکا تھا۔۔۔جو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے ہار کا مزا چکھا کر گئی تھی۔۔۔

اس کے بعد جو ہوا وہ جنگ تم سے زیادہ میں خود سے لڑ رہا تھا۔۔۔ مجھے نہیں کرنا تھا کسی کو اپنی زندگی میں شامل۔۔۔مگر تم نے تو میری اجازت کی ضرورت ہی نہیں سمجھی تھی۔۔۔بنا پوچھے میرے دل کی سرزمین پر اپنی سلطنت قائم کر گئی تھی۔۔۔"

اس کو اپنی سانسوں کے قریب کیے وہ بول رہا تھا۔۔۔جبکہ محمل سن کھڑی اسے تکے جا رہی تھی۔۔۔

یہ سب اسے ایک حسین خواب لگ رہا تھا۔۔۔وہ مغرور شخص

اس طرح اس کے سامنے اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا۔۔۔

کیا یہ واقعی وہی زرقان کرمانی تھا؟؟؟نہیں یہ وہ نہیں تھا۔۔

یہ تو اس کی محبت کے رنگ میں رنگا اس کی خاطر خود کو بدلے کھڑا

زرقان کرمانی تھا۔۔۔اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو

چھوتا وہ اپنی تشنگی مٹاتا اسے اپنے دل کی ہر بات کہہ گیا تھا۔۔

اس گزرے ایک مہینے میں اس کے لیے محسوس کی جانے والی بے قراری اور بے چینی اس کے الفاظ اور انداز سے واضح ہو رہی تھی۔۔۔

وہ اس سے اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا۔۔۔ محمل کی اداسی تو کہیں غائب ہو چکی تھی۔۔۔

اس کے اردگرد بہاریں اترتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔ وہ چاہ کر بھی اپنے لبوں پر مسکراہٹ آنے سے نہیں روک پائی تھی۔۔۔

جو دیکھ زرقان کرمانی آگے ہوا تھا اور اس مسکان کو اپنی سانسوں میں اتار گیا تھا۔۔۔ محمل اس شخص کے لمس میں پہلے سے کہیں زیادہ شدت اور گہرائی محسوس کرتی اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچ گئی تھی۔۔۔

"زرقان۔۔۔"

کافی دیر بعد اس کی رکتی سانسوں پر جب اس شخص کی جانب سے آزادی ملی تو وہ اسے باز رکھنے کے لیے بکھرتی سانسوں کے ساتھ اسے پکار گئی تھی۔۔۔

"خود کو تیار کر لو مسز۔۔۔ دو دن بعد تمہاری رخصتی ہے۔۔۔ تم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے اس جلاد کرمانی کی پناہوں میں آنے والی ہو۔۔۔ اپنی اصل شدتوں اور محبت کی انتہاؤں سے وہاں روشناس کرواؤں گا تمہیں۔۔'

زرقان کی بات پر محمل نے آنکھیں کھولتے حیرت و بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

اس کی بے باکی پر مارے شرم کے محمل لرز گئی تھی۔۔

"کیا۔۔۔؟؟؟رخصتی؟؟؟۔۔۔ مگر میرے گھر والے اس نکاح کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔۔۔'

محمل نے اس کی بے باک نگاہوں کر اپنے سراپے کی جانب اٹھتے دیکھ کہا تھا۔۔

"ایسا تمہیں لگتا ہے۔۔میں نے خاور صاحب کو بلا کر اسی دن بتا دیا تھا کہ ان کے ساتھ اپنی امانت کو بھیج رہا ہوں۔۔۔بہت جلد لینے آؤں گا۔۔۔میری امانت کا خیال رکھیے گا۔۔۔ تھوڑی سر پھری سی ہے۔۔"

زرقان کی بات پر محمل کی آنکھوں کی پتلیاں ناقابلِ یقین حد تک سکڑ گئی تھیں۔۔

اسے کچھ بھی بتانے سے منع کرتا یہ شخص خود اس کے باپ تک سے بات کر چکا تھا۔۔۔

اسے اب سمجھ آیا تھا کہ منگنی ان دونوں کی طے ہونے پر سب اسے کیوں عجیب معنی خیز نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ جس کی وجہ یہ شخص تھا۔۔۔

زرقان آگے ہوا تھا اور ان حیرت و بے یقینی سے کھلے گلابی لبوں کو محبت سے چھو گیا تھا۔۔۔

"شادی کا لباس ٹرائے کر لیا ہے۔۔۔ مگر شادی کا نہیں پتا۔۔۔'

زرقان نے خمار آلود نگاہوں سے اس لباس میں واضح ہوتیں اس کے وجود کی رعنائیوں کو آنکھوں میں جذب کرتے کہا تھا۔۔۔

"مجھے تم سے ہرگز شادی نہیں کرنی زرقان کرمانی۔۔۔ ایک مافیہ ڈان سے۔۔۔ جو کبھی بھی غصے میں گلا دبا دے۔۔۔"

اس نے خفت زدہ ہوتے سائیڈ سے نکلنا چاہا تھا۔۔۔ باہر وہ سب موجود تھیں۔۔۔ ان کے سامنے یہ شخص اندر آیا تھا۔۔

یہ سوچ کر مارے شرم کے اس کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔۔ جب وہ اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیتا بے انتہا قریب کر گیا تھا۔۔۔

"تمہاری خاطر خود کو اتنا بدل سکتا ہوں۔۔ بہت جلد اس دنیا کو بھی چھوڑ دوں گا۔۔۔ کیونکہ اب دل صرف تمہارے ساتھ ایک خوبصورت زندگی گزارنے کا خواہاں ہے۔۔۔'

زرقان کی مہکتی سرگوشی اس لڑکی کو بتا گئی تھی کہ وہ اس شخص کے لیے کس قدر ضروری ہو چکی تھی۔۔۔وہ جو باہر جانا چاہتی تھی۔۔۔اس شخص نے اسے جانے نہیں دیا تھا۔

اور وہ آج ہر طرح کے خوف سے آزاد خود کو اس شخص کی پناہوں کے سپرد کرتی دل سے مسکرا دی تھی۔۔اس کا دل آسودگی میں گھر گیا تھا۔۔۔آہستہ آہستہ وہ اس شخص کو سمجھنے لگی تھی تو اندازہ ہوا تھا کہ وہ خود کو جتنا پتھر ظاہر کرتا تھا ویسا نہیں تھا۔۔۔خاور صاحب اسے بتا چکے تھے کہ انھوں نے تین سال ان کے ساتھ کام کیا تھا۔۔۔

وہ انڈر ورلڈ سے منسلک ضرور تھے۔۔۔ مگر ان کا ڈنڈا مظلوموں پر کبھی نہیں چلا تھا۔۔۔ وہ بس اس دشمنی کو نبھا رہے تھے۔۔۔ جو ان کی وراثت میں لکھی گئی تھی۔۔۔ ان کے آس پاس ہر وقت دشمنوں کا ایسا جال بچھا رہتا تھا کہ انہیں الرٹ رہنا پڑتا تھا۔۔۔ ہر ایک پر شک کرنا پڑتا تھا۔۔۔ مگر محمل کو پورا یقین تھا وہ ایک دن اس شخص کو اس دلدل سے بھی نکال لے گی۔۔۔ وہ اسے اپنے سپرد کر چکا تھا۔۔۔ جسے وہ اب دل و جان سے بڑھ کر سنبھال کر رکھنے والی تھی۔۔۔

پانچ سال پہلے اس سفر پر نکلتے سے اندازہ نہیں تھا کہ اس مشکلات سے بھرے سفر کا انجام اتنا حسین ہو گا۔۔۔

لبوں پر مسکان سجائے وہ اس ساتھ باہر نکلی تھی۔۔۔ جہاں باقی سب کے ساتھ کھڑی فارینہ اپنے فیصلے کے بہترین نتائج دیکھ خوشی سے مسکرادی تھی۔۔۔۔

ختم شد۔۔۔۔۔